

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب "ج"

مکتبہ اسلامیہ
کراچی

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی مالا کلام

بہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی



۱۶

میری

کتاب

کراچی

۱۶

۱۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْجِيمِ

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الهمزة

ج۔ پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے۔ عبرانی زبان میں اسکو تیل کہتے ہیں اور سریانی میں جول کہتے ہیں اس کی صورت خط فنیقی میں ادنٹ کے کوہان یا گردن کے مشابہ تھی جیم کے عدد حساب حمل میں تین ہیں۔

جی تہجی۔ ایک آواز ہے جس سے ادنٹ کو پانی پینے کیلئے بلاتے ہیں۔

جائ۔ بال گمانا اور غلیظ گدھایا گور خرا اور گورو۔

جائب القمیر۔ بڑے صبر والا۔

جواہر اور جؤوبہ۔ منہ بد شکل ہونا۔

جائزہ بجانا۔ درنا۔

جائزہ۔ خبر کا نقل کرنا۔

جؤوت۔ ڈر جانا۔

جائٹ۔ اٹھنے وقت بھاری ہونا۔

جؤبنتہ و بنتہ فؤقا حتی ہویت۔ میں اس سے ڈر کر خون زدہ ہو گیا یہاں تک کہ گر گیا جؤیت اور

جؤت ڈر گیا یعنی جؤیت۔

جؤت کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جؤ

جئی ہے۔

کائی النظر الی مسجیدھا الکو جؤ جؤ سعینہ

أو نعامہ جاتہ أو کو جؤ جؤ طارینہ

لجؤتہ بجؤ۔ میں گواہوں کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں۔ کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا جیسے سمندر کے بڑی پانی میں پرندے کا سینہ۔

حتى آتی عاری الجحی والقتل۔ یہاں تک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا۔ بعضے نسخوں میں حتی آتی ہے تو معنی یہ ہوگا میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر اڑنگا۔

خلق جؤ جؤ آدم من کئیب ضریبہ۔ آدم کا سینہ ضربہ کے ٹیلے سے بنایا گیا (ضریبہ ایک کنواں ہے حجاز میں)۔

ینبغی لمن سجد سجدۃ الشکر ان یلصق جؤ جؤ بالاسراض۔ جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے۔

فقربت بجؤ جؤھا حول الجبیل۔ آخر کشتی نے اپنا سینہ رجو دی پہاڑ کے گرد لگا دیا۔

جأجأٹ یا لیل۔ ادنٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا۔

جؤار یا جؤار۔ آواز سے دعا کرنا، گڑگڑا کر فریاد کرنا۔

کائی النظر الی مؤسی لہ جؤ امر الی ساریہ۔

جیسے میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک کو فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لیک کہہ رہے ہیں)۔ اس

حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی

اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جوہر
 کہہ رہے ہیں: انتطاع اعال ہو جاتا ہے اُسکا مطلب یہ
 ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کے جائیں وہ ناسہ
 اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں
 کر سکتے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَهَا جُودَةٌ - ایک گائے لیکر جو بھیں بھیں
 کر رہی ہوگی۔ ایک روایت میں خوار ہے وہی شہرہ

خَرَجَتْهُ إِلَى الْمُشْرِكِينَ تَجَارُؤُنَ إِلَى اللَّهِ -
 تم رستوں اور جنگوں کی طرف نکلیاؤ اللہ سے فریاد
 کرتے ہوئے۔

جَاشُ - دل - نفس۔
 فَإِنَّكُمْ لَذَلِكَ جَاشَةٌ - یہ حال دیکھ کر آپ کو
 ایک طرح کی تسلی ہو جاتی۔

رَابِطُ الْجَاشِ - مضبوط دل والا بہادر۔
 غَضُوهُ إِلَّا بَهْمَاءَ فَإِنَّهُ أَمْرٌ بَطْلٌ لِلْجَاشِ -
 نگاہیں نیچی رکھو ایسا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا
 ہے جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی۔

جُودَةٌ - یا حَاشَى - کیت رنگ ہونا اس طرح جُودَةٌ رنگ
 بند کرنا، سینا۔ درست کرنا ڈھانپنا چھپانا۔

وَجَاشَى الْأَرْضِ مِنْ تَنْزِيهِهِمْ حِينَ يَمْكُؤُونَ -
 اور زمین اُن کے رہنے یا جوج ماجوج کے مردوں
 سے بدبودار ہو جائیگی یہ جوی المَاءِ میں ایک لغت
 ہے یعنی پانی بدبودار ہو گیا یا ہمزہ محفوظ ہے تو کِتَبَتْ
 جَاوَاءُ بَيْتَةِ الْجَانِي يَابِتَتُهُ الْجُودَةُ -
 ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جسکی سیاہی نمود ہو مازر ہوں کی سیاہی
 ہے یا سِقَاءُ الرَّجَائِي سَيْئًا یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامت
 سب بہاوتی ہر اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ زمین ان
 کی لاشوں سے کالی ہو جائیگی یا ان کے پیپ ہو گوشت وغیرہ

کو پئے گی نہیں بلکہ نکال کر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِئْرًا
 فَتَاجَأَتْ وَتَهُ سَعِيْنِي مِيْنِي فِي اِيك مَبِيدٍ سَنَا مَهْرًا مِيْنِي
 چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہو گا کہ زمین انکی لاشوں کو چھپائے گی
 میں کہتا ہوں اخیر معنی یہاں نہیں بتاؤ کہ جَاوَاءُ جُودَةُ
 اور جُودَةُ کے معنی چھپانے کے تھے ہیں نہ چھپنے کے البتہ
 دوسرا معنی اور تسمیح ہو سکتا ہے۔

حَلَفْتُ لَئِنْ عَدَا مٌ لَنْصَطِلِمَنَّكَ جَاوَاءُ وَتَرَدُّنِي
 حَافِيَتِيهِ الْمَقَانِبِ مِيْنِي فِي قِسْمِ كَهَالِي هِيَ الرُّحْمُ مِيْنِي مِيْنِي
 کرو گے تو تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جسکے کناروں
 پر سو اور ڈر رہے ہوں گے۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں۔ اَمِنْ
 لَا يَجْأَى مَرْعَةً. اِح حق کو اپنے منہ کا لعاب نہیں پیتا (یعنی
 روکتا تک بک کے جالت ہے)

لَاَنْ اَكْلِي بِجُودَةٍ رَاحِبٌ اِلَى مِيْنِي اَنْ اَطْلِي
 بِالرُّحْمِ مَقْرَانِ - اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ
 جھلو اُس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں۔
 جَاشَاءُ اور جَوَاءُ اور جَشَاءُ ہانڈی کا ڈھکن یا چینی
 چمڑے کی ہو یا چھال کی یا پکڑے کی لیکن وہ کپڑا جس پر
 پکڑ کر ہانڈی اُتارتے ہیں اُس کو جَعَالٌ کہتے ہیں
 یہ محیط میں ہے۔

جَاشَى - کاٹنا۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبُوْا يَجْبُوْا يَجْبُوْةً يَجْبَاءُ جَبَبٌ جَابًا
 جَابًا، بَرًا جَابًا، نَكَلًا۔

فَلَمَّا أَرَادُوا جَبَاؤًا مِنْ أَخِيْبِهِمْ
 ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے۔
 مَنْ أَجْبَى فَقَدْ أَرَبَى - جس نے کمیت کر لی
 کی تختگی معلوم ہونے سے پہلے حج والا تو اُس
 نے سود کھایا یعنی سود کھانے کی طرح کہنا کہ

ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گذرا۔
 مَا آيَةُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي وَيَسْجُدُ عَلَى الْجُبُوبِ - آنحضرت ص کو
 میں نے دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کرتے
 تھے۔

دُرَيْتٌ أَمْ كَلْتُمْهُمُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُلْقِي إِلَيْهِمْ بِالْجُبُوبِ وَيَتَوَلَّ سُدًّا
 الْعُرْبِيَّ - حضرت ام کلثوم آنحضرت ص کی صاحبزادی
 دین کی گئیں تو آنحضرت ص سے اٹھا اٹھا کر لوگوں کو
 دینے لگے اور زمانے لگے سوراخوں کی بند کرد۔
 إِنَّهُ تَنَادَلَ جُبُوبَةً فَتَفَلَّ فِيهَا - آنحضرت ص
 نے ایک ڈھیلہ اٹھایا اسپر تھوکا۔

عَنْتِي فِي عَيْشِي فَتَنَفَّتْهَا بِجُبُوبِيَّةٍ - ایک
 خورگوشنی جو کہ دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلہ مار کر
 اسکو روک دیا۔

إِمْرَأَةٌ تَبَاؤُ جَبِيَاءٌ - لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان
 والی عورت ریلواری حدیث نہایت میں یوں ہے دسنے
 حدیث بعض الصحابة رسل عن امرأة تزوج بها كيف
 وجدتها فقال كالحيز من امرأة قبار جار قالوا ليس ذلك
 خير قال ما ذلك خير قال ما ذلك باؤ الضمير ولا روى للرضع يعني لا
 شكم چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اُسکے
 ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی۔
 رد وہ کم دیتی ہے۔

جُعِلَ فِي جُبَّتِ طَاعَةٌ سَأَلَ نَحْرَتِ بِرَجْوِ جَادٍ كَمَا كَانَتْ
 أَسْكَاسًا مَانٍ كَجُورِ كَعْرِشَةِ كَعْنَلَفٍ مِي
 رُكَّهَا كَمَا كَانَتْ۔

جنتان میں جلدیندی۔ دو جے لہے کے ایک روایت
 میں جنتان ہے یعنی دو درخ میں لہے کی۔
 لَيْسَ بِجُبَّةٍ مَأْمُونَةٍ صَنِفَةَ الْكَلْبَيْنِ - آنحضرت

نے ایک روئی چڑھ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔
 جُبَّتُ يُونُسَ - وہ اندھا کنواں جس میں حضرت
 یونس کو اُن کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا وہ طبر سے
 بارہ میل پر ہے۔

جُبَّتُ الْحُزْنِ - ایک دادی دوزخ میں ہے یعنی لڑکی
 دغم کا کنواں۔

جِبَّتٌ - بت، کاہن، جادوگر جادو جس میں جھٹائی سہو جو
 الشوکے موالہ جی جائے، شیطان،
 مِنَ الْجِبَّتِ الْطَيِّرَةُ - بدشگونگی شیطانی کام
 ہے۔

الطَّيْرَةُ وَالْعَيَانَةُ وَالطَّرِيقُ مِنَ الْجِبَّتِ
 لینا اور بر بندوں کے آواز اور گندہ وغیرہ سے حالات
 بتلانا اور گھٹیاں مارنا یا ریل زانچہ وغیرہ جھٹکنا آئندہ کے
 حالات بتلانا یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل
 ہیں یا شرک کے اعمال میں خدا محفوظ رکھے۔

فَأَثَلُ كَا - ریل جعفر بن محمد ان سب سے آئندہ کے
 حالات اور دقائع بتلانا تراڈھکو سلا ہے جو جھوٹے
 بد معاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو
 ڈرانے اُنکا مال ٹھکنے اور اڈرانے کیلئے اختیار کیا ہے
 انسوس ہے کہ جاہل ان بد معاشوں کے پھندے میں
 گرفتار ہو جاتے ہیں، حدیث اور قرآن پر چلنے والے
 ایسے ہت کھنڈوں میں کبھی نہیں آسکتے۔

الْجِبَّتُ وَالطَّاغُوتُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ - جنت اور
 طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں۔

اللَّهُمَّ الْعَيْنِ الْجَوَابِدُ وَالطَّوْاغُوتُ
 جادو گروں اور شیطانوں پر لعنت کر۔

جَبَّتٌ، ہموار، برابر زمین جو دشوار گزار نہ ہو۔
 جَبَّتٌ الرَّجُلُ - سیاحت کی۔

تَجَبَّبَ مِنْهُ - اُس سے مانوس نہیں ہوا۔

جَبَّتٌ

جَبَّتٌ

لَعْنَةُ يَكُونُ مُلْكًا وَبَبْرُوذَةً يَا جَبْرُوتُ بھراوش
 اور زور و جبر کا زمانہ آئیگا۔ جَبْرُوذَةُ يَا جَبْرُوتُ يَا
 جَبْرُوتُ يَا جَبْرُوتُ يَا جَبْرُوتُ يَا جَبْرُوتُ
 یا جَبْرُوتُ یا جَبْرُوتُ۔ سب کے ایک سنی ہیں یہی
 زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبْرُوتُ کے سنی ہیں۔
 اَلتَّسْبِيْطُ بِالْجَبْرُوتِ لِيَعْرِزَ۔ زبردستی کو عزت
 حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے۔

اَللَّجْبَاءُ جَوْهَرًا جَبَّارًا۔ بے زبان جانور کسی
 کو زخمی کرے جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا
 یا چلانے والا نہ ہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو تو اُسکا
 تادان کوئی نہ دیگا۔ اسی طرح اگر کان یا گنواں اپنی
 ملک میں گھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہو جائے تو
 تادان لازم نہ ہوگا۔

وَالنَّكَارُ جَبَّارٌ۔ آگ بھی جبار یعنی ہدر ہے اُس کو
 جو نقصان ہو اُسکا تادان کوئی نہ دیگا بشرطیکہ آگ
 سلگانیوالا کوئی بے احتیاطی نہ کرے مثلاً ایک شخص نے
 آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری
 اور کر کہیں آگ لگ گئی تو اُسکا تادان لازم نہ ہوگا۔

اَجْبُرْهُمْ وَاَنْتَ الْكَافِرُ۔ میں انکی اصلاح کرتا ہوں
 اُنکا دل ملاتا ہوں را انکو روپیہ پیسہ اسلئے دیتا ہوں
 کہ وہ دل سے اسلام کی طرف مائل ہو جائیں۔
 اَلشَّارِبَةُ جَبَّارَةٌ۔ چرنیوالا جانور (جو چھٹا ہوا)
 چہرہ ہا ہوں) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اُسکا تادان کوئی
 نہ دیگا۔

وَالْجَبْرُوتُ وَاَهْدِيْنِي۔ میری مصیبت اور نقصان
 کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اُسکا نعم
 البدل کر دے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا۔
 وَجَبْرُوتُ اَبِيْ۔ قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر
 کی۔

لَعْنَةُ الْجَبْرُوتِ۔ اُس کو تکبر کرتا ہوا پایا۔
 مَا اَمْرًا دَبَّكَ جَبَّارًا سُوءًا اِلَّا اَبْتَلَاهُ اللهُ
 بِشَاغِلٍ اَوْ مَآءٍ بِعَاقِلٍ۔ جب کوئی ظالم تجھ کو
 برائی کرنا چاہے گا تو اللہ اُسکو کسی مصیبت میں پھنسا
 دیگا یا قاتل کو اُسپر مسلط کرے گا وہ قتل کیا جائے گا۔
 لَا تَكُوْنُوْا عُلَمَاءَ جَبَّارِيْنٌ۔ مفرد عالم مت
 بنو اپنے علم پر فخر کرنا لے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی
 اور انکساری اور تواضع اپنا شیوہ رکھو۔

اِيَّاكَ وَالتَّجَبُّرُ عَلٰى اللهِ۔ اللہ کے قرب پر ہرگز
 کر کے لوگوں سے غرور مت کر ورنہ سچ کریم بڑے
 عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہو دوسری
 بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہی ہے
 ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دیگا اور جنکو تم حقیر
 ہو اُنکو اپنا قرب عطا فرما بیگا۔ جان پدر اگر تو ہم
 بخفتی از ان یہ کہ در پرستین خلق افتی۔ اب یہ قول
 جو مستعمل ہیں لوائی ارفع من لواہ محمد یا نبیہ یا پیغمبر
 خدا دارم من چہ پردانی مصطفیٰ دارم کفر کلمات
 ہیں اللہ ایسی بے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی
 اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کئے جاتے ہیں تو
 سمجھنا چاہئے کہ اُسپر افترا اور بہتان ہے اُس
 ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جہنم
 کی حالت میں اُس سے ایسے کلمے نکل گئے ہوں تو
 اور بات ہے لیکن حالت صحیح میں اُس نے استغفار
 کیا ہوگا۔ بعضوں نے ان کلمات کی تاویل بھی کی
 مگر انکو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ
 کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطا سے معصوم ہیں انکی
 لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے
 کالائی بدبریش خاندانہی کے منہ پر مار دیا
 چاہئے۔

إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ يُتَجَبَّرُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا تَجَبَّرَ عَلَى
 سِوَى اللَّهِ - جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا
 وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (بکھتا ہے) کہ
 ہم بھی کوئی چیز ہیں اور پیغمبر کے بن تو مسلیم کو بارگاہ
 پر دروگاریں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنے والا ہے بغیر
 پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب
 مسلمانوں کو حاصل نہیں ہرنگاہ کتنا ہی تقرب
 حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کو سامنے
 تمہارا تقرب بے حقیقت رہیگا۔

جَبْرِيْلُ يَا جَبْرِيْلُ يَا جَبْرِيْلُ
 مشہور فرشتے ہیں جو وحی لاسنے پر مامور ہیں یہ لفظ عبری
 ہے اسکا معنی اللہ کا بندہ۔

هُوَ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْ بَابَهُ دُونَ نَفْسِهِ فَيَأْكُلُ
 قَوْلُهُمْ صَبِيحَةَ نَفْسِهِ لَمْ يَخْلُقْهُمُ فِي بَعْضِ نَفْسِهِمْ
 فَيَقْطَعُ نَسْلَهُمْ أُمَّتِي - اچھا حکم وہ ہے جو اپنا دروازہ
 رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنی تک
 آس لپیٹنے سے) چوکی پہرہ اٹکنے کے لئے کہے اور یہ
 صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ پر ختم کر دی تھی ایک
 ایک بڑھیا آپ تک نہ تھی اور اپنا عرض حال کرتی۔
 آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت
 پر درگذرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے
 مغرور ہیں کہ رعیت تو کجا عرضی تک بھی ان تک نہ پہنچتا
 دشوار ہے، اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر
 اور ادنیٰ ادنیٰ عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی
 رسائی ان تک نہیں ہو سکتی اور نہ کبھی عام محلوں میں
 جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں
 کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے
 محجوب بعض بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے عرضی
 رشا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا اور لا حول

ولا قوة الا باللہ در نہ زبردست کمزور کہ کہا جائیگا
 اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ
 سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کر کے میری ہمت
 کی نسل کاٹ دے۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَقْوِيْنَ وَلَكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ -
 بندے (ہمدات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں بلکہ
 قادر ہیں اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون
 ارادہ اور مشیت الہی کے کر لیں، بلکہ بیچ بیچ میں انکا
 حال ہے (یہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے
 کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری
 ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ
 مجبور ہیں ان سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالیٰ
 نے ازل سے اُنکی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

فَاَيْنَ كَا - یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس
 سے اُٹلو گونکا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ
 نے آنحضرتؐ کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دیدیا
 تھا یہی تو تفویض ہے جو بندے کے مشرک برہمادوں میں
 اور شیعوں کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے
 اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی جَبْرِيَّةٌ
 وہ فرقہ جو بندے کو (کنگنہ پھر کی طرح) بالکل مجبور کہتا
 ہے (یہ بھی ایک صریح غلطی ہے کیا رعشہ کی حرکت
 میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ قدرتی
 وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق
 سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں۔

جَبْرُ اللَّهِ وَهَنْكُمُ - اللہ نے تباہی ضعف کی تلافی
 کر دی۔

جَبْرِيَّةٌ - جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔
 جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - مشہور صحابی ہیں صحب اہل بیت
 ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ

اللہ
 تجھ سے
 چھینتا
 ہمت
 اجزی
 ہرگز
 بڑے
 پروردگار
 ہاں ہے
 تم
 را کہ تو
 ب یا تو
 غیہ یا بیچ
 لفر کہ کل
 کئے اگر
 تے میں
 ہے اُن
 خون
 کے ہوئے
 از است
 دین بھی
 اللہ
 تصور
 ت ہی کی
 ہر مار

وضو کر رہے ہیں اور آنحضرت م سائے ایک بسند پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اُس پہاڑ پر اور بھی کئی آدمی تھے میں نے اُن سے پوچھا آپ کون صلیب ہیں؟ کہنے لگے میں جاہل بن عبد اللہ انصاری ہوں میں ڈگبا سبحان اللہ آپ تو آنحضرت م کو خوب پہچانتے ہیں بھلا بتائیے تو اُن لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں آنحضرت م کون سے ہیں انہوں نے کہا دیکھو وہ سفید عمامہ باندھے ہوئے ہیں سنے دور ہی سے آپ کی زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو کہاں ہم گنہگار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدر اور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جابر بن جعفری۔ ایک شیعی زادی ہے اہل سنت اُسکو ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اُسکو ثقہ اور عالم جانتے ہیں وہ کہتا تھا مجھ کو امام محمد باقر سے ستر ہزار حدیثیں پہنچی زائیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار حدیثیں مجھ کو ایسی یاد ہیں کہ میں نے اُن میں سے ایک بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے ہے امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر وعدے آپ نے میرے اور پر اسرار کا بوجھ لاد دیا جو میں کسی سے بیان نہیں کر سکتا مگر کہیں وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاتا ہوں امام نے فرمایا ایسی حالت میں تو جہان (جنگل) کی طرف جا دہا نزل ایک گڑھا کھود اُس میں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی سے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نہ بجائے۔

لا یخوڑ من الرضاع الا المخبیہ۔ مع البحر میں ہے کہ بعضوں نے محبور حملے حلی سے، بعضوں نے مخبوتی سے روایت کیا ہے اور اخیر ہی روایت

صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت ہے جو معلوم اور مشہور ہو۔

الْمَسْبُوحُ عَلَى الْجَبَّارِ۔ ٹھیکوں پر مس کرنا۔ یہ جبرو یا جبارہ کی جمع ہے۔

يَا جَبَّارُ مَلِكُ كَيْسِيَّةٍ۔ اسے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے۔

جَبْرُوتُ الْيَتِيمِ۔ میں نے یتیم کو دیا۔

جَبَلٌ۔ پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کچھ فرمنا۔

جَبَلٌ۔ پہاڑ، سردار، بخیل۔

جَبَلَةٌ۔ جماعت۔

جَبَلَةٌ۔ کثرت۔

جَبَلٌ۔ خلقت۔

جَبَلِيَّةٌ۔ قبیلہ۔

كَانَ مَجَلًا مَجْبُورًا۔ عبد اللہ بن مسعود میرے لئے ہوئے آدمی تھے۔

أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا دُونَ خَيْرِ مَا جَبَلْتُ عَلَيْكَ فِي تَحْتِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا دُونَ خَيْرِ مَا جَبَلْتُ عَلَيْكَ۔

یہ آجمل الخازف سے ماخوذ ہے (یا آجمل الشاعر) جب شاعر کلام سے رُک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے جب کھودنے والا پہاڑ ٹنک یا ایسے پتھر تک پہنچ جائے جس میں کدال کام نہیں کرتی۔

فَكُنْ بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ۔ مکہ کے دونوں طرف پہاڑ ہیں اُن کے درمیان بھیالے ڈھانپ لیا۔ (کعبہ ڈوب گیا)

وَأَجْبَلَاؤُ۔ اے میرے پہاڑ یعنی پہاڑ کی طرف مضبوط اور سخت سردار۔

أَنَّى وَوَلَدْتُ بِالْجَبَلِ۔ میں پہاڑ پر پیدا ہوا ہوں

(بنی جبل ثمری)

فی الشهر یُنْدَبُ الزَّمْعُ لِأَنَّ الْجَبَلَ - کہتے

نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔

جُبَلٌ - ایک بستی ہے جملہ کے کنارے پر۔

جَبْنٌ - یا جَبْنٌ یا جَبَانَةٌ - نامزدی، بزدلی، بولدہ پن۔

فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَانِ - جب ہم جنگل کی بلند میٹھی

جَبَانٌ اور جَبَانَةٌ - جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ

وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔

جَبَانٌ اور جَبْنٌ - نامزد اور بزدل مرد ہو یا عورت

جَبْنٌ اور جَبْنٌ اور جَبْنٌ - جسے ہر دودھ کو بھی کہتے

ہیں۔

مَاءُ الْجَبْنِ - دودھ کو پھانڈ کر یا جا کر اسکا پانی نکال

لیتے نہایت صغفی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو

طاقت بخشتا ہے۔

نَابِيُّ الْجَبْنِ - بلند پیشانی بعضوں نے کہا جبین وہ

مقام جو ابرو کے بال اُگنے کی جگہ تک ہو تو ہر آدمی

میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔

أَبِي الْجَبْنَةِ - آپ کے پاس جا ہوا دودھ لایا گیا۔

دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت جو جاتے

ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اُسکو اَنْفَحَہ

کہتے ہیں۔

اَمْكَلْتُمْ جَبْتُونَ وَ تَبْحَثُونَ وَ رَجَبْتُونَ - تم

(اور اسے اولاد) نامرد بناتے ہو نخیل بناتے ہو جاہل

بناتے ہو۔

اَلْوَلَدُ مَبْحَلَةٌ مَجْبِنَةٌ - اولاد آدمی کو نخیل اور

بزدل (نامرد) کر دیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑنا

سے نخیل کرتا ہے لڑائی میں جانے سے دل جراتا ہے

اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یا

لوگوں سے جہالت کرتا ہے)

اَجْمَعْتُمْ - میں نے اُسکو نامرد پایا یا نامردا سمجھا۔

جَبْنَتُمْ - کا بھی یہی معنی ہے۔

لَا تَجْرِي مَوْلَاةٌ لَا يَصِيدُ الْاَنْفَ فِيهَا كَالْيَصِيدِ

الْجَبِينِ - وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ

چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ

ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین کو

لگانا ضرور ہے)۔

اِنَّمَا اَللَّهُ تَلَوَّأَ يَوْمَ الْعِيدِ عَلٰی مَنْ عَوَّرَاتِي

الرُّجْبَانَةَ - عید کی نماز اُسپر ہے جو جنگل کی طرت

نکلے۔

اَبْرَمْنَا اَنْتَ وَ هُوَ اَيُّ الْجَبَانِ - تو اور وہ دونوں

جنگل کو جاؤ۔

جَبْنَةٌ - پیشانی پر مارنا، بری طرح پیش آنا، سامنے آجانا۔

جَبْنَةٌ - ذلت، رسوائی، اور پیشانی جہاں پر سجدہ

کرتے ہیں، اور جماعت، اور چاند، اور گھوڑے،

لَيْسَ فِي الْجَبْنَةِ صِدْقَةٌ - گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں

ہے۔ بعضوں نے کہا جَبْنَةٌ گھوڑوں نخیروں غلام کو بڑی

سب کو کہتے ہیں اُن میں کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

تَدَّ اَمَّا اَحْكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْجَبْنَةِ وَ السَّجْدَةِ وَ

الرُّجْبَانَةِ - اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا

جہہ ایک بت کا نام ہے اُس کی پرستش سے) اور

دودھ پانی ملا کر پینے سے (یا سجدہ بھی ایک بت کا نام ہے)

اُس کے پوجنے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات

بخشی، راحت دلائی۔ (جہہ اُن لوگوں کو بھی کہتی ہیں

جو کسی کی دیت اٹھانے یا تادان دینے میں کوتاہی

کر رہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ اُنکی بات نہ

ماننے سے شرم کرے)۔

فَقَالُوا عَلَيْكَ التَّجْبِينُ - (آنحضرت نے یہودیوں

كَانَتْ أَلِيمَةً تَقُولُ إِذَا أَكَلَتْ الرَّجُلُ امْرَأَةً
 مُجْتَبِيَةً جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ - یہودی کہتے تھے جب
 کوئی مرد اپنی عورت سے اُسکو اذندھا کر کے صحبت
 کرے تو لڑکا احول (یعنی ترھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے
 (جو ایک کورد دیکھتے ہے)۔

كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا الْوَلَدُ تَجَنَّبُوا إِذْ بَنَارًا وَلَا دِرْهَمًا
 اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ رزق
 محصول میں کچھ نہ لوگے یہ اجنبیوں سے مانو ہے
 جسکا معنی ذرائع آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا یا
 چننا، منتخب کرنا۔ اُسی سے مجتبیٰ آنحضرت ص کا
 لقب ہے اور مصطفیٰ یعنی چنے گئے اور منتخب کئے
 گئے تمام آدمیوں میں سے اجنبی کا معنی اختراع
 اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْ كَلَّا
 اجْتَبَيْتِنَهَا مِنْ -

تَبِيحِي فِي دِيَارِيهِمْ - خراج جوڑنے اور تحصیل
 کرنے میں اُس کی حالت نبلی کی سی ہے (بسط ایک
 قوم ہے عجیوں کی)۔

إِنَّهُ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهِ - آپ نے اُس کو خاص
 اپنے لئے چن لیا۔

بَيْنَ كَوْنِهِ مَرْجَبًا - حضرت عبد بن
 آنحضرت سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا
 ہے؟ آپ نے فرمایا خولدار موتی کا ایک گھر۔

ابن وہب نے مَرْجَبًا کا یہی معنی کیا ہے خولدار
 گرجنت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ خطابی نے
 کہا ہو سکتے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جو ب کو
 نکلا ہو جس کے معنی کاٹنے کے ہیں اور جو ب اُس
 لفظ سے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے
 اُس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جَبِّي الرَّجُلُ - کے معنی لغت

میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اذندھا ہو گیا بشکل کوع
 اُس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً اور
 کوئی لفظ ہوگا جس کو راوی نے تحریف کر دیا۔
 جَبَانِي - تحصیلدار، اذندھی۔
 جَبَانِيَّة - ایک بستی کا نام ہے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الشَّاءِ

جَتَّ - ٹٹوں کہ جانور موٹا ہے یا ڈبلا۔ بعضوں نے کہا
 اصل میں جَسْتٌ تھا سین کو تار کو بد لیا۔
 جَتْرٌ - چھانا۔ چھری شمشیر۔ یہ عرب ہے پتھر کا
 جَتْرٌ - ٹٹوں کا۔ پست تہ آدمی۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الشَّاءِ

جَتَّ - ڈرنا، کاٹنا، جب سے اکھیرنا، مارنا۔
 اجْتِنَاثٌ - جڑے اکھیرنا۔

فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَ فِي بَيْتِهِ
 مِنْهُ كَيْفَ دَيْكُنَا هُوَ دِي فَرَشْتَهُ جَوْعًا حَرًا
 میں میرے پاس آیا تھا میں اُس کی وجہ سے ڈرایا
 گیا يَا فُجْتُنْتُ مِنْهُ - میں اُس سے ڈر گیا یہ جَتَّ
 يَجْتُنُّ سَعًا بَعْدَ بَعْدٍ - بعضوں نے یوں
 ترجمہ کیا ہے میں اپنی جگہ سے اکھیر ڈال گیا۔ ایک
 روایت میں فُجْتُنْتُ يَوْمَ - اسکا ذکر اور گذر چکا۔
 مَا تَرَى هَذِهِ الْكَمَاةَ إِلَّا الشَّرَجَةَ الَّتِي
 أُجْتُنْتُ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِيَ
 مِنَ التَّنَجِ - ایک شخص نے آنحضرت کو کہا یہ جو کھجور
 رکو کرتا، کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت
 ہے جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے کَشْرُوقِ
 خَبِيثَةٍ اجْتُنْتُ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ آپ نے فرمایا
 دَاوُدَ كَفَنِي تَمَنُّ مِنْ سَعَةٍ رَجَا اللَّهُ تَعَالَى

اس
 س
 کیلئے
 بنی
 بیہ
 یا ایہ
 کا نہیں
 گرا
 چھیل
 نے کہا
 اس
 میں
 کر کے
 لیا
 کہتا
 سال
 خاص
 و اج
 مس
 کہا
 یک
 سے
 بعضوں
 جت
 میں
 ہے
 ہی

بنی اسرائیل پر اتارا تھا۔

اللَّهُمَّ جَانِبِ الْأَمْرِ مَضٍ عَنْ جَنْبَيْهِ يَا شَرِيه
کو اسکے جسم سے جدا رکھ۔

جثجات - ایک زرد درخت ہے کہ اوآخر مشبودار اس میں
بالونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں۔

وَعَرَصَاتُ جَثَجَاتٍ - اور جثجات کے میدان۔
عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں
یہ مصرعہ کہا تَوْعَى الْعِرْزَارُ الْعَصَى وَالْجَثَجَاتُ۔

یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جثجات ہرتی ہے عرار
بھی ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھاس ہے اب

سکو دوسرے مصرعہ کے لئے کوئی تانیہ نہ سوچا تو
کجحت کیا کہنے لگا وَأَمْرٌ عَنِّي وَطَائِفٌ مِّنْكَ لَنَا۔ ام

عمر و اُس کی جو روحی لوگوں نے کہا بھلا ام عمر نے
کیا قصور کیا جو تو نے اُس کو طلاق دیدیا کہنے لگائیں

کیا گردن وہ تانیہ میں آئی ایسے ہی شاعروں کے
باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالشُّعْرَاءُ كَذِبٌ مُّبِينٌ
النَّاذِرُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ مَّجْمُوعُونَ۔

جثجث - یا جثجث - زمیں سے لگ جاتا۔ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا
سینے کے بل گرتا۔

نَهَى عَنِ الْمَرْجَمَةِ - آپ نے جانور کو باندھ کر
اسکو تیردوں (گوٹیوں) وغیرہ سے مارنے سے منع

فرمایا جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں۔ بے
زبان پرندوں کو باندھ کر انکو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ

عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر پرندوں اور
خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

فَلَيْزِمَهَا حَتَّى تَجْثَثَهَا۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ
رہا یہاں تک کہ اسپر چڑھا بیٹھا۔

الشَّيْطَانُ جَانِبٌ عَلَى قَلْبِهِ۔ شیطان اُس کے دل
پر جم گیا ہے۔

فِي جُسْنَانٍ أَيْسٍ۔ آدمی کے جسم میں۔

الشَّيْطَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ ابْنُ آدَمَ يَكْفِي شَيْئًا فَمَاذَا
أَعْيَانًا جَثَثَهُ لَهٗ عِنْدَ الْمَالِ فَأَخَذَ بِرَقَبَتِهِ

شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جس طرح)
ناج چاہتا ہے پچاتا ہے جب کوئی آدمی شیطان

کو تمکھا ڈالتا ہے (اُسکو عاجز کر دیتا ہے اُسکے دلوں
میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال دولت آنے پر

اُس کے پاس جم جاتا ہے اُس کی گردن تمام لیتا
ہے۔

ماتر جھرنے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد
شب بیدار تہجد گزار تھے اتفاق سے اُنکو دولت ملی

گئی تو سارا تقویٰ اور زہد بھول گئے۔ دنیا میں ایسے
مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال

نہ رہا۔
رَجُلٌ جَثَمَةٌ يَجْثَثُ بِرَأْسِهِ نِيْلًا
جثجث - یا جثجث - ناقص داری ہو یا ناقص پائی۔ گھسٹوں

کے بل بیٹھنا۔ یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا۔
مِنْ آدَابِ الدُّعَاءِ الْجَثْوُؤُ۔ دعا کے آداب

میں یہ بھی ہے کہ آدمی دو زانو بیٹھے (جیسے نماز میں)
بیٹھتا ہے۔

مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ مِنْ جَثَا
جَثْوُؤُ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح آواز

نکالے (نوحہ کرے پیچھے چلائے) تو وہ دوزخ میں
ہے۔

جَثَا اور جَثَا اور جَثَا۔ جثوہ کی جمع ہے۔
پتھروں کا ڈھیر یا سنی کا ڈھیر جیسے جثی ہے

مِنْ دَعَايَا الْفُلَّانِ فَإِنَّهَا يَدْعُو إِلَى جَثَا
جو شخص نام لیکر میت پر روئے ہے ہائے نکالے
تو وہ دوزخ کے ڈھیر کی طرح بلاتا ہے۔

إِنَّ النَّاسَ يَصُدُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثَى
 كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا قِيَامَتِ كَدُّ لُؤْلُؤِ كِي
 جماعتیں ہر جماعت کی ہر جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے
 ہوں گی، ایک روایت میں جُثِثَا ہے بشدہ یا یہ
 بجائے کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بن بیٹھنے والے
 پاپوں کی انگلیوں پر کھڑے ہونے والے۔

أَنَّا نَزَّلْنَا مِنْ رَبِّكَ الْقُرْآنَ مَدِينًا يَدْعُو
 عَزَّ وَجَلَّ بِرَبِّهِ عِلْمٌ عَالِمٌ فِي سَبْعِ سُو
 پہلے دونوں زانوؤں کے بن بیٹھ کر اللہ تعالیٰ
 کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کر دیکھا زیادہ کروں گا
 کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی

کئی۔
 حَوْلَ جَهَنَّمَ جُثِيًّا۔ دوزخ کے گرد اگر زانوؤں
 کے بن بیٹھے ہوں گے۔
 فَجَثَّتْ دَانَا۔ ایک جوان عورت دونوں زانوؤں
 کے بن بیٹھی۔

رَأَيْتُ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ جَثَّامٍ مَشْهُودٍ
 کی قبریں دیکھیں سی کے وہ مردوں کی طرح۔
 فَإِذَا كُنَّ جَثَا جَمْعًا جَثْوَةً مِنْ تَرَابٍ
 جب ہم کو پتھر لٹا تو مٹی کا ایک ٹھکانے لیتے ہیں
 إِذَا كَفَّ الرَّجُلُ أَمْرًا فَجَثِيَّةٌ۔ میں نے
 نے مجھ سے آگے پر حساب یعنی دونوں زانوؤں کے
 بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)

بَابُ الْجِيَمِ مَعَ الْكَاءِ
 جیم بچھانا۔ یا جیم کھانا۔ جیم کہتے ہیں خرگوزے یا

حفظ
 الْحَجَّتِ الْمَرْأَةُ عَوْرَتِ كَدُّ قَدِّ
 آن پہنچا۔

مَرْبَا مَرْأَةٌ مُبَجَّجَةٌ۔ ایک عورت پہلے گدرا جس
 کی زینگی کا وقت نزدیک آگیا تھا۔

إِنَّ كُتْبَةَ كَانَتْ فِي بَيْتِي إِسْرَائِيلَ مُبَجَّجًا
 دعویٰ جو اڈھانی بکھڑا۔ بنی اسرائیل میں ایک
 کوئی عورت کے قریب ہی اُسکا بچہ اُسکے پیٹ ہی میں
 چھوٹنے لگا اور اڈا کرنے لگا۔

مُجَجَّجٌ۔ یا جُجَّجٌ۔ سخی سردار، جُجَّجٌ۔
 اس کی جمع ہے۔ سین ذی یزن کی حدیث میں
 ہی میں مخالفہ غالب، مجاجتہ۔

أَمُّهُ تَأْمِلُهُ أُمَّهُ مُجَجَّجَةٌ۔ کیا ابور کریموال
 سے یا کے دانے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ مقولہ
 ہوا ہے میں مُجَجَّجَةٌ بتقدیم جائے پہلے بزم
 تھا۔

جُجَّجٌ جُجَّجٌ۔ میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر
 نہیں کہی، باز آگیا ریز عرب لوگ کہتے ہیں۔
بُجَّجٌ۔ یا جُجَّجٌ۔ جان بوجہ کر انکار کرنا، جھٹلانا۔

جُجَّجٌ لَهْ۔ پکھڑا کرنا۔ باندھنا، بھرنا، جوڑنا، محتاجی
 بعد مالدار بن جانا۔ بھال (شتر بن) ہونا، جانور کے
 پر بھالنا۔

مَا أَيْتُ فِي السَّمَاوَاتِ مَا أَيْتُ فِي الْأَرْضِ
 یہ جُجَّجٌ لِي وَأَنَا اتَّبَعْتُ۔ میں نے خواب میں دیکھا
 کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹتا ہے مگر جا رہا ہے
 اُس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو یہ جُجَّجٌ لِي کاسنی یہ ہے
 وہ پھر جا رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتا۔ معلوم ہوا
 کہ راوی کی فطرت ہے اُس نے جگے بتد خورجے
 یہ جُجَّجٌ لِي کر دیا۔

جُجَّجٌ۔ سوراخ میں گھس جانا، آنکھ کا بیٹھ جانا، دیر کرنا۔
 جُجَّجٌ۔ سوراخ، ہل، اُس کی جمع جُجَّجٌ اور اُجَّجٌ
 اور اُجَّجٌ ہے۔ عام لوگ جُجَّجٌ دیر استعمال

اذا
 تبتبه
 لرح
 طان
 کے دانوں
 نے پر
 م لیتا
 ما باندھا
 ولت
 بن ایسے
 ن خیال
 گھٹنوں
 ہونا۔
 کے آدے
 سے نماز
 میں
 بطرح
 دوزخ
 ہے۔
 اور
 بالی جُجَّجٌ
 کے فلتے
 ہے۔

کر رہے ہیں۔
 لَيْسَتْ عَيْتُهُ بِنَاتِقَةٍ وَلَا يَخْرُوءُ - دجال کی آنکھ
 نہ اٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی۔ بعضوں نے اسکو
 بخیر آؤ پڑھا ہے جس میں پھر خانے سے۔ اس
 کے معنی آگے آتے ہیں۔
 إِذَا حَاصَّتِ الْمَاءُ حَرَمَ الْجُحْرَانِ -
 یہ ضحہ نون اور یہ کسرہ نون دونوں طرح مردی
 ہے، اول صورت میں یہ معنی ہوگا کہ حیض کی حالت
 میں عورت کی فرج حرام ہے۔ بخیر ان فرج کو
 کہتے ہیں اور جب نون کسور ہو تو یہ تشبیہ ہو گا جو کا۔
 یعنی دونوں سوراخ در فرج اور در بہا حرام ہوں گے
 ابن جوزی نے کہا کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ
 دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اسکا
 حرام ہونا کیا معنی۔ بعضوں نے کہا حضرت عائشہ
 کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی حرام
 ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہو گئے۔

دخار ٹوہیں، ایک سوراخ سے دنگ مارا کیا جس میں
 انہوں نے اپنا پاؤں لگا دیا تھا۔
 لَوْ دَخَلُوا الْجُحْرَ ضَبَّتْ لَتَبَخْتَمُوهُمُ - (تم بھی
 اگلی استوں رہو اور نصاریٰ کی چال چلو گے) اگر
 وہ گھوڑ چھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے
 پیچھے پیچھے گھس جاؤ گے یعنی اپنی عقل اور فہم سے
 کام لینا چھوڑ دو گے بس نصاریٰ کی تقلید پر جان
 دو گے۔ آپ کا ارشاد بالکل پورا ہوا۔ ہمارے
 زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے ہنسنے مرنے
 آرائش زیب و زینت معاشرت کے کل امور
 میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کر لی ہے اور یہ نہیں
 سوچتے کہ کون سا کام انکا قابل تقلید ہے اور کونسا
 قابل رد و انکار نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے
 ملک کی آب و ہوا اور مزاج ان کاموں کو مقفی
 ہے یا نہیں ج
 لَا يُبُولُونَ أَحَدًا كُرِّيًّا وَلَا يَجُحِرُونَ - کوئی تم میں سے
 (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کوئی نہ
 اُس میں کوئی زہریلا جانور ہودہ نکل کر کاٹے۔
 کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب
 کیا اُس میں جن رہتے تھے۔ انہوں نے سعد کو نشان
 کر ڈالا۔ ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا
 جن اُس پر چڑھا بیٹھا وہ بیمار ہو گئی۔ ایک بزرگ
 نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستا تا ہے
 چھوڑ دے وہ کہنے لگا اسکو تو بار کر چھوڑ دینگا۔
 کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصیبت بچھایا تھا اُس
 نے ایک دم آن کر اُس پر پیشاب کر دیا
 فِي بَحْرِيٍّ اَذُنَيْتُو - اُس کے دونوں کان کو درو
 سوراخوں میں۔
 لَا يُلْدَعُ الْمُؤْمِنُ يَا لَآ يَلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ

إِطْلَعَهُ مِنْ بَحْرِيٍّ فِي بَعْضِ حُجْرَةٍ - ایک سوراخ
 سے آنحضرت ص کے کسی حجرے میں جھانکارے جانے
 دلا مروان تھا جس کو آپ نے مدینہ سے نکلوا دیا
 تھا۔
 فَلْدَعُ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْجُحْرِ - ابو بکر صدیق رضو کو

بخیر

بخیر

بخیر

بِحُجْرٍ مَرْتَبَيْنِ - سون کو ایک ہی سوراخ سے دو بار
 ڈنگ نہیں مارا جاتا۔ (پہلے ڈنگ میں وہ ہوشیار
 ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ
 کا جلا سٹھا رہنا) پھر ایک پھونک کر میتا ہے۔
 مَنْ جَرَّبَ الدُّجْرَبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ - آزمو
 را آزمودن چہل است۔

دودھ پالنی الدُّجْرَبِ - سوراخ میں پیشاب کیا۔
 بخش - کھال چھیلا۔

إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرْسٍ
 فَجَبَّحَتْ شِقَّةً - آنحضرت گھوڑی پر سے گر پڑے
 آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا ارشاد اللہ نے بچا دیا
 اور زیادہ ضرب نہیں آئی۔

بَعْدَ الْكُنُوفِ وَ سَحَقًا فَعَنُكُنْ كُنْتُ أَجَابِحُشُ -
 جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اُس کی کھلات
 گواہی دیں گے تو وہ کہیں گے کہ دودھ ہر میں تمہارے ہی
 لئے تو بچاؤ کرتا رہا تھا۔ اپنے بڑے اعمال سے مگر
 گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہنچے۔

فَجَبَّحَتْ شِقَّةً الْأَيْتُورُ - آپ کے بائیں طرف کا جسم
 چھل گیا۔ زحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ اور
 جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا۔

مَحْظُظٌ - آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا، ٹھنکی لگانا، گھومنا۔
 محظوظ گھومنا۔

جَا حِظًا - معتزلہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب
 بھی تھا۔

وَأَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ بِحِظِّ تَنْتَظِرُونَ الْعُدَّةَ -
 تم اُس دن آنکھیں نکالے ہوئے نساہ کے منتظر تھے
 یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تعریف میں آیا
 حِظٌّ - کھال چھیلا، گھوڑنا، اکٹھا کرنا، لات مارنا، باہر
 نکالنا، مائل ہونا، گیند کھیلنا، اچک لیجانا۔

إِنْجَاتٍ - اٹھانا، لیجانا، ہلاک کرنا، نزرک ہونا۔
 خَذُّ وَالْعَطَاءُ مَا كَانَ عَطَاءً قِيَادًا فَجَاهِ حَفْشُ
 قَدَيْشُ الْمَلِكِ بَيْنَهُمَا قَامَرُ فُضُوهُ - سرکاری
 منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب
 رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے)
 تو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کیلئے تلواریں
 چلائیں ایک دوسرے سے لڑیں تو اُسکو چھوڑ دو۔
 کسی فریق کے ساتھی نہ ہوا اپنی گذر اور طرح سے کر لو۔
 مثلاً تجارت، صنعت، زراعت وغیرہ سے۔

إِنَّمَا فَزَمْتُ لِقَوْمِهِمْ أَمْحَقَّتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ -
 میں نے اُن لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو
 احتیاجوں نے فقیر بنا دیا اور اُن کے پاس مال
 متاع نہیں رہا۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ أَخَاهَا مِنَ
 الرِّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَتْ إِبْنَتَهَا تَرِيذًا مِنْ
 حُجْرِهَا - عذرا بن یا سر رضی بی ام سلمہ کے پاس گئے
 وہ اُن کے دودھ بھائی تھے اور انکی بیٹی زینب کو
 اُنکی گود سے چھین لیا۔

وَقَتَّ لِأَهْلِي الشَّامِ الْجُحْفَةَ - آپ نے شام
 والوں کا میقات جحفہ مقرر کیا۔ یہ ایک مقام ہے
 مکہ مدینہ کے درمیان راج کے قریب۔

فَاجْعَلُوا يَا الْجُحْفَةَ - اس بخار کو تو جحفیش بھیجے
 اُس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے کہتے ہیں
 آپ کی دعا کا اثر اب تک باقی ہے۔ جو کوئی جحفہ کھاتی
 ہے اُسکو بخار آتا ہے۔

سَيْلٌ بِحِجَاتٍ - بہیا جو سب بہا لے جائے۔
 إِنْ بَسَطْتُ وَبَسَطُوا أَمْحَقَّتْ بِهِمْ - اگر میں اس
 کر دوں وہ بھی اسرا ت کریں تو میں اُنکو نقصان
 پہنچاؤں والا ہوں گا۔

ہیں
 تم بھی
 گئے آئے
 ان کو
 فہم سے
 رہ رہا
 ہے
 زحش
 ن امر
 یہ نہیں
 اور کونسا
 ہا رہے
 یو مقفی
 زخم میں
 لے کر گئے
 لے
 رخ میں
 نے سد
 شباب
 یک بزرگ
 ستا
 بزرگ
 آیا تھا
 دیا
 کان
 المؤمن

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الدَّالِ

جَدْبٌ - قَطْرٌ سَالٍ، خَشْكٌ، عَيْبٌ كَرَانَا -

أَجْدَابُ الْقَوْمِ - أُنْ لَوْ كُنَّا بِرَقَطٍ هُوَا -

أَرْضٌ جَدْبٌ - قَطْرٌ زَرْدٌ زَمِينٌ يَخْشَكُ أَوْ سَخْتٌ جَوْ پَانِي نِچوے اُس کی جمع أَجْدَابٌ - پھر اُس کی جمع أَجَادِبُ ہر -

وَكَانَتْ فِيهَا أَجَادِبُ أُمْسَكِتِ السَّاءِ - اُس میں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنہوں نے پانی روک رکھا - (پس انہیں) خطاباً نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح أَجَارِدُ ہے یعنی صاف پتھر جنہیں روئیدگی نہ ہو - بعضوں نے أَجَادِبُ حَاوِ حَلِي سے روایت کیا ہے یعنی اُدبھی اور بلند زمینیں - صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں أَجَادِبُ ہے جیم مجھ سے -

هَلَكْتَ الْاَمْوَالُ وَ اَجْدَابُ الْبِلَادِ - ادھ جانا اور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہو گئیں - وَ الْاُخْرَى جَدْبَةٌ - اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے خُصْبَةٌ کی -

اِنَّهُ حَدَّبَ السَّمَاءَ بَعْدَ الْعِشَاءِ - عشا کی نماز کے بعد گپ شپ کرنا نقلیں حکایتیں داستان سنانا برا جانا معیوب رکھا کریمکہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی بلکہ صبح کی نماز بھی وقت پر ادا نہ ہو سکا ڈر ہو گا -

اِذَا كَانَتْ الْاَسْرَافُ مُجْدِبَةً فَانْجُوا عَلَى الدَّوَابِّ - جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں کو اُس پر سے تیز لپکاؤ رگلدی وہاں سے گذر جاؤ - حَلَاتٌ - قبر - اُس کی جمع أَجْدَاثٌ ہے - فِي جَدْبٍ يَنْقَطِعُ فِي مَخْلَقَتِهِ اَنْتَاهَا - قبر

میں جس کی تاریکی سے اُس کے نشان مٹ جائیں گے
يَبْوُ نُهُمْ اَجْدَانَهُمْ - ہم اُن کو اُنکی قبروں میں
اُتاردیں گے وہاں جگہ دیتے -
جَدْحٌ - سِتُو پَانِي مِیں گھولنا -

اَنْزِلْ فَاَجْدَحْ لَنَا - اُتر ہمارے لئے سِتُو گھول
رَجْدَحٌ - سہ شاخہ کھنچ جس سے شربت وغیرہ ملاتے
ہیں -

جَدْحُ اَبِي بِنِي وَ بَيْنَهُمْ شَرْبًا وَ بَيْتًا - انہوں
نے اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملا یا -
لَقَدْ اسْتَشْفَيْتُ بِمَجَادِيهِ السَّمَاءِ - میں نے
آسمان کی کارتوں (سنازل نجوم جنکو دیکھ کر عرب
لوگ یہ کہتے تھے کہ اب پانی برسے گا) سے پانی چاہا
(اب ضرور پانی برسے گا) -

مَجَادِيهِ - جمع ہے مَجْدَحٌ کی - وہ ایک ایسی کاری
(منزل) ہے جسکو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا
نہیں کرتی ضرور اُس سے پانی برستا ہے (یہ تین
ستارے ہیں سہ شاخہ کھنچ کی طرح) بعضوں نے
کہا وہ دبران ہے (جو چاند کی ایک منزل ہے وہاں
پانچ ستارے اکٹھے ہیں) حضرت عمرؓ کا یہ مطلب
نہیں کہ معاذ اللہ ان منزلوں سے میں نے پانی چاہا
کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے انکا مطلب یہ
ہے کہ ہم لوگوں کا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ
میں گر کر انا یہ اُن ساری منزلوں کے برابر ہے جن کو
عرب لوگ پانی چاہا کرتے تھے -

جَدْحُ جَدْحٌ - کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا
پرندہ جو ٹڈی کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز
کرتا ہے - بعضوں نے کہا پیپا مصر کو کہتے ہیں
فَاَنْتَبَهْتَنِي جَدْحُ جَدْحٍ مُتَدَمِّينَ - ہم ایک گنہگار
ہوئے جس کو گرد لید اور گوبر کی بھری تھی - ابو عبیدہ نے

کہا صحیح علیٰ حیثیت ہے۔ بد کہتے ہیں اس کو سے کو
جو اپنے سبز تر و تازہ مقام پر واقع ہو۔

فِي الْجَدِّ جُدٌّ يَمُوتُ فِي الْوَضْوَاءِ قَالَ لِأَبِي سَلَمَةَ
يَهْ - اگر جد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ
قباحت نہیں (کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا)۔

جَدٌّ - کاشا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت،
تو نگر، عظمت، مال داری، دادا، نانا۔

جَدٌّ - ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ بزل
کی ضد ہے) کوشش کرنا، یقینی ہونا، انتہا درجے کا
ہونا، نہر کا کنارہ۔

جَدٌّ - کنارہ، سٹاپا، کنواں جو سبز تر و تازہ مقام
میں ہو، سمندر کا کنارہ۔

تَعَالَى جَدُّكَ - تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند
ہے۔

لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ - تیرے سامنے
تو نگر کی تو نگر کی کچھ کام نہ آئیگی (بلکہ نیک اعمال
کام آئیں گے) یا اسکا نصیب یا اسکا ادا کرنا کچھ کام
نہیں آئیگا۔ بعضوں نے بکسرہ جیم پڑھا ہے یعنی
کوشش کرنے والی کی کوشش کچھ کام نہ آئیگی۔

وَأَذِ الْأَعْيَابِ الْجِدَّ مَخْبُوسُونَ - کیا دیکھتا ہوں
دنیا میں جو تو نگر لوگ تھے وہ روک دئے گئے ہیں
(بہشت میں جانے سے)۔

وَأَعْيَابُ الْجِدِّ - نصیب والے و جاہت والے
بعضوں نے کہا حکومت والے۔

كَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَالْ
عَمْرَأَ جَدًّا فَيُنَا - جب کوئی شخص ہم میں سے
سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لیتا تو اسکو تفسیر
اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد کر لیتا تو اسکا درجہ

بڑا ہوتا (وہ عالم بنا جاتا)۔

إِذَا جَدًّا فِي الشَّفَةِ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ - آنحضرت
کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں کو ملا
کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو سفر
میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔

جَدًّا يَا جَدُّ يَا جَدُّ جَدًّا بِهِ الْأَمْرُ يَا جَدُّ يَا
الْأَمْرُ يَا جَدًّا فَيُنَا يَا جَدًّا فَيُنَا - ان سب کے
ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی اہتمام کیا۔

لَيْتُنِي أَنَّهُ هَدَى لِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيُرِيَنَّ اللَّهُ مَعَكُمْ
أُجْدًا يَا مَأْمَأُ جَدًّا يَا مَأْمَأُ جَدًّا - اگر اللہ تعالیٰ سے

مجھ کو آنحضرت کے ساتھ مشرکوں کے کسی جنگ
میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش
ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔

حَتَّى اسْتَدَّ النَّاسُ الْجِدًّا لَوْ كُنَّا بِرَجَبٍ كَيْفَ اسْتَشْرَفْنَا
كِرْنَا (سفر کرنا) سخت ہوا۔

هَذَا جَدُّ كَرْمٍ - (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحضرت
کو آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لوگو
تمہارا حاکم یا تمہارا نصیب یا تمہارا بزرگ یا تمہارا
نصیب آن پہنچا۔

كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي الْجِدِّ - کو فدویوں نے
دادا کے باب میں لکھا جب باپ نہ ہو تو اس
ترکے میں سے کیا ملیگا۔

نَهَى عَنْ جَدِّ إِدِ اللَّيْلِ - رات کو مجھ کو کھانا
آپ نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور غریب
آسکتے دن کو کھا میں تو کچھ انکو بھی ملجاتی ہے)۔

أَوْضَى بِجَادٍ مِائَةً وَسِتِّ مِائَةً لِأَنَّ شَعْبَةَ
بِجَادٍ مِائَةً وَسِتِّ مِائَةً لِلنَّبِيِّينَ - اشرفی
کے لئے اتنی درختوں کی وصیت کی جن میں سے

دس کھجور کاٹ جائے اور ایسی ہی پیشیں لوگوں کیڑے۔
 مَنْ رَبَطَ فَرْسًا فَلَهُ جَادٌ مِائَةٌ وَخَمْسِينَ وَسَنًا
 جو شخص چار کیلے کھجور تیار رکھے اُسکو ایک سو پچاس
 دس کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائینگے
 یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کو پاس
 کھجور سے بہت کم تھے۔
 رَأَيْتُ كُنْتُ فُخْلَتَاكَ جَادًا عِشْرِينَ - میں نے تجھ
 کو بیس دس کھجور کے کٹاؤ کے درخت دئے تھے۔
 یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے فرمایا۔
 فَخَلَيْتُ ابْنِي جَادًا عِشْرِينَ - میرے والد نے مجھ کو
 بیس دس کھجور کے کٹاؤ کے درخت دئے تھے۔
 (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما) حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا کو اتنے کھجور کے درخت دئے تھے مگر انکا قبضہ نہیں
 کرایا تھا تا مرض موت میں یہ فرمایا کہ اُن درختوں میں
 دوسرے داروں کا بھی حصہ ہے۔
 مِنْ كُلِّ جَادٍ عِشْرِينَ - ہر اتنے درختوں میں جن
 میں دس دس کھجور کاٹی جائے۔
 عَلَيَّ جَادٌ سَلَامَةٌ - سلامتی کے رستہ پر۔
 جَدًّا لَدَّ - اُس کیلے کاٹ دیا۔
 يُسَلِّفُنِي رَأَى الْجَدَّادِ - کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ
 تک مجھ کو قرض دے۔
 يَجْدُونَ - کاٹتے ہیں۔
 لَا يَأْخُذَاتُ أَحَدٌ نَفْسًا مَتَاعَ آخِيهِ لَا عِيَالًا إِذَا
 کوئی تم میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیزنگی
 ہنسی کے طور پر لے پھر سچ مچ اُسکو رکھ لے (یعنی جہ
 کے طور پر تو ہازل اور لاعب کے بعد وہ جاد ہوا)۔
 أَجْدًا كَمَا لَا تَقْضِيَانِ كَمَا كَمَا - کیا سچ کہتے ہو
 (یام کو قسم ہے) تم اپنا گرایہ نہیں دیتے کے۔

لَا يُخَمِّجِي بَجْدَاءَ - ایسی مادہ بکری قربانی نکرے
 جسکا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔
 کہتے ہیں بَجْدَاءُ الظَّرْحُ تَنْهَنُ سَوْكًا لِيَا -
 جَدًّا اء - وہ عورت جسکو پستان چھوٹی ہوں۔
 إِنَّهَا بَسْتَاءُ - وہ عورت چھوٹی پستان والی ہے
 جَدًّا ثَدْيَا أُمَّكَ - خدا کرے تیرے ماں کی پستان
 کاٹی جائیں۔
 كَانَ لَا يَبَالِي أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الْجَدِّادِ -
 ہموار زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے۔
 بعضوں نے جَدِّادُ کے معنی بار یک ریت کے
 کئے ہیں۔۔
 فَوَجَلَّ بِهِ فَرْسُهُ فِي جَدِّادٍ مِنَ الْأَمْهَانِ -
 عقبہ بن ابی معیط کا کھجور ایک ہموار زمین میں کھجور
 میں بھنس گیا۔
 كَانَ يَخْتَارُ الصَّدَاةَ عَلَى الْجَدِّادِ إِنْ قَدَّمَ عَلَيْهِ
 وہ نہر کے کنارے اگر ہو سکتا تو نماز پڑھنا پسند
 کرتے۔
 جَدًّا أَوْ جَدًّا - نہر یا سمندر کا کنارہ لو پورٹ بند
 ساحل)۔
 جَدًّا - ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے
 عام لوگ اُس کو جَدَّاہ بفتح جیم کہتے ہیں کس لئے
 کہ وہاں حضرت حوا کی قبر ہے جو سب لوگوں کی
 دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی اور
 مصنوعی ہے۔
 وَإِذَا اجْوَادًا مَهْمُجًا عَنْ يَمِينِي - بڑے بڑے
 کھلے راستے میری داہنی طرف میں جَدَّاہ جمع ہے
 جادہ کی۔ جادہ کہتے ہیں بیچ راستہ کو۔ بعضوں
 نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں وہ سب سے
 راستے جا کرتے ہیں۔

یہ آیت
 دس کھجور
 ابو بکر
 آجندہ
 سب کے
 اللہ
 اللہ تعالیٰ
 کے کسی
 کو شش
 دیکھ کر
 دس کھجور
 ماری
 رنگ
 کو فد
 ہو تو اس
 کھجور کا
 لیکن اور
 انی ہے
 نشتر
 اشرف
 جن میں

وَرَأَىٰ أَنَا بِجَوَادٍ - بیکام میں بڑے راستوں
میں تھا۔

مَا عَلَىٰ جَدِّ يَدِ الْأُمَمِينَ - روئے زمین پر جو ہے
یا نہیں ہے۔

جَدِّ يَدِ - موت کو بھی کہتے ہیں۔ اور بڑی نصیب
دالے کو، موتی گدی ہی (مادیان) کوئی چیز کو۔

كُلُّ جَدِّ يَدٍ لِّدِينٍ إِلَّا الْمَوْتَ - ہر نئی چیز مزید
ہے موت کے سوا۔

مترجم۔ کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنیکا
شوق ہے انکو موت بھی مزید معلوم ہوتی ہے کیونکہ
وہاں عالم آخرت کی باتیں کھلیں گی۔

لَوْ كَانَ أَحَدٌ كُفْرًا حَتَّىٰ يَدِينَهُ مَا رَضِيَ حَتَّىٰ
يُجِدَّكَ يَا بَجْدَةَ ۗ - اگر تم میں سے کسی کا مکان
جل جائے تو وہ اسوقت تک خوش نہیں ہوگا جب تک
اُسکو پھرنے سے نہ بنالے۔

أَجْدًا وَاجْوَدًا مِنْ عُمَرَ - عمر سے زیادہ صاحب
نصیب اور سخی۔

كَأَمْزَارِ الْحَيْدِ يَدِ عَلَى الطَّسْتِ الْجَدِّ يَدِ -
جیسے نئی طست پر لوبا پھراؤ۔

تَعَالَىٰ جَدُّ ۗ - اُسکا فیض بلند ہے یا اُس کی حکومت
عالی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ يَبْعَثُ عَلَىٰ سَائِرِ سَائِرِ
سَنَةِ مَنْ يُجَدِّدُ يَدَهُمَا - اللہ تعالیٰ ہر صدی
کے اخیر پر اس امت میں سے ایک شخص ایسا
پیدا کرے گا جو دین کو تازہ کر دیگا جو جو بدعتیں لوگوں
نے نکالی ہونگی اُنکو رد کرے گا، بیان کرے گا، سچا
سیدھا طریقہ سنت کا قائم کرے گا۔

(فَائِدَةٌ) - ہر فرقہ اپنے طریق کے علما اور مشائخ
کو اپنے اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے کہ درحقیقت اس نے
میں ہر صدی کے اخیر میں کس کس کی ذات مجدد ہوئی
ہے بظاہر جس عالم نے صدی کے اخیر میں قرآن
اور حدیث کی اشاعت کی ہو، بدعات کو مٹایا ہو،
وہی مجدد ہے۔ دوسری صدی کے اخیر پر امام شافعی
اور تیرھویں صدی کے اخیر پر نواب ابوالطیب
نور اللہ مرقدہ کی ذات معلوم ہوتی ہے اور بارہویں
صدی کے اخیر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب
کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ بختی
من یشار و بیدی الیہ من منیب۔ ہنسی تو ان کے
مولویوں پر آتی ہے چاہے قلم یا زبان سے اپنے
تئیں مجدد قرار دیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ہنسی
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے جنہوں نے
ماشا اللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی کو
مستند سے لی۔ جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ کہیں
کے طور پر حدیث و قرآن کے معنی کر لیتے ہیں۔ آپ
لکھتے ہیں کہ کس نے میرے سوا اس صدی یعنی جوڑ
صدی کے سر پر مجدد ہو نیکا دعویٰ کیا ہے سبحان اللہ
راس کے معنی اس حدیث میں شروع کے آپ کی
نے لیے ہیں مگر مجددیت تو آپ کی شان کا تنزل ہے
آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں، حارث ہوں،
حراثت ہوں، عیسیٰ ہوں، امام الزمان ہوں، شیل
عیسیٰ ہوں، عیسیٰ سے افضل ہوں، نبی ہوں، رسول
ہوں، محمد مصطفیٰ ہوں۔ (بروزی طور پر) مالک
کن نیکون ہوں (یعنی خدای ہوں یا شریک خدا
اعازنا اللہ من تلک الدعوی الکاذبۃ والافتراء
الفاسدۃ)۔

أَلْعَسِ اللَّهُ جَدُّو دَكُو - اللہ تعالیٰ تمہاری نصیب
خراب کرے۔

نہ اس وقت قرشی

جد مکہ - ایک شاخ ہے قبیلہ لم کی۔
مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ مِنْ جَادِ مَكَّةَ قَدْ عُرِفَتْ فِي
الْبَاهِلِيَّةِ لَهُ حَتَّى اسْتَلَمَهُ فِيهَا لِيَرِيهَا جِس
شخص کی کوئی بجز (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے
زمانہ میں اُس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ
زمین اُسی کی رہے گی۔

جادِ مَكَّةَ - از جاڑ ویران زمین اُس کی جمع جو اُس

ہے۔

جَدْعٌ - قید کرنا، ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کا ٹٹا بعضوں
نے کہا جَدْعٌ خاص ہے ناک کاٹنے کیلئے۔

جَدْعًا لَمْ - اُس کی ناک کے یا اُسکو بھلائی نہ ہو
(اس الفاظ سے عرب لوگ بد دعا کرتے ہیں)

ذَهَى أَنْ تَهْتَكِي بِجَدْعَاءَ - بھٹی یا کنگلی بگری کی
قربانی سے منع فرمایا۔

هَلْ تَجِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ - تم کوئی جانو
بھٹا یا کنگلا پیدا ہوتے دیکھتے ہو ر لگ اُس کو کنگلا

یا کنگلا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتداءً
آفرینش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے

لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اُسکو مشرک اور کافر
بنادیتے ہیں۔)

خَطَبَ عَلِيٌّ نَاقِيَةَ الْجَدْعَاءِ - آپ نے اپنی کنگلی
اور نٹی پر بیٹھ کر خطبہ سنایا۔ بعضوں نے کہا آپ کی

اور نٹی کنگلی نہ تھی بلکہ جد عار اُسکا نام تھا۔
اسْتَعْوَا وَاطِيعُوا وَإِنْ أَمَرَكُمْ عَلَى عَهْدِ

مُجَدَّعِ الْأَطْرَافِ حَبِشِيٌّ - تم حاکم کی بات سنو
اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تمہارا ایک

حبشی اعضا کٹا ہو غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام
وقت کی طرف سے وہ نائب ہو یا امام وقت اس کو

حاکم مقرر کرے تو اُسکی بھی اطاعت کرنا ضرور ہے ورنہ

امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے، اس حدیث
کا یہ مطلب نہیں ہو کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے

تو اُس کی اطاعت کر دو کیونکہ خلافت امامت سوا قرشی
کے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا قرشی

کے لئے خلافت کا خاص ہونا اُس وقت ہے جب غلام
اہل حل و عقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی

غیر قرشی بلکہ غلام نکلتا یا کنگلا بھی زور زبردستی اور
سے حاکم بن جائے تو اُس کی بھی اطاعت کرنا چاہئے

اُس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جیسا کہ
کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے اور

نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔
میں۔ کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے ورنہ امام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت بڑی کیسا تہ بغاوت ہو گی
حالانکہ یزید قرشی بھی تھا جو حرام ہے صحیح مذہب ہے

کہ خلافت اور امامت سوا قرشی کے لئے اور کسی
داسطے نہیں ہو سکتی اور اسپر صحابہ کا اجماع اور

غیر قرشی زور زبردستی سے خلیفہ بن جائے تو جیسا کہ
کوئی قرشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اُسکی اطاعت

چاہئے لیکن اگر کوئی قرشی خلافت کے لئے کھڑا
تو سب مسلمانوں کو قرشی کے جھنڈے کے تلے

غیر قرشی کو معزول کرنا چاہئے اسی طرح اگر قرشی
خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی

دے نماز ترک کر دے اُس کی حکومت سے دین
خلل آئیگا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے۔

رائے علماء اور فضلا سے مشورہ لینا چھوڑ دے
اُس سے لڑنا اور اُس کو معزول کرنا درست

باعث اجر اور ثواب ہے۔
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول تو یزید سے

بیعت ہی نہیں کی تھی ورنہ یزید سے استبداد برآ

سُوْرَةُ اَنْقَالٍ فِيْهَا جَدُّ ع - انفال کی سورت کا
کاٹنے والی ہے راس میں منافقوں اور مشرکوں کی
خوب مذمت (لیوڑی) کی ہے۔

جَدُّ ن - کاٹنا۔

جَدُّ يَف - ناشکری کرنا۔

لَا تَجِدُ نُوْرًا يَنْبَغِيْهِ اللهُ - اللہ کے نستر ہی ناشکری
نہ کر دیا انکو کم نہ سمجھو۔

شَرُّ الْخَيْدِ يَثُّ التَّجْدِيْ يَفُّ - اللہ جو دے اسکو
کم سمجھنا یا ناشکری کرنا سب میں بُری بات ہے۔

قَالَ مَا شَرَّ اِبْنِ هُرَّةٍ قَالَ الْجَدُّ ن - حضرت عمر

نے اُس سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں اُس نے کہا جو

پانی ڈھانک کر نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا

پھین۔ کوڑا کچرا جو پھینک دیا جاتا ہے۔ بعضوں

نے کہا جَدُّ ن ایک گھانس ہے یمن میں۔ جو کوئی

اُس کو کھالے اُس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی

جَدُّ ن کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں

رجَدُّ اَن - کشتی چلانے کی لکڑی۔

جَدُّ ن - قبر کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَدُّ ن۔

جَدُّ ل - مضبوط بنا، گرانا، ہرن کا بچہ، بال میں دانہ نکل

آنا۔

رَجْدِيْ يَلُّ - گرانا۔

مُجَادِلَةٌ - اور جَدُّ اَل - جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔

جَدِيْ يَلُّ - ہاگ یا رستی جو ادنٹ کے گلے میں ڈال

جاتی ہے۔

اَجْدَل - باز

جَدُّ وُل - باریک بنا ہوا۔

جَدُّ وُلُ الْخَلْقِ - جس کے اعضا متناسب اور

مضبوط ہوں۔

جَدُّ وُل - چھوٹی نہریا لکیر جو صفحہ ڈگر در کجاتی ہے۔

اختیار کیا تھا یعنی تخصی حکومت تیسرا اُس نے فسق و
فجور، شرب خمر، زنا وغیرہ اختیار کیا تھا، چوتھے ہوا

بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اوڑھا رہا تھا۔

پانچویں اُس نے خلافت معاہدہ جو اُس کے باپ کو

ساتھ ہوا تھا کیا سخت خلافت کا حق تلف کر کے خود

خلیفہ بن بیٹھا۔ چھٹے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

اُن کی بیوی سے سازش کر کے ناحق زہر دلوادیا

اس ڈر سے کہ معاویہ کے بعد از روئے معاہدہ خلا

اُن کی طرف جائیوالی تھی بھلا ایسا نالائق شخص کیسے

خلیفہ شرعی اور امیر المؤمنین ہو سکتا ہے اسی لئے

امام از روئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کیلئے

اُس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل

کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

باغی اور طاعنی قرار دیتا ہے اُسکا حشر بھی یزید ہی

کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن

آنحضرت کو اپنا منہ کیسے دکھلائیگا ہم تو محمد اور آل

محمد پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں اُنہی کے

غلاموں میں رکھے۔

جِنِّيْ يَبِيْئِيْ جَدُّ نَعَا - رجا بہتے ہیں، میرے باپ

کی لاش لائی گئی اُن کے اعضا کاٹ ڈالے گوتھے

(کانزوں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

يَا غُنْدَرُ فِ جَدِّ ع وَ سَمِيْب - اسے پاجی زہر تو

جاہلِ اِحْمَن (دو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے عبدالرحمن

سے کہا، اور گالی دی۔

مُجَادِلَةٌ - جھگڑانا، گالی گلج کرنا۔

اِذَا اُوْدِيَ جَدُّ نَعَا - جب پورا کاٹ ڈالے۔

اَلْاَجْدُنُّ ع شَيْطَانٌ - اجدع شیطان ہے۔

یہاں اجدع سے مراد یہ ہے کہ اُس کی حجت اور دلیل

میرٹ
جائے
نواز
شرعی
نظا
برکون
س اور
جائے
تک
ہو
اور
اور
ع
تو
ماعت
کے
ج
شرعی
سے
پور
درست
ل
تو
ستاد

شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس سے بہتر ہے
کہ علم کلام حاصل کرے۔ امام احمد فرماتے ہیں علماء
کلام بیدین اور زندیق ہیں۔

مستر رحمہ: کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا
کانی ہے کہ اس عالم کا کوئی پیدا کر نیوالا اور سنبھالنے والا
ہے وہی خدا ہے اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

ورنہ دونوں خدا بن جوتے۔ خدا تو وہ ہے جو سب کو
بلند اور سب کا خالق اور مالک ہو اس کا برابر والا
کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی نبوت عقل

اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں اب پیغمبر صاحب نے
جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں ان سب
کو آنکھ بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں

کیونکہ پیغمبر صاحب صادق اور مصدوق اور سب
سے زیادہ اللہ کے پیمانے والے تھے بس یہی طریقہ
اہل حدیث کا ہے اور یہی آسم ہے اب ہر بات میں

عقلی ڈھکوسلے نکالنا اور چون و چرا کرنا اپنے تئیں چاہ
ضلالت میں جمونکتا ہے اللہ محفوظ رکھے۔
عقل و حاجت چاہنا، مانگنا۔

جدوی۔ عطا۔
مائیجی۔ کچھ کام نہیں آتا، کچھ فائدہ نہیں دیتا۔
جادی۔ مانگنے والا، اور دینے والا۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا عَيْشًا عَدَدًا وَقَدْ اطْبَقْنَا
الشراب پر زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانی
والا برسا۔

جد العظيمة۔ عطا کا عام معینہ۔
لَيْسَ لَيْسِي غَيْرَ تَقْوَى جَدًا۔ سوا تقویٰ اور
پرہیزگاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے

نہیں رہتی ہر عطا میں ان کے تقویٰ اور خدا ترسی
مٹوتا ہے۔

وَقَدْ عَرَفْنَا أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ مَرَوَاتٍ مَسَالٌ
يُجَادُونَكَ عَلَيْهِ۔ مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا ہے
کہ مروان کے پاس کچھ مال نہیں ہے جو اس سے
مانگیں۔

جد الدهر۔ اخیر زمانہ تک جیسے ابد اللہ ہے۔
جدی۔ مانگنا۔ ایک سال سے کم کا بکرا۔ مادہ کو عنان
کہیں گے۔ (جد اور جد او اور جد یاں صحیح

ہے اسی طرح جد آیا۔ محیط میں ہے کہ جدی اور
جد آیا۔ فصیح نہیں۔
جداء پجدی و جد اية۔ بکر اور ہرنی لایا

عام لوگ کہتے ہیں۔
ارتی بجد انا و صغابینس۔ ہرنیاں اور گلگڑیاں
آپ کے پاس تحفہ لائی گئیں۔

رأيت يوم بدأ سُهَيْلُ بْنُ عَمِيْرٍ قَطَعَتْ
شاه فاشعبت جدية الدهر۔ (سعد بن ابی
وقاص رضے کہا) میں نے ہر کے دن سپیل بن عمرو

کو ایک تیر لگایا اس کی وہ رگ کاٹ دی جو سرین
سے لیکر ایڑی تک آتی ہے (عرن میں جس کو نسا
کہتے ہیں) ایک ہی ایک خون چھوٹ کر بہنے لگا۔ (جدیہ

پہلے بار کا خون جو زخم سے چھوٹ کر نکلے۔ محیط میں
ہے جدیہ بہنے والا خون۔ ایک روایت میں فاشعبت
ہے۔ ایک میں فاشعبت ہے۔)

مرحی طلحة يوم الجبل بسهجر فشد
فخذنا الى جدية التمرج۔ طلحہ بن عبید اللہ
کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا مردان نے مارا

تھا) اکی راں کو چھید کر زمین کے گدالے تک رجو
زمین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا۔
اتی بد اية سرجها نموم فترع الطعنة

يعني الميمنة فقيل الجد يات نموم

بنتغیر
حضرت
مالک
یونی خدا
یونہ کو
رعش
زعی
ہے
ہی ہے
لی تفسیر
اول
بلا
واہ خواہ
بلی
زان
مہرگی
ہے
لشہرا
میں رہیں
ہار کا
میں غا
ہے
ہی اس
سافنی

قَتَالَ إِثْمَانِيَّتِي عَنِ الصَّفْقَةِ - البراب انصاری
 کے پاس ایک جانور سراری کالا یا گیا اُسکا زین
 چیتے کی کھالوں کا تھا انہوں نے کیا کیا زین پوش
 اُتار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اندر جو گدیٹے ہیں وہ بھی
 چیتے کی کھالوں کے ہیں انہوں نے کہا صرت زین
 پوش کی مانفت ہے کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ
 وہ اوپر رہتا ہے گدیٹے اگر اُسکے ہوں تو تباہی میں
 وہ اندر ڈھنپے رہتے ہیں۔

صَبَّحَ الْجَدَى قَفَاكَ وَصَلِيَّةً - جدی تارے کو
 رُجُو قَطْبِ كَيْسٍ - اُسی سے قبلہ کی شناخت
 ہوتی ہے (اپنے بیچے کی اور ناز پڑھ (یہ حکم بدینہ
 والوں کیلئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے بعضیوں
 جُدَى تِی پڑھا ہے یہ تفسیر۔ کیونکہ جُدَى ایک
 بُرُج کا نام ہے۔

يَابُ الْجَيْرِ مَعَ الدَّالِ

جَدَى - کھینچنا، گذرنا، چوس لینا، دودھ چھوڑنا دودھ
 کم ہونا۔

جَدَى - کھجور کے گابھے۔ یہ جَدَى کی جمع ہے۔
 كَانَ رِيحُ الْجَدَى - آنحضرت م کھجور کے گابھے
 کو پسند کرتے تھے جس کو جُتار کہتے ہیں۔
 يَجْدُ لِسَانَهُ - وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے
 اُسکو نکال کر پھینک دینا چاہتے تھے۔

جَدَى وَبُ - وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت
 میں غرق ہو کر تن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سو
 غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے۔
 فَابْدَلْ - مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے
 حیدرآباد اور اکثر ممالک میں ہر قوت لوگ ہرزوہ
 اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری

پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پڑھیں۔

مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اُس کے پاس
 بیٹھے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے۔ بدن کو روک کر
 خوت آہی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کبھی قلب ذکر
 ہو جاتا ہے نماز کھڑی ہو تو سچے مجذوب ضرور جا
 میں شریک ہو جاتے ہیں گانچہ بھنگ، شراب وغیرہ
 مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں۔ جب سو جائیں تو ان
 کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے کبھی اللہ
 کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سارا لگ وہ درویش چوتھی
 الہی کے ساتھ ہر شدار ہو، شریعت پر قائم ہوتی
 کہ سنت اور سنج پر بھی مداومت کرتا ہوا ایسے
 درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے
 اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو کر
 پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی اُن پر پھر جذب کی حالت
 طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بیہوشی میں
 ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کی خلاف
 ہوتے ہیں پھر ہوش میں آکر اُس سے استغفار کرتے
 ہیں۔

إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَدَى بَيْتًا سُبْعُونَ الْكَلَى
 مَلَكَ - جب سورج نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے
 اُس کو گھسیٹتے ہیں۔

جُدَاب - ایک کھانا ہے جو شکر اور چاول اور
 سے پکتا ہے یعنی متجن۔ محیط میں ہے کہ جُدَاب
 ایک تنوری روٹی ہے جس پر گشت کی چربی چسبی
 ہے اُس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں
 جَدَى - جلدی کرنا، توڑنا، کاٹنا۔

جُدَى وَهْدٌ جَدَى - ان کا فزوں کو کاٹ ڈالو یا
 کاٹ ڈالو۔

فَخَرْتُ إِلَى الصَّبِيِّ فَكَسَرْتُهُ أَجْدَا إِذَا

بت پر لپکا اُس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جذ اذ - چورہ، ریزہ۔

اصول پید جذاذ۔ کیا میں کئے ہوئے ہاتھ سے
حلہ کروں (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مطلب یہ
ہے کہ جب تک لوگ میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے
مستعد نہ ہوں۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں اس کو
شروع میں یہ ہے فطرت ارتائے میں ان اصول
پید جذاذ ادا صبر علی ظلمۃ عیار میں یہ سوچنا شروع
کیا کر کے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تنہا) اپنے حلالہ شروع
کروں یا اندھا رندہ تاریکی پر صبر کروں۔)

انہ کان یا کل جذاذہ قبل ان تغدو فی
حاجتہ۔ وہ صبح کو کام کاج کیلئے نکلنے سے پیشتر
ستر کا گھونٹ پنی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

امرؤنا الیکالی ان یاخذ من مزودہ
جذاذہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نون بکالی سے کہا
میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستولا۔

ما آیت علیا یتنوب جذاذہ ایلین اظنر میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انظار کے وقت سترونی
رہے تھے۔

فلما حصر جذاذ النخل یا جذاذ النخل
یا جذاذ النخل یا جذاذ النخل۔ جب پھیر
کئے کا وقت آیا۔

جذاذ اللہ داہوہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے آخری
شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ
ہو جائیں) انکا پھلا شخص بھی باقی نہ رہے۔

علی عن الجذاذ اذ قربانی میں کئے جانور سے منع
فرمایا۔

جذاذ ان۔ ریزے۔

جذاذ ان۔ ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جذ۔ یعنی شئی ہے۔

عذو مجذوذ۔ جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہو۔
جذ۔ کاٹنا، جڑ۔

جذ ما اور جذ ما۔ دونوں جڑ کو کہتے ہیں۔ اور
علم حساب میں ہر عدد کے اُس عدد کو کہتے ہیں جس
کوئی نفس ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔
مثلاً سو کا جذ دس ہے اور چار کا دسولہ کا چار
راخیس الماء حتی یبلغ الجذ ما۔ زیر تو پانی
کو رز کے رہ یہاں تک کہ درخت خوب پانی پی لیں
یا پانی جڑ تک درختوں کے پہنچ جائے۔ ایک نیت
میں شئی یبلغ الجذ ما ہے دال مہلہ سے اُسکو معنی
اوپر گزر چکے ہیں۔

نزلت الامانة فی جذ ما قلوب الرجال۔
ایمانداری یا امانتداری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر
اُتری (یعنی فطرت سے اُن میں رکھی گئی)۔

سألتہ عن الجذ ما قال هو الشاذلون
الغابرا عن البناء حول الکعبۃ۔ میں نے
آپ سے پوچھا جذر کیا ہے فرمایا پاپے (بنیاد) کا
وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ حج المذبح
میں ہے کہ اُسکو تازیر بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ
کی ازار ہے۔

جذع۔ جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جذع۔ کھجور کا تنہ ڈالا۔

جذع۔ پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہوا درود
برس میں جو گائے بکری لگی ہو۔ اور چوتھے برس میں
جو گھوڑا لگا ہو۔ بعضوں نے کہا گائے تیسرے برس میں
لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہو گئی ہو۔ اندھری نے
کہا جذع بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے
کی۔ اور جذع نوجوان کو بھی کہتے ہیں۔

پاس
ذکر
عت
رجا
وغیرہ
نواں
اللہ
محب
محب
ایسے
نواں
رب
کی حالت
پوشی
لیخلاف
ستغفار
یون
ر
اول
جذ
ربی
نیاج
ط
جذاذ

يَا كَيْتِي فِيهَا جَدٌّ عَا - ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نوجوان ہوتا (جدنا حال ہے باضمار مستقر یا باضمار کان گرد و سرا قول ضعیف ہے)۔

صَحَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْجَدِّ عٍ مِنَ النَّسَائِ وَالثَّيْبِيِّ مِنَ السُّعْزِيِّ - ہم نے آنحضرت کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی رجو تیسرے میں لگی ہیں بکری قربانی کی۔

وَعِنْدِي جَدٌّ عٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحِيحٍ - میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسری میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (سورنی تازی ہے)۔

كَانَ جَدٌّ عٍ - ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر بیٹا کا دیکر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَدٌّ عٍ - چھوٹا کم سن۔

أَسْأَلُ أَبُوبَكْرٍ وَأَنَا جَدٌّ عَمَّةٍ - (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا) ابو بکر صدیق اس وقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا رنہا یہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جَدٌّ عٍ تھا مسم زائد ہے اور ہاڑ مبالغہ کے لئے جیسے عَلَامَةٌ فَهَامَةٌ وَغَيْرُهُ -

جَدٌّ عٍ - جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، کاٹنا بچد ان - کشتی کھینے کی لکڑی جیسے بچد ان ہو دال مہلہ سے۔

إِنَّ طَعَامَهَا الْبَرْمَةُ وَشَرَابُهَا الْجَدُّتُ أَنْ كَالْكَهَانِ بِسَيْدِهِ بَدِيَانٍ أَوْ رَأْسِ كَالْپَانِي بِحَيْثُ يَلْوُ پانی ڈھانکا جائے (یہ ایک لغت ہے جَدُّت میں چکا بیان اور پر گذر چکا)۔

جَدُّلٌ - خوش ہونا۔

جَدُّوْلٌ - کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔

جَدُّلٌ يَا جَدُّلٌ - درخت کی جڑناٹ یا وہ لکڑی جو ادنٹ کے کچانے کے لئے اُن کے تھان ٹکڑی کر دیتے ہیں۔ (جَدُّوْلٌ اُوسی کی تصغیر ہے۔ عیض میں ہے کہ جَدُّلٌ درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جسکی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں)۔

يُبْعِرُ أَحَدُكُمْ الْقَدَى فِي عَيْنَيْهِ وَلَا يُبْعِرُ الْجَدُّلُ فِي عَيْنَيْهِ - تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تھکے تو دیکھتا ہے رذری سی بات میں اُس کا عیب بیان کرتا ہے، اور اپنی آنکھ کا شہتر نہیں دیکھتا۔ (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہے)۔
ثُمَّ مَرَّتْ بِجَدُّلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ بِهَا زَيْفَانًا مِثْلَ مِخْرَجِ الْبَدَنِ - پھر وہ ادٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گزری اُس کی نیکیل اُس میں اٹک گئی (توڑک کر کھڑی ہوئی) إِنَّهُ أَشَاطِدُ مَجَزُوْرٍ بِجَدُّلٍ انہوں نے ایک ادنٹ کا خون لکڑی کو بہایا۔ (لکڑی سے اُس کو بھر کر دیا)۔

أَنَا جَدُّلٌ يُلْهَا السُّحْكُوكُ وَعَدَّ يَفْهًا لَمْ يَخْتَلِ (حباب بن مندر نے کہا جب خلافت کے اس مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑی ہوں جس سے کھجلی رخ کی جاتی ہے۔ (ادنٹ اُس سے کھجلی اپنی خارشت رخ کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگاتے ہیں وہ گے نہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صائب اور آدمی ہوں میری رائے لیکر لوگ کھجلی شکل کو درخت نہیں)۔

عَاَصُ عَلَى جَدُّلٍ شَجَرَةٍ - ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہوں۔

مَا تَعَطَّيْنَا الْجَدُّلَ - تم ہکو تھوڑا سا مال بھی نہیں

تجربہ اُس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون کی بیماریوں کو لوگوں نے اپنی گرد میں بٹھایا ہے نہلا یا ہے دھلایا اور اُن کے جنم کو ہاتھ لگایا ہے مگر اُن کو طاعون نہیں ہوا اور بہت سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علیحدہ رہتے تھے وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہی حق ہے۔

فِرَّ مِنَ الْمَجْدُ وَفِرَّ زَارِدًا مِنَ الْأَسَدِ - يَا هُرَيْبُ مِنَ الْمَجْدُ وَفِرَّ هَذْبَكَ مِنَ الْأَخْيِ
 جذامی سے ایسا بھاگ جیسے شیر یا اڑدے سے بھاگتے۔

وَكُنَّا كُنْدًا مَا لِي جَدِي يَمْتَنُ حَقْبَةً - اور ہم دونوں جذیرا برش بادشاہ کے دو رفیقوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (ان رفیقوں کا نام مالک اور عقیل تھا انکا قصہ مشہور ہے۔)

لَا تَدْبُرُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْدُ وَمِثْنُ يَأْتِي الْمَجْدُ مِثْنُ - جذامی لوگوں کی طرت نظرہ جاؤ۔
 راٹھو برابر دیکھ نہ جاؤ کیونکہ تمہارے دل میں نفرت پیدا ہوگی اور اُسکو سبج ہوگا۔

أَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْبَيْعِ وَلَا لِلنِّكَاحِ الْمَجْنُونَةُ وَالْمَجْدُ وَنَمَةٌ وَالْبُرْصَاءُ وَالْعُقْلَاءُ - چار قسم کی عورتیں ہیں نہ انہی بیچ جائز ہوگی نہ نکاح جائز ہوگا یعنی مشتری یا ناک اس قسم کے عورت کی بیچ یا نکاح نسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری جذامی تیسری کوڑھن چوتھی بند سودا خ والی (جس سے دخول نہ ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند میں بھی عورت ان عیبوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی جذام یا برص یا جنون یا نامردی یا آتشک یا سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح نسخ

کر دے گا۔)

فَعَلَا جَدًا مَحَارِطًا - (وہ اذان دینے کے لئے دیوانہ کی ایک قسم یا ایک ٹوٹے پر چڑھ گئے۔)

لَوْ يَكُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا لَدَلَهُ جَدٌ مِّنْ مَّكَّةَ
 یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کو کہنے والے مکہ میں نہ ہوں (وہ اُس کی جاندا اور عیال و اطفال کی محافظت کرتے ہیں ایک میں ہی تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا۔)

أَبِي بَيْتَمَرٍ مِّنْ تَمِيمِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ مَا هَذَا لَيْفَ الْجَدِ أَمْ فِي الْجَدِ أَمْ فِي
 آنحضرت م کے پاس یسامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے پوچھا یہ کھجور کیسی (اسکا نام کیا ہے) لوگوں نے عرض کیا جذامی آپ نے فرمایا یا اللہ جذامی میں برکت (جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرسبز رنگ کی ہوتی ہے۔)

وَقَدْ عَصَيْتُكَ بِرَجُلِي وَ لَوْ شِئْتُ وَعَزَيْتُكَ
 وَجَلَا لَكَ لَجَدٌ مُّثْنِي - میں نے اپنے پاؤں سے تیری نافرمانی کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لٹکا کر دے۔ (میرے پاؤں سے کر دے) (کاٹ دے)۔

جَدٌ - یا جَدٌ - مسیدھا کھڑا ہونا۔ یا پاؤں کی انگلی کے بل کھڑا ہونا۔ اجزاء کے معنی بھی یہی ہیں۔
 مَثَلُ الْمُتَأَفِّقِ كَالْمُتَأَمِّرَةِ الْمَجْنُونِ يَكْفِي سَائِلًا
 کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے (کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا۔)

جَدٌ وَه - انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں ایک ٹکڑا آگ ہو۔

فَجَدَّ أَعْلَى كَبْتِيَه - اپنے گھسٹوں کے بل سے
 دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ

جذ

جَدًّا مَنُحَرًّا وَ شَخْصَةً عَيْسَاءَ - میں عبد الملک
 ابن مردان کے پاس گیا اس کے ہاتھ کھینچ گئے تھے۔
 آنکھیں پتھرائی تھیں (مرنے کے قریب تھا)۔
 مَرَّ بِقَوْمٍ يُجَادُونَ حَجْرًا - کچھ لوگوں پر سے گذر
 جو پتھر اٹھا رہے تھے۔
 وَ هُمْ يَتَجَادُونَ مَهْرًا مَاءً - ایک بڑا پتھر زور
 آزمانے کے لئے، اٹھا رہے تھے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الرَّاءِ

جِرَاءُ يَا جِرَاءُ يَا جِرَاءُ يَا جِرَاءُ - سب کو
 سنی بہادری کے ہیں۔
 جَوْرِيٌّ - بہادر کرنا، کسی کام کرنے پر مستعد
 بنانا۔

يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ - انہوں
 نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد کر دے
 ایک روایت میں يُجَرِّبُهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں
 پر غضبناک کریں غصہ دلائیں۔

مَا الَّذِي جَرَّأْتَنَا عَلَى الدِّمَاءِ - ایک
 روایت میں مِمَّنِ الَّذِي ہے تو مِمَّنِ یعنی ماہے یا
 من سے طالب بن ابی بلنتہ مراد ہے تیرے صاحب
 کو خو خوار پر لوگوں کے قتل پر کس چیز نے آمانہ
 کیا۔

لَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَ جَبَّنَا - انہوں نے جرأت کی حد تک
 بیان کرنے میں، اور ہم لوگوں نے نامردی کی۔
 وَ تَوَمَّنْ جِرَاءً عَلَيْهِ - آپ کے قوم والے آپ پر
 شیر ہو گئے تھے آپ کا ڈر انکو نہیں رہا تھا۔ ایک روایت
 میں جِرَاءً عَلَيْهِ ہے یعنی آپ پر غضبناک تھے۔
 إِنَّكَ لَجَوْرِيٌّ - تم تو بہادر ہو یعنی آنحضرت سے
 فتنوں کے پونچھنے میں تم بہادر تھے۔ اس لئے اب

جی ان کے بیان کرنے میں بہادری کر دے کہ مقصود
 ان کی تعریف کرنا ہے یا ان پر انکار کرنا کہ تم حدیث
 بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو۔
 إِنَّكَ لَجَوْرِيٌّ - تو تو بہادر ہے کہ پروردگار کیساتھ
 شریک کرتا ہے پھر اسی سے پانی مانگتا ہے (یہ آپ نے
 ابوسفیان سے فرمایا)۔

مَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا سَأَمَةٌ - ایسی جرأت
 آنحضرت سے عرض کرنے کی کون کر سکتا ہے البتہ
 اُسارہ کر سکتے ہیں (جو آپ کے محبوب تھے)۔

لَا تَبْيِطُنِي بِجِرَاءٍ عَلَى مَتَابِينِكَ - مجھ کو اس طرح
 مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بڑھکے
 کیا کروں)۔

جَوْرِيٌّ - خارشتی ہرنا، خارشت، کھجلی، رنگ لگنا۔

جَوْرِيٌّ اور جَوْرِيَّةٌ - آزمانا۔

فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جُوبَانِهِ - میں نے اپنا ہاتھ آپ کی
 قمیص کے گریبان میں ڈالا۔

فَالسَّيْفُ فِي جُوبَانِهِ - اور تلوار اسے غلات میں
 تھی۔

كَمَا بَيْنَ جُوبَاءِ وَ أَذْهَانِ - حوض کوثر کے دونوں
 کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرنہ
 (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں) دونوں میں
 تین منزل کا فاصلہ ہے۔ مجمع الخوار میں بجائے جرباء
 کے جربئی لکھا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جربئی ایک دو منزل
 گاؤں ہے ملک مغرب میں۔

أَمْرِي أَنْ أَضَعَ عَلَى كَتِفِ جَوْرِيٍّ كَذَا - مجھ کو ہر چیز
 پر اتنا دہارہ لگا نیکا حکم دیا۔ اصل میں جربیب سینا
 کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی
 ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو جسکو ہندی
 میں بیگہ کہتے ہیں، اُس کی جمع الجربیہ اور جُوبَانُ

نور
 جس
 داو
 میں
 لدا
 جذا
 آب
 س
 برك
 رنگ
 و
 پنے
 مال
 سے
 باؤں
 ی
 جین
 ت
 جس
 سوں
 مردان

بعضوں نے کہا ہر ملک کی جریب جدا گاد ہے جیسے
 صاع اور رطل اور گزد وغیرہ کتاب المساحت میں ہے
 کہ چھ جوس کے عرض کو اٹکل اور چار اٹکل کو مٹھی اور چار
 مٹھی کو ہاتھ اور دس ہاتھ کو قصبہ اور دس قصبہ کو
 اشل۔ اور اشل کو اشل میں ضرب دیں تو حاصل
 ضرب جریب ہے۔ مح البحرین میں ہے کہ جریب کو
 پانچ کو تیز کہتے ہیں اور تیز کے پانچ کو عشر۔
 کنتل جو آپ۔ تلوار کے غلات کی طرح۔
 جراب۔ وہ چمٹے کا غلات جس میں تلوار نیام سمیت
 رکھی جاتی ہے اس کو جربان اور جربان اور جربان
 بھی کہتے ہیں۔

جواب۔ بالکسر توشہ دان، یا قبیلہ۔
 دَرْدَدًا جَوَابًا۔ ہم کو توشہ کیلئے ایک تھیلہ اور
 زیادہ دیا۔
 وَحَتَّىٰ نَوَالِ الْجُرُوبِ۔ ہم نے تھیلے بھر لئے جُزُبِ
 جمع ہے جراب کی۔ اسی طرح جُزُبِ اور اَجْرِبَةُ اَدَا
 جَرَابِ یہ سب جراب کی جمع ہیں۔
 كَا تَحْمَلُ الْجَمَلُ الْجُرُوبَ۔ وہ بت خانہ جملک ایسا ہو گیا
 جیسے فارشتی والا ارٹ ہوتا ہے (جس پر کالا رخن
 ملتے ہیں)۔
 دَرْعٌ مِّنْ جَوَابٍ۔ اُسکو کھلی کا کرتہ پہنایا جائیگا۔
 مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اُس کے کھلی کی
 بیماری لگادی جائیگی
 سَعَةُ الْجُرُوبَانِ وَنَبَاتُ الشَّعْرِ فِي الْأَنْفِ
 أَمَانٌ مِّنَ الْجُدَنِ أَيْ۔ کرتے کا گریبان کشادہ ہونا
 اور بالوں کا ناک میں اُلٹنا ہڈام سے بچاؤ ہے۔
 بَطْنٌ مَّجْرُوبٌ۔ یہ فتحہ راجنگ آزمودہ بہادر۔
 مَجْرُوبٌ۔ یہ کسرہ را آزمائے والا۔ اور شیطان کا
 لقب بھی ہے۔

جِرْيَتٌ۔ بام بھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے۔
 اِنَّهُ اَبَاحُ اَكْلِ الْجِرْيَتِ۔ بام بھلی کا کھانا اور
 رکھا۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اُس کو کھانا
 سے منع کرتے تھے۔

جُرُوشَةٌ۔ یا جُوْثُوْمٌ۔ جڑ۔ یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں
 پر جمع ہو جاتی ہے۔
 اَلْاَسَدُ جُوْثُوْمَةُ الْعَرَبِ فَمَنْ اَصْلُهُ شَمْلَةٌ
 فَلْيَا تَهْمٌ۔ اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے۔
 (سب طرف سے لوگ آکر اُس میں شامل ہو جاتے
 ہیں) پھر جسکو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ اگر اس میں
 شریک ہو جائے۔

تَيْمٌ تَيْمٌ بَرٌّ شَمْلَةٌ وَجُرُوشَةٌ تَيْمٌ تَيْمٌ قَبِيلَةٌ اَسَدٌ
 ہنجر اور اُسکی جڑ ہے۔
 مَنْ سَرَّكَ اَنْ يَّتَفَحَّمَ جَرَابِيْعَهُمْ جَهَنَّمَ فَلْيَقْرَبْ
 فِي الْجَبَلِ۔ جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں
 میں گھسے وہ دادا کے باب میں قطعی حکم دے کہ جراب
 علی کا قول ہے۔ مطلب آپکا یہ ہے کہ دادا کے باب
 میں کوئی صریح حکم قرآن اور حدیث میں نہیں ہے
 لئے اُسکا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے۔)

لَمَّا اَرَادَ بَنُو الرَّبِيعِ بِنَاءَ الْكَلْبَةِ كَانَتْ فِي
 الْمَسْجِدِ جَرَابِيْعٌ۔ جب عبد اللہ بن ربیع
 کعبہ کو رگرا کرنے سے سنانا چاہا اس وقت
 میں جا بجا ٹیلے بنے (یعنی اونچی ٹیکریں بن گئیں)۔
 وَقَادَ لَهَا التَّقَادُ مَجْرُوشًا۔ ایک روایت میں
 مَجْرُوشًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بھریاں اس
 میں (جو قحط کا سال تھا) اکھٹی ہو گئیں اسلئے کہ
 میں چارہ نہ تھا اگر چارہ ہوتا تو الگ الگ چرتی
 جُزُبِ۔ بقراری پریشانی، اضطراب ڈھیلا ہونا
 پتھولی زمین، بیچانچ راستہ۔

وَقِيلَتْ سَمْرًا وَنَهْرًا وَجَرِيْرًا - ان کے سردار مارا
گوا اور وہ پریشان ہو گئے۔ ایک روایت میں ق
جبر حواس یعنی زخمی ہو گئے۔ یہی روایت مشہور

جبر حواس سے نکلتی ہے۔
الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِثْمِ النَّهْبِ وَالْفَيْسَةِ
إِنَّمَا يَجْرِي فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ - جو شخص سوز
یا پانڈی کے برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں
دوزخ کی آگ غٹ غٹ کر کے اتارتا ہے، بعضوں
نے ناز جہنم پڑھا ہے تو سنی یہ ہو گا اس کی بیٹھی
دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَوْرَجَوْهُ فَوَضِعَ جَوْرَجًا - ادنٹ نے بڑ بڑ کر کے اپنی
گردن زمین پر رکھی (آنحضرت سے شکایت کی کہ
مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے
ہیں سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی
آپ سے زیادہ کرتے تھے)۔
يَأْتِي الْجُبَّ فَيَكْتُمُ مِنْهُ ثُمَّ يَجْرِي حَرْقًا إِثْمًا -
شکل کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکال کر کھڑے
کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔

قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُحَاوِرُونَ حَرْجًا حَرْجًا
کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ
علق کے نیچے نہیں اترنیکا دل پر اسکا کچھ اثر نہ ہو گا
صوت زبان سے الفاظ ٹھٹھکیں گے۔
جَوْرَجُورٌ وَجَوْرَجِيْرٌ - مشہور بھاجی ہے
(ساک)۔

حَتَّى يَنْبِتَ فِي قَعْرِهَا الْجَوْرَجِيْرُ - یہاں تک کہ
اس کی تہ میں جبریر (بھاجی) آگ آئے گی یعنی
دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی۔
أَلَيْسَ بَاءُ لَنَا وَالْجَوْرَجِيْرُ لِبَنِي أُمِيَّةَ - کاسنی

ہم لوگوں کے لئے ہر اور جبر چیز بنی امیہ کے لئے یعنی
بنی ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جبر چیز
(کو)۔

جَوْرَجَةٌ - پینا، کرانا، کھانا۔
ثُمَّ جَرَجِيْمٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ - پھر ایک کو دوسرے
پر گرا دیا۔

قَالَ طَالُوْتُ لِدَاوُدَ أَنْتَ رَجُلٌ جَوْرِيٌّ وَفِي
جِبَالِنَا هَذِهِ جَرَجِيْمَةٌ يَحْتَرِبُونَ النَّاسَ -
طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے
عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان
پہاڑوں میں کچھ چور (ٹھیکے) رہتے ہیں جو لوگوں کی
مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جواجمہ ایک
قوم ہے عم کے جزیرہ میں یا شام کے بعلی لوگ)۔

جَوْرَجٌ - زخمی کرنا، کمانا، جگلی دینا، عیب بیان کرنا، گواہ پر
سوالات کر کے اسکا چھوٹا زمانہ کسی پر اعتراض
کرنا، زخمی ہونا۔

جَوْرَجٌ وَجَوْرَجَةٌ - زخم، گوشت کا پیرنا۔
جَوْرَجِيٌّ وَجَوْرَجِيَّةٌ - زخم کی دوا کرنیوالا۔
الْعَجْمَاءُ جَوْرَجِيَّةٌ جَبَّارَةٌ - بے زبان جانور کسی کو
زخمی کرے تو اسکا تادان کوئی نہ دیگا۔

كَثُرَتْ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَأَمْسَتْ جَوْرَجِيَّةٌ - اب
حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (ان کی
اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ
صحیح حدیثیں ضعیف اور موضوع سے الگ ہو جائیں
وَعَظَمَتْكُمْ فَلَمْ تَزِدْ إِلَّا دَاغًا عَلَى السُّوءِ عَظْمًا إِلَّا
إِسْتَجْرَاحًا - (عبدالملک بن مروان نے کہا)
لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور
تمہاری حالت خراب ہو گئی (پہلے سے زیادہ عیب
ہو گئے)۔

مانا اور
کھانا
جبر
نہ
ہو جائے
کراسی
سے
دائے
نہیں
ہیں
یاں
ان
الگ
سیلا

یہ جَوَاحِحُ۔ اُس کو زخم تھا۔
 يُصَلُّونَ فِي جَوَاحِحِهِمْ۔ ہمیشہ سے صبح اپنے
 زخموں میں نماز پڑھتے رہے زخموں کی وجہ سے نماز
 کو ترک نہیں کیا۔ فتی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو
 میں۔ کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت
 نہیں۔ خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے۔
 فِيهَا الْجَوَاحِحُ وَالْأَسْنَانُ الْإِبِلُ۔ اس میں
 زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں
 کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے اُسکی بیان
 تھا۔

جَاحِحٌ۔ عضو۔ اُس کی جمع جَوَاحِحُ ہے۔
 مِنْ يَهْ قَرْحَةٌ أَوْ جَرْمٌ۔ جسکو پھوڑا یا زخم ہو۔
 جَرْدٌ۔ چھلکا اُتارنا، بال نکالنا، ننگا کرنا، دھنکنا، ہوتنا
 إِنَّهُ كَانَ أَوْسَى الْمَتَجَرِّدِ۔ آپ برسنگی کی حالت
 میں نورانی اور چمکدار تھے آپ کا جسم مبارک پر
 نور تھا۔ (محیط میں ہے کہ مُتَجَرِّدٌ بغتہ را مصدر
 میسی ہے یعنی برسنگی اور ننگا بن اور بکسرہ را جسم کو
 کہتے ہیں جَرْدٌ اور مُجَرِّدٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔
 كَانَ أَبْيَضَ الْمَتَجَرِّدِ۔ آپ کا پنڈا (جسم) سفید
 تھا۔

إِنَّهُ أَجْرَدٌ وَمَسْرُوبٌ۔ آپ کے بدن پر بال
 نہ تھے یعنی سارے بدن پر جیسے بعض آدمیوں
 کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا
 مگر سینہ سے زیر ناک تک بال تھے۔
 أَهْلُ الْجَنَّةِ جَرْدٌ مُرْدٌ۔ بہشتی لوگ بن بال
 کے بن ڈاڑھی موچھ کے ہوں گے۔
 إِنَّهُ أَخْرَجَ نَعْلَيْنِ جَرْدًا أَوْ يَنْ فَقَالَ هَاتَا
 كَعَلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
 اس رضے نے دو برائی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے

تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں اُس
 ص کی ہیں۔ (زہے قسمت اُن لوگوں کی جنہوں و اُن
 جوتیوں کی زیارت کی۔ اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سزاوار
 آنکھوں پر رکھیں یا اللہ بہشت میں تو بھی آپ کی گفتار
 برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزار در ہزار
 تصور سے بہتر ہے۔) ایک روایت میں جَرْدٌ
 ہے۔ شاید تے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جَرْدٌ
 خود مؤنث ہے اَجْرَدًا۔

كَلْبٌ أَجْرَدٌ فِيهِ وَمِثْلُ الشَّرَاحِ يُزْهِمُ۔ ایک
 وہ دل بے جوڑی خصلتوں سے جیسے حسد کی
 بغض، مکر و فریب سے خالی ہے اُس میں چلنے کی
 ایمان کا نور چمک رہا ہے۔
 تَجَرَّدُ وَإِلَّا الْحَبِّ وَالنَّوَى تَجَرَّدُوا۔ حاجیوں
 کی مشابہت کرو یعنی اُنکی سی وضع رکھو کہ تم
 احرام نہ باندھا ہو۔

تَجَرَّدُ بِإِلْحَاقِ۔ حج مفرد کی نیت کی رہتی ہے
 یا تمتع نہیں کیا۔
 تَجَرَّدُوا الْقُرْآنَ لِيُرْوِيهِ صَغِيرٌ كَمَا لَا يَكُونُ
 عِنْدَهُ كَيْفِيَّةٌ۔ قرآن کو علحدہ رکھو (اُس میں
 تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب اور نقطوں اور
 نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اُس کو خالی
 یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت
 دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو تاکہ تمہارا
 کسین بچے اُسکی پڑھائی میں بڑے ہوں اور بڑی
 والے اُس کی تلادت سے کنارہ کشی ہو۔
 حَتَّى يَكُونَ آخِرُهُمْ لِمَوْصَأٍ جَرْدًا يَنْ
 خارجوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائیگا
 کوننگا کریں گے (ان کے کپڑے لئے چھین لیں
 لَا جَرْدَ تَلَكُ كَمَا يُجَرَّدُ النَّبْتُ۔ رجحان

یہ ایک روایت میں لَا جَرْدَ تَلَكُ ہے یعنی میں تیرا سا مال اسباب چھین کر حج کو ننگا کر دوں گا ۱۲ منہ۔

مردود نے انس رضی سے کہا میں تجھ کو کھوڑ پھوڑ کی طرح ننگا کر دوں گا (تیری کھال نکال لی جاگیسے گوہ کو بھونڈو وقت اُسکا چمرا نکالنے ہیں)۔

جَارُودٌ - سخت قحط کا سال۔

جَارُودٌ يَهْ - ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے۔

وَهَاكَ سَرْحَةٌ سُرَّتْ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پینچروں کی آزل کاٹی گئی ہے نہ اُسکے پتے کبھی گریں نہ وہ میوے سو خالی ہوا۔ ایک روایت میں وَ لَوْ رَجُرْدٌ هِيَ يَبْرُوتُ الْأَرْضُ سے بکلا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے ننگا کر دیا اُسکا سبزہ سب کھا گئیں۔

السَّوْبِقُ جُرْدُ الْمِوَةِ وَالْبَلْعَمُ جُرْدُ السُّوْبِتِ اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے۔

لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَقَالِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا جُرْدٌ هَذِهِ الْقَطِيفَةُ - (ابو بکر صدیق رضی نے کہا) ہماری پاس مسلمانوں کو لک یعنی بیت المال میں کوئی چیز نہیں ہے بجز اس بھٹی پرانی چادر کے۔

جُرْدُ قَطِيفَةٍ - یعنی قَطِيفَةُ جُرْدٌ - پرانی چادر (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

كَانَ صَدَاقِي فَأَطَمَةَ جُرْدٌ بُرْدٌ خُطْبِيَّةٌ وَجُرْدٌ قَطِيفَةٌ إِجْرَادٌ حَمَلُهَا - حضرت فاطمہ کا مہر ایک مٹی چادر تھی پرانی۔ اور ایک دوسری پرانی چادر اس کا سرا جو نار پرانا ہو گیا تھا۔

أَنْتَ أُمَّتِي فِي الْمَنَامِ وَفِي يَدِهَا شَحْمَةٌ وَرُغِيٌّ وَفِيهَا جُرْدٌ يَدَاةٌ - ایک عورت نے حضرت عائشہ سے عرض کیا میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا اُس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اُس کے زنج پر (شمر سگاہ پر) ایک پرانا چیتھرا ہے۔

السُّبْقِيُّ جُرْدٌ يَدَاةٌ - میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی ہے۔

جُرْدَةٌ - ڈالی۔ اُس کی جمع جُرْدٌ ہے۔ كَتَبَ الْقُرْآنَ فِي جُرْدٍ - قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا (کیونکہ کاغذ اُس وقت کم ملتا تھا)۔

أَدْحَى بُرْدَةٌ أَنْ يُحْمَلَ فِي قَبْرِ جُرْدَةٍ - بریدہ نے یہ وصیت کی کہ انکی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا دیا جائے کیونکہ آنحضرت ص نے ایک قبر پر دو ڈالیاں لگا دی تھیں اور فرمایا تھا جب تک یہ نہ سوکھیں شاید اُن کے عذاب میں تخفیف ہو۔

تَوَاعَدْنَا جُرْدَةً - پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ڈالی لی۔

وَجُرْدٌ رِيحٌ أَيْمٌ - آپ نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اُتاری۔

لَا تَكُ جُرْدٌ مِنْ بِنَائِهِ - حضرت حمزہ کے کپڑے اُتار لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے اُن کو ننگا کر دیا تھا)۔

الْجَرَادُ مِنْ صَبِيءِ النَّبِيِّ - ٹڈی دریا کے شکار میں داخل ہے یعنی جیسے دریا کا شکار احرام دالے کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کے بغیر حلال ہے یا ٹڈی کی پیدائش پھلیوں سے ہوتی ہے۔

الْجَرَادُ نَذْرَةٌ حَوْبٍ - ٹڈی پھلی کی چھینک ہے۔ نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادُ - ہم آنحضرت ص کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے (اُسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے بھی ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ٹڈی نہیں کھاتے تھے)۔

سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا أَكَلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ - آپ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپ نے گوہ

آنحضرت ص
ما ذال
کی سرور
کی کفشت
سحر اور
جُرْدٌ
یونکہ
س۔ ایک
حسد
پہلے
ما
وگو
رہی
کے
قطر
س کو
رقت
تا کہ
ان اور
کشی
جُرْدٌ
رہ جا
تے چھین
ن۔ رحمان

یعنی گڑ پھول کے باب میں فرمایا دونوں جائز و حلال ہیں
 مگر حنیفہ نے ٹڈی کو درست رکھا ہے اور گڑ پھول کو حرام
 یا مکروہ کہا ہے ان کو خبر نہیں ہوئی کہ گڑ پھول تو عربوں
 کی عام غذا اعلیٰ چنانچہ فردوسی کہتا ہے
 ز شیر شتر خوردن دوسو ساری عرب را بجاؤر سیاست کار
 اور آنحضرت نے طبی لغت کی وجہ سے اسکو نہیں کھیا
 نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کو
 ساتھ آپ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو
 آپ کسی کو نہ کھانے دیتے۔
 نَحْرًا عَلَيَّكَ جِرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ - حضرت ابو بکر پر سونے
 کی ٹڈیاں گریں یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل
 پر گرسے۔

يُقَالُ لَهُ الْجِرَادَةُ - اس گھوڑے کا نام جرادہ
 تھا۔

كَتَبَ فِي الْجَرَادِ - حضرت عمر نے جرادہ دوشیز
 عمر (صحابی) کے باب میں لکھا یعنی ان کی گواہی و مقصد
 میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب
 پیا۔

جَلَدًا بِجَرِيدٍ تَابِنٍ مَخُورًا بِعَيْنٍ - دو ڈالیوں کو
 چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں دو دونوں کو ملا کر
 مارا تو اتنی ماریں ہو گئیں یا ہر ایک کو چالیس چالیس
 ماریں لگائیں۔

كَانَتْ فِيهَا آجَارُ امْسَلَتْ الْمَاءَ - کچھ زمینیں
 صاف پھر میں گھاس کے تھیں انہوں پانی کو روک
 رکھا۔

اِنَّكَ فِي اَرْضٍ جَرْدِيَّةٍ - تم ایسی زمین میں ہو
 جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)۔

فَوَيْسَتْ عَلَى جَرِيدِهَا مَثْبُةٌ - میں نے اسکو پیٹ
 کے بل پھینک مارا۔ چھٹا کر دیا۔

فَعَثَتْهُ الْجِرَادَاتَانِ - دونوں جرادوں نے اسکو
 گانا سنا یا یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش
 آواز اور گالے میں مشہور تھیں۔
 اَرْضٌ مَجْرُودَةٌ - خالی پتھر زمین جس پر روئیدگی
 نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اس کو کھالیا ہو۔
 جَرْدَلَةٌ - گرنے کے قریب ہونا۔

فِيْنَهُمُ الْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَجْرُدُ -
 ایک روایت میں فِيْنَهُمُ الْمُجْرُدُ - ہے یعنی
 ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا۔ ایک
 روایت میں فِيْنَهُمُ الْمُجْرُدُ ہے خالص مہاجر
 یعنی اس کے بدن کے ٹکڑے آنکھوں سے کٹ
 جائیں گے بعضوں نے الْمُجْرُدُ روایت کیا ہے
 زائے ہمہ اور نیم ہے۔ یہ وہ ہے۔

جَرْدٌ - موتر۔

جَرْدٌ - بڑا چوہا۔ اس کی جمع جَرْدَانٌ ہے یا جَرْدَانِ
 اور جَرْدَانٌ اور جَرَادِيْنٌ - ایک قسم کی گھوڑے
 اَرْضٌ جَرْدَةٌ - چوہے والی زمین۔

اَرْضُنَا كَثِيْرَةُ الْجَرْدَانِ - ہماری زمین میں
 چوہے بہت ہیں۔ (جاہظ نے کہا جَرْدٌ اور قَارِيْنٌ
 ایسا فرق ہے جیسے گائے اور بھیہنس میں۔

جَرٌّ - چلتے چلتے چرایا چلتے چلتے چرانا، زبکی کے دن بڑھانا
 تصور کرنا۔

جَرِيْرَةٌ - تصور

يَا مُحَمَّدُ بَعْدَ اَخَذِ تَبِيْ قَالَ بِجَرِيْرَةٍ خَلْفًا لِيَا
 اے محمد تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے
 فرمایا تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں رہے
 شخص بنی عقیل میں سے تھا جو ثقیف کے حلیف
 ثقیف نے آنحضرت سے بد عہدی کی اور مسلمانوں
 کو قید کر لیا آخر یہ شخص ان کے فدے میں دیا گیا۔

کا
-
م
کی
ط
ز
ال
کو
تھا
الز
آدا
جا
آج
اس
بعض

کی اجرت میں سے اس نے ایک صاع خیرات کر دیا
 هَلْفُ جَزَاءٍ۔ اسی طرح چلے آؤ۔ یا اسی طرح کھینچے آؤ
 یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے
 رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجُوْتِيْ عِبَاءَةً وَّ عَلٰی مَجْرَدِ
 بَيْتِيْ سِدْرًا۔ میں نے اپنی کوٹھری کو دروازے
 پر ایک گلی لگائی اور چھتے پر ایک پردہ لٹکایا۔

الْحَجْرَةُ بِبَابِ السَّمَاءِ۔ مجھ وہ سفیدی جو آسمان
 پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشان) آسمان کا دروازہ
 ہے۔

خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِهِ وَهِيَ تَقْضَعُ حُجْرَتَهُ كَمَا رَجَرَهُ
 بِالْكَسْرِ جَانِبًا كَالْمَعْدَةِ۔ بعضوں نے کہا معدے میں سو
 جو غذا جانور نکالتا ہے پھر سبز میں لاکر اسکو چباتا
 ہے۔ یعنی جگالی، آنحضرت نے اپنی ادنیٰ پر سوار
 ہو کر خطبہ سنا یا وہ زرد سے جگالی کر رہی تھی۔

اجْتَرَتْ جگالی کی۔
 فَضَرَبَ ظَهْرَ الشَّيْءِ فَاجْتَرَتْ وَذَرَّتْ۔ آنحضرت
 نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی و دودھ دینے
 لگی۔

لَا يُصْنَعُ هَذَا إِلَّا مُرَادًا لِمَنْ لَا يَخْتِنُ عَلٰی
 حَجْرَتِهِ۔ یہ خلافت اور حکومت اسی کو سزا دہو
 جو اپنی رعیت پر غصہ کرے (ملکہ بردبارِ حلیمِ رحیم
 دل ہو)۔

اِنَّ حَادِجًا جَاءَهَا بِأَرْبَعَةِ حَادٍ كَمَا جُوْرِيْ
 کچھ سنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم درم چیزوں پر
 نہی عن نَبِيْذِ الْجَزَائِرِ۔ ٹھلیوں کے نیند سے آؤ
 منع فرمایا۔

حَجْرَةُ مَشِيٍّ كِي تَحْلِيَا۔ جُزْءٌ اَوْ جَزْءٌ اَوْ بَرٌّ اَوْ اَسِيٌّ كِي حَبْحَبِ
 یہاں نہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنوں ہوں کیونکہ ان

میں جو نیند رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ
 پیدا کرتا ہے۔

عَطَوُا الْجَزَائِرَ۔ گھروں کو ڈھانپ دو۔
 اِنَّ لِيْ جَزَعَةً فِيْ بَجْرَةٍ۔ گھروں میں میرا ایک گھرا ہو۔
 مَا آتَيْتُكَ يَوْمَ اُحُدٍ عِنْدَ بَجْرَةِ الْجَبَلِ۔ میں زاپ
 کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا رہتی تھی
 میں۔

سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الْجَبْرِتِيْ۔ بامِ مَجْمَلِيْ كَمَا نَاكِيْسَا
 اُن سے پوچھا گیا جسکو جَبْرِتِيْ بھی کہتے ہیں یعنی بامِ
 ماہی را سپر چھلکے نہیں ہوتا یہ امانیہ کے نزدیک حلال
 نہیں۔ جہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ يَنْهَى عَنِ اَكْلِ الْجَبْرِتِيْ وَالْجَبْرِتِيَّةِ
 حضرت علی رضی بامِ مَجْمَلِيْ کے کھانے سے منع کرتے تھے
 کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے گر یہ مانع
 کراہت تیز ہی کے ہوگی اسلئے کہ قرآن میں اُحِلَّ لَكُمْ
 صَيْدُ الْبَحْرِ ہے۔ دریا کے ہر جانور کو حلال کرنا ہے
 اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)

دَخَلَتِ النَّازِلَةَ مِنْ جَزْءِ اِهْرَاقٍ۔ ایک عورت بتی کی
 وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فَاَنْتَبَ اَتْرُكْهَا مِنْ جَزْءِ اَيٍّ۔ اُس نے میری دھڑکی
 اُس کو چھوڑ دیا۔ بعضوں نے بن جَزْءِ اَيٍّ کی جگہ جَزْءِ
 روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے بن جَزْءِ اَيٍّ کی۔

قَتَلَ بَجْرِيَّةً نَفْسَهُ فَقَتِلَ۔ خود قصور کیا اور
 کو ناحق قتل کیا اُس کے قصاص میں قتل کیا گیا۔
 خَرَجَ غَضْبَانَ يَجْزُرُ اَذَانَهُ۔ غصے میں نکلے
 گھسنے ہوئے رپوری طرح اور ڈھا بھی نہیں کیونکہ
 کی جلدی تھی۔

اَلْقَتْلُ قَدًا اسْتَجْرَ۔ کشت و خون بہت سخت ہو گیا
 ضَمَانُ الْجَبْرِتِيَّةِ۔ قصور کا تاوان یہ اسپر واجب

گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں۔ ایک روایت میں
الْجُرْعَةُ هِيَ بَعْدَ جِمِّهِ۔

قِيلَ لَكُنِّي يَوْمَ حَارِثَةَ تَجَرَّعَ فَقَالَ إِنَّمَا تَجَرَّعْتُ
أَهْلُ النَّارِ۔ امام حسن سے کہا گیا گرمی کے دنوں
میں تجرع کر دو (گھونٹ گھونٹ بیو) انہوں نے کہا
تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے انہوں نے اس آیت
کی طرف اشارہ کیا۔ تجرعہ دلا یا کد سینہ۔

فَأَقْلَتُ مِنْهُ بِجُرْعَةِ النَّاقِ۔ میں ہلاکت کے
قریب پہنچ کر نکلا۔

جُرْعَةٌ۔ (تصغیر ہے جُرْعَةُ کی نہا یہ میں ہے) یعنی
آخری سانس جسکے بعد موت ہوتی ہے (دم دلہا پس)
ذَكَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ بِالْجُرْعَةِ۔ (عباس بن مرداس
کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں پھیرے گھوڑوں
پر سوار ہو کر۔

أَجْرَعُ۔ کھلا ہوا میدان دشوار گزار۔
بَيْنَ مَلْئِكَيْ جُرْعَانَ۔ رستی کے ٹیلوں میں یاد شواہد
میدانوں میں۔ (یہ جرعہ کی جمع ہے)۔

جُرْعَةٌ اور جُرْعَاءُ۔ صاف اچھی ریتی کا میدان یا
دشوار گزار زمین یا ٹیلہ جس کے ایک طرف ریت اور
ایک طرف پتھر۔

جُمْتُ يَوْمَ الْجُرْعَةِ۔ میں جرعہ کے دن آیا۔ یہ
جرعہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب وہاں لڑنے

ہوا تھا حضرت عثمان کی خلافت میں انہوں نے سعید بن
عاص کو وہاں کا حاکم کر کے بھیجا لیکن کوفہ والے اس پر
راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ دلہا پس
کر دیا ابو موسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنا لیا، اور حضرت
عثمان کو اطلاع دی انہوں نے منظور کر لیا۔

نُذِي مَبْنِيَّيْمُ۔ وہ ادنیٰ بن جن میں دودھ کم رہا
گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں۔

مَا هَجَمْنَا۔ اگر میں جنگلی بکریوں کو اُس کے دلوں
کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی اُن کو
نہ چھوڑوں کیونکہ آنحضرت نے وہاں کا شکار دیکھا
کیا ہے ایک روایت میں جُرْعُوسُ ہے سین مہلہ سے
ایک میں نخروش ہے۔

جُرْعُوش۔ سین کا ایک پرگنہ ہے۔

جُرْعُوش۔ ایک شہر ہے شام میں۔

أَذَاهُ بِجُرْعِينَ مِنَ اللَّيْلِ۔ اخیرات میں اُس کے
پاس آیا۔

مِنْهُ جُرْعُوشُ۔ چونک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جُرْعُوشُ۔ گلا گھونٹنا۔

جُرْعُوشُ۔ غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نکلنا
جان کا حلق تک آجانا، اُچھو ہونا۔

حَالُ الْجُرْعِيِّضِ دُونَ الْقُرْعِيِّضِ۔ شرگونی کو
غم اور غصہ نے روک دیا۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

أَلْوَالُ الْمُضْضِ وَغَضُّ الْجُرْعِضِ۔ درد کا رنج
اور حلق میں اسٹیکے کی تکلیفیں۔

هَلْ يَنْتَظِرُ أَهْلُ بَعْضِ أَصْنَةِ الشَّبَابِ الْأَعْلَزِ
الْقَالِقِ وَغَضُّ الْجُرْعِضِ۔ یہ جوانی کی نزاکت
دالے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ
پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے)
کی تکلیف آن پہنچے۔

جُرْعُوشُ۔ یا جُرْعُوشُ پانی کا نکلنا۔

جُرْعُوشُ۔ نکلوانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔

جُرْعَةُ غَضِّ الْغَيْظِ۔ اُسکو غصہ کے گھونٹ
پلائے۔

جُرْعَةُ۔ ایک گھونٹ۔

جُرْعَةُ۔ ایک باریانی پینا۔

مَا يَهْ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ۔ اُس کو اس

لَوْ بَيْنَ مِنَ الدُّنْيَا الْأَجْرَةَ - دنیا میں سے بس
ایک گھونٹ باقی ہے رہا سارا زمانہ گزر گیا۔
مسترحجم - کہتا ہے چودہ برس کے قریب گزرتے
مگر سنوڑیہ گھونٹ تمام نہیں ہو جب ایک گھونٹ کا
زمانہ اس قدر طویل ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ
کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں
برس کا ہو گا۔

جَوْرٌ - سب لے لینا، صاف کرنا۔

سَيِّئٌ جَوْرًا - وہ بھی جو سب بہا لے جائے کچھ نہ
بھوڑے۔

جَارِيَةٌ - مرگ عام، منحوس بلا آفت۔

جَوْرٌ اور جَوْرٌ - کٹار، کڑاڑہ، عدی کا کنارہ جو
ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے۔

جَوْرَةٌ - پھاوڑا۔

إِنَّهُ كَانَ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجَوْرِ - ابو بکر
صدیقؓ لوگوں کا مال جرن میں پوچھا کرتے یا جرن
میں بن مانگے اور بن پوچھے ان کو دیتے۔

جَوْرٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

طَاعُونَ جَارِيَةٌ - طاعون تباہ کر دیتے دالارہ
عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا۔

لَيْسَ بِلَايِنٍ أَدَمًا وَلَا بَيْتًا يَكْتُمُ ذُنُوبَ تَوَارِيثِهِ
ذَوْرٌ الْخَيْرِ - آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھی

جو اسکو چھپائے۔ (سردی گرمی بارش سے بچائے)
اور کپڑا جو اسکا ستر ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکڑے

برس اس قدر کافی ہے۔ اور باقی سب فضولیات
ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل جائیں

تو خدا کا شکر بجالائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی
دنیا دار کی خوشامد کرے۔

جَوْرٌ (جمع ہے جزوفہ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا۔

جَوْرٌ تَهْرٌ - ندی کا کڑاڑہ۔

عَلَى جَوْرٍ جَهْتَمٌ - دوزخ کے کٹار پر۔

جَوْرٌ الدَّهْرِ مَا لَمْ يَزَلْ - زمانہ نے اس کا مال تباہ
کر دیا۔

جَوْرٌ - کاشا، برا بھلا کرتنا۔

جَوْرٌ - جسم رنگ، آواز، خلق۔

جَوْرٌ اور جَوْرٌ اور جَوْرٌ - گناہ، قصور۔

لَا جَوْرَ - ضرور۔

جَوْرٌ - گنہگار۔

أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ جَوْرًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ

لَمْ يُجِبْهُ فَخَوَّرَهُ مِنْ أَجْلِ مَنْسَأَلْتِهِ - سب

سے بڑا قصور دار مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک

چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ

سے حرام ہو جائے رگڑا اس نے پوچھ کر مسلمانوں کو

نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی اسی

کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپ کی

وفات پر وہی موقوف ہو گئی، کسی حلال چیز کو حرام

ہو نیکادو نہیں رہا۔

يُرِيدُ جَوْرًا ذَلِكَ الْقَرْنِ - آپ کا مطلب یہ تھا

کہ یہ قرن گذر جائیگا۔ ایک روایت میں جَوْرٌ ہے

خالے سے معنی وہی ہے۔

لَا جَوْرَ لَأَفْلَحَ حَدًّا هَذَا - میں ضرور اس کی دھار

گند کر دوں گا۔

اتَّقُوا الصُّبْحَةَ فَإِنَّهَا مَجْفُوعَةٌ مَلْتَقَةٌ لِلْجَوْرِ -

صبح کے سونے سے بچو اس سے شہوت بکھ جاتی ہے۔

جسم میں عفونت پیدا ہوتی ہے۔

كَانَ حَسَنَ الْجَوْرِ - اس کا جسم خوبصورت تھا یا

خوش آواز تھا۔

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْحَدَّاقَ مِنَ الْجَوْرِ يَمُوتُ وَالنَّاسُ

مِنَ النَّوْثِيَّةِ - قسم ہے اُس خدا کی جس نے کھجور کا درخت ایک ٹھٹھی سے نکالا اور پھر سے آگ نکالی۔
 مَنْ أُجْرَهُ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ - جس نے حضرت محمد کی آل کا قصور کیا۔ اُنکا حق تلف کیا۔

بَنِي جُزْمٍ - ایک قبیلہ ہے۔

جُزْمٌ مَزَّةٌ - سٹ جانا، اکٹھا ہونا، لوٹنا، بھاگنا۔

جُزْمُؤُنَا - ہاتھ پاؤں جوڑنا، بھیڑنا۔ اسکی جسج جُزْأِ مِيزَةٍ -

إِنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ جُزْأِ مِيزَةٍ وَيَتَّبِعُ عَلَى الْقَرِينِ حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر کود جاتے دسجان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے کی حالت میں اور سپاہ گری آپ کی۔ نالائق اولاد ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے ملک دمال کیا اتنا وہ بھی کھو دیا۔ اپنی ذات سے تو پیدا کرنا کجا

لَوْ جَمَعْتُ جُزْأِ مِيزَةٍ فَوَثَبْتُ - کاش تو اپنا ہاتھ پاؤں جوڑ کر کود جاتا۔

جُزْمُؤُنَا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - ابن عباسؓ کا عسلا م (عکرم) بھاگ نکلا، ہٹ گیا۔ ریح فتویٰ مدد سکا یہ شبہی کا قول ہے۔

أَقْبَلْتُ مَجْرَمًا مَزَا حَتَّى أَقْعَبْتِ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحَسَنِ - میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹ ہوئے آیا اور امام حسن بصری کے ساتھ بیٹھ گیا۔ (مَجْرَمًا اصل میں جُزْمًا تھا) جُزْمًا مَزَا سے لون کو سیم سے بد لکسیم کو سیم میں ادغام دیدیا۔

رَبُّنَا جُزْمُؤُنَا - حضرت زبیر کا قاتل ہے کبخت نے جب آپ سر ہے تھے آپ کا کلا کاٹ لیا۔

جُزْمٌ - پیسنا۔

جُزْمٌ - عادت کر لینا۔

رَجْرَانٌ - غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا

إِنَّ نَاتِقَهُ تَلَخَّاحَتْ عِنْدَ بَيْتِ أَبِي أَيُّوبَ وَ أَرَزَمَتْ وَ وَضَعَتْ جُزْأِ مِيزَةٍ - آنحضرتؐ کی اونٹنی (جب آپ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے) ابوابہ انصاری کے گھوڑا لگی اور آواز کرنے لگی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سر سے لیکر نحر کے مقام تک یعنی منج سے نحر تک)۔

حَتَّى صَرَبَ الْحَقُّ بِجُزْمِ أَيْدِيهِ - یہاں تک کہ حق نے اپنی گردن رکھ دی (یعنی دین حق قائم اور پانڈا ہو گیا) دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اونٹ جب کہیں ٹھہر جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کر دیتا ہے۔

لَا قَطْعَ فِي شَيْءٍ حَتَّى يُؤَدِّيَهُ الْعَجْرَيْنِ - پھلی اور سیوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک وہ کھلیاں (کھلے) میں رکاٹ کر نہ رکھا جائے۔ اگر گردن پر لگا ہوا سیوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لیجائے تو اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم سمجھے دے سکتا ہے۔

عَجْرَيْنِ - کھلیان اُس کی جمع جُزْمٌ ہے۔

إِنَّهُ كَانَ لَمْ جُزْمٌ مِمَّنْ تَمَّ - اُن کے لئے کئی کھلیان تھے کھجور کے۔

كَأَنَّهُ اشْتَرَطُونَ قِتَامَةَ الْعَجْرَيْنِ - وہ شرط لگاتے تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے سے ہوتا ہے) ہم لیں گے۔

فَوَضَعَا جُزْمَهُمَا عَلَى الْأَرْضِ - دونوں اونٹوں نے اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں (جران کی بھی جسج جُزْمٌ آتی ہے)۔

فَإِذَا ضَمَّتْ الْعَجْرَيْنِ - جب کھلیان نے اُس کو اکٹھا کر لیا، جوڑ لیا ملا لیا۔

فَدَلَّكَتْ بِجَزَائِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْتَعِبُ - اس نے اپنی گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔

بجڑو - ایک قبیلہ ہے میں میں حضرت اسماعیل کی شادی اسی قبیلہ میں ہوئی تھی۔

بجڑو - بحركات ثلثہ جیم، چھوٹی چیز انار ہو یا خر بوزہ یا لکڑی اُس کی جمع اجڑو جو اصل میں اجڑو تھا اور اجڑو اور اجڑاء ہے۔

أَنْتِ بِقِنَاعِ جِرْدٍ - آنحضرت کے پاس ایک طبق لکڑی یا انار کا لایا گیا۔

أَهْدِي لَكَ أَجْرًا عَثْبًا - آپ کو لکڑیاں تحفہ دی گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔

وَقَعْتُ فِي نَفْسِهِ جِرْدًا كَلْبًا - آپ کے دل میں کتے کے بے کا خیال آیا۔

جُرِّي - یا جَرِيَانٌ یا جِرْدِيَّةٌ - بہنا، گذرنا، واقع ہونا۔ تَجْرِيَّةٌ - وکیل بنا کر بھیجنا۔

إِجْرَاءٌ - بہانا، جاری کرنا، نافذ کرنا۔ مَجَازَاةٌ - گفتگو کرنا، کسی کے ساتھ موافقت کرنا دشمن کی بعضی باتیں مان لینا کہ آئندہ اُس کی غلطی ظاہر ہو۔

فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا - انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔ قَوْلُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا تَسْتَعِزُّ بِتَكْوِينِ الشَّيْطَانِ - تم جو کہو ہو وہ کہو ایسا نہ کہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ، یا جرأت دلاؤ، شیطان تم کو دیریں تعریف کرتے کرتے، مجھکو حد سے بڑھا دو بندے کو خدا کی طرح کر دے جیسے بعضے سولو دے تمنا نہ نعتیہ میں آنحضرت کی تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے پروردگار کی شان میں بے ادبی ہو جاتی ہے۔

إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جب آدمی مر جاتا ہے تو اُس کا نامہ اعمال بند ہو جاتا ہے

اُس پر مہر کر دیا جاتا ہے، اب اگر کوئی نیک عمل بخیر میں کرے تو اُس کا ثواب نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتا فرشتے بند کر دیتے ہیں، مگر تین باتوں کا ثواب مرتے کے بعد بھی نامہ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے ایک اُن میں حدیثہ جاریہ ہے۔

دوسری ایسا وقت جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دین کا مدرسہ بنایا جائے مسجد یا پل یا مسکن یا خانہ بنا جائے کنواں بنا جائے دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ یا طبع کر جائے، بعضے اہل حدیث نے اس حدیث کو یہ دلیل لی ہے کہ اسوات سے دعا کا سوال کرنا جائز نہیں رہتی یہ کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کی جائے کہ آپ تم کو فرزند دو یا روپیہ دو یا دولت دو یا عمر دراز کر دو یا بیماری سے چنگا کر دو یہ تو شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے کیونکہ اُن کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ اُن کی غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے اُن کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔

اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد اُن کا کوئی عمل نامہ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے احادیث صحیحہ میں انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکنا تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا انا اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس خلیفہ کا علاج کرو جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے، یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

مارا گیا۔

الَّذِينَ زَانُوا جَارِيَةً - معاشیں برابر مل رہی ہیں۔
مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ - جو شخص علم
اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے
ان سے ہمسری اور برابری جتنے بخت اور گفتگو کرے
تا کہ لوگوں میں اپنی فوقیت ظاہر ہو۔

تَجَارِي بِهِمُ الْإِهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ
بِعَتَا حَبِيبِهِ - خواہشیں اور آرزوئیں ان میں ایسی
پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری میں پھیل جاتی ہے
رکب وہ بیماری ہے جو دیوانے کے کوہ جاتی ہے جس
کو کاٹ کھائے اُس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر
وہ جس کو کاٹے اُس کو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی
جاتی ہے اُس کا زہر سارے بدن میں فوراً سراپت کر دیتا
ہے اللہ محفوظ رکھے۔

إِذَا اجْرَيْتَ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ اجْرَأَ عَنكَ - پشاب
کے بعد جب تو ذکر پر پانی بھادے بس یہ کافی ہو دیتا
کہ ذکر کا پورنا یا سونتا یا ڈھیلا سکھاتے پھر ناپا نجاس
ہاتھ میں لئے لئے ادھر ادھر ٹھہلنا کھنکھارنا تے اور
ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں، بعضوں نے کہا
استبراہن ہے تاکہ جو قطرہ ذکر میں زہ گیا ہو وہ نکل
جائے۔

أَمْسَكَ اللَّهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ - اللہ نے پانی کا بہنا روک
دیا۔

وَعَالَ قَلْبُهُ نَكْمًا يَا الْجَرِيَةَ وَجَرِيَتِ الْإِقْلَامُ
مَعَ جَرِيَةِ الْمَاءِ - حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی
پر غالب آیا گھڑا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ
میں بہ گئے۔

كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَاجُجَارِي - اُس کے بعد پھر کوئی
گھوڑا دوڑ میں اُس کا مقابلہ نہ کر سکتا۔

الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّوَابِّ
شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں رینگتا ہے
کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف
ہے اُس کا رینگنا اور رگوں میں سما جانا عقل کی نخلات
نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتا
ہے اور بھرتی ہے۔

وَجَرِيَتِ الشَّيْطَانِ بَيْنَهُمَا - لعان کریمو اے جو دشمن
میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گئی۔
جَرِيٌّ - بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔
تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ - اپنے اپنے عملوں کے
موافق پلصراط پر سے گزریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَجْرَى الْخَيْلِ - آنحضرت
نے اسامہ بن زید سے آگے نکل جانے کی شرط کی اور
گھوڑا دوڑ دوڑایا۔

جَرِيٌّ الْقَلَمُ بِمِثْلِهِ - قلم اسی طرح پر چلا جو روان
محفوظ میں قرار پا چکا تھا۔

جَرِيٌّ عَلَيْهِ الْقَلَمُ - اُس کی تقدیر میں جو لکھا تھا
دہی ہوا۔

يَسْتَقْبِلُ جَرِيَتَهُ - پانی کے بہاؤ پر منہ کر دے۔
جَارِيَةٌ - جو ان لڑکی، یا لونڈی۔ (لہجی نے کہا)

جَارِيَةٌ - وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو۔ مصباح السنن
ہے کہ اصل میں جَارِيَةٌ جو ان لونڈی کو کہتے ہیں پھر
ہر لونڈی کو کہنے لگے گودہ بوڑھی ہو۔ کرمانی نے کہا

جَارِيَةٌ جو ان عورت - محیط میں ہے جَارِيَةٌ جو ان
عورت یا خادمہ جو ان اور عام لوگ جَارِيَةٌ جو ان

کہتے ہیں جو ان ہو یا بوڑھی اور اکثر جَارِيَةٌ جو ان کا استعمال
کم بسن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم بسن

مرد میں۔

بَابُ الْجِزْرِ مَعَ الزَّاءِ

جزء - بانٹنا - قناعت کرنا۔

اجزاء اور اجزاء - کفایت کرنا۔

جزئیہ - تقسیم کرنا۔

جزء - ٹکڑا - حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو۔

مَنْ تَرَ اجْزَاءَهُ مِنَ اللَّيْلِ - جو شخص رات کو اپنا

حصہ قرآن کا پڑھے۔

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ اجْزَاءً مِنْ بَيْتَةٍ وَارْبَعِينَ

جزءاً مِنَ النَّبُوَّةِ - اچھا خواب پیغمبری کو چھپا لیس

ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (کیونکہ زمانہ نبوت

آپ کا ۲۳ برس تھا ان میں چھ مہینے تک آپ کو

خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتہ کو دیکھا

ایک روایت پینتالیس ٹکڑوں میں سے - ایک

میں چالیس ٹکڑوں میں سے - پہلی روایت اس

پر محمول ہے کہ آپ پر ترسٹھواں برس سالم نہیں

گذرا۔ اور دوسری روایت اس پر کہ آپ کی عمر

شریف ساٹھی برس کی ہوئی۔ ایک روایت

میں ایسا ہی ہے تو زمانہ نبوت کل بیس برس تھا

ہے۔

الْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ الْجُزْءُ مِنَ

خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ اجْزَاءً مِنَ النَّبُوَّةِ - نیک

روشنی اور اچھا چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری

کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے یعنی پیغمبری

کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ اس کا یہ

مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا حسین

یہ خصلت ہو اس میں پیغمبری کا ایک جز ہے کیونکہ

پیغمبری کسب اور ریاضت اور اسباب سے حاصل

نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت

اور سوہیت ہے۔

إِنَّ رَجُلًا اعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ عِنْدَ

مَوْلَانِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَذَعَاهُمْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ آمُّ

أَثَلًا ثَلَاثَةً أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَ

أَرَقَّ أَرْبَعَةً - ایک شخص نے کیا کیا کہ مرڈوت

اپنے چھوٹے غلاموں کو آزاد کر دیا اس کے پاس

ان غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرت

نے ان غلاموں کو بلا بھیجا ان کے تین حصے کئے۔

رقمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی کے

قیمت کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہو گئے

پھر آپ نے قرعہ ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا ان

کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو (بدستور) غلام رکھا۔

چہارے امام احمد بن حنبل اور شافعی اور مالک

نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام

ابو حنیفہ کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے

قیاس کیا اور کہا کہ چھوٹے غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ

آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی آزادی کے لئے

ان سے محنت مزدوری کرائی جائیگی۔

وَلَنْ يَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَ لَحْ - اب تیرے بعد

اور کسی کے لئے یہ کافی نہ ہو گا کہ ایک برس کی بکری

قربانی کرے جو دوسرے برس میں لگی ہو۔

لَيْسَ شَيْءٌ يَجْزِي عَنْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا

اللَّبَنُ - ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں

کا کام دے مگر دودھ ہم غذای ہم پانی۔

جَزَأَاتِ الْإِبِلِ بِالزُّهْبِ عَنِ الْمَاءِ - عرب لوگ

کہتے ہیں اور نٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ

ہو گیا۔

مَا اجْزَأْنَا الْيَوْمَ أَحَدًا كَمَا اجْزَأْنَا قُلَانًا -

بالذو
یگتاری
م طبع
یخلان
ساجانے
جو دوسرے
دگی
ہو
لوں کے
یہ وہ
آنحضرت
شرط کی
بر چلا جو
جو کھانے
بندہ کر
طبعی
یا ح
کہتے ہیں
قربانی
جاریہ
جاریہ
ار یہ کا
غلام کا

ہماری طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں دیا
جیسے فلا نا شخص کام آیا۔

أَبِي بَقْتَعِ حَزْرَةَ - آنحضرت کے پاس کھجور کا ایک
طباق لایا گیا۔ دکھجور کو مدینہ والے جزو کہتے ہیں۔
کیونکہ وہ غذا کے لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بقتاع
جزو ہے جیسے اوپر لکھ چکا۔

أَيُّجُزِي أَنْ يَنْتَسِعَ بَعْضُ الرَّأْسِ - کیا سر کے
ایک حصہ کا سرخ کافی ہے۔ بعضوں نے ایجیزی
روایت کیا ہے باب ضَرْبِ يَضْرِبُ سے۔

يُجُزِي أَحَدًا نَا الْوَضُوءُ وَيُجُزِيهِ الشَّيْطَانُ مَا
لَمْ يَخُذْ - ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسطرح
تیم اس وقت تک کافی ہے جب تک حدیث نہ ہو۔

أَلِشَاءُ تُجُزِي بِأَيُّجُزِي - بخری کافی ہوگی۔
ثُمَّ لَا تَرَى أَهْلًا تُجُزِيكَ - پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ
تجھ کو کافی ہوگی۔

لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ جُزْءًا - اپنی نماز میں شیطان
کا ایک حصہ نہ لگا کر شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ
کر خواہ مخواہ داہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب

سمجھ اگر اس کو واجب نہ سمجھے تو داہنی طرف سے
لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں۔ اس قول
سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور

ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا
شیطانی اغوا ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ
میں مسلمانوں کو خبط ہو گیا ہے مباح اور مستحب تو

ایک طرف۔ بعض بدعت کے کاموں کو یا مختلف
کاموں کو رسم و رواج کی وجہ سے انہوں نے واجب
کر رکھا ہے اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ ان کاموں

کو نہ کرے تو اس کو ملعون کہتے ہیں مثلاً مجلس سلا
قیام عند ذکر الولادة مرثیہ خوانی انگلیاں چومنا

عید کا مصافحہ یا معالقتہ ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا
کر دعا کرنا خطبہ میں صحابہ اور خلفاء اور بادشاہ وقت
کا ذکر کرنا دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر
دعا مانگنا۔ سوم درہم جہلم فاسخا عراس نیارات تصدق
چراغاں حال تال گانا بجانا کسی امام کی ہر مسئلہ
میں تقلید کرنا اذان کے بعد پھر ترویج کرنا اللہ
کہہ کر لوگوں کو پکارنا یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعض
ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعض جائز بعض
مختلف فیہ اب انکو لازمی اور ضروری قرار دینا
اور نہ کرنا اسے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے
حفظنا اللہ منہ۔

يُجُزِي مِنْ ذَلِكَ ذَكَاتٌ - اس کیلئے چند کلمات
کافی ہیں۔

جَزَاءُ الْعَمَلِ النَّاسِ - یہ عمرے کا بدلہ ہے
وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَاءُهَا ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ - لیکن خیر

سوا اس کے تین حصے کیے کیونکہ خیر کچھ بدو
کے فتح ہوا کچھ جنگ سے جو جنگ سے فتح ہوا اس
میں ۱/۲ حصہ خیر صاحب کا تھا اور جو بدو جنگ

کے وہ فوجی خاص آپ کا تھا اس لحاظ سے تیسرا
قرار پائی کہ کل خیر کے تین حصے کے جائیں
تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا۔

عِنْدِي مَصْحَفٌ مُجُزِّي بِأَرْبَعَةِ أَجْزَاءٍ
میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے
حصے ہیں۔

أَرْصَاتُ الْحَقِّ لَا تَنْتَعِضُ بِتَجْزِيَةِ الْقَلْبِ
فِي كَمَالِهِ - اللہ تعالیٰ کی صفیں متعدد ہیں
اُس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا کیونکہ
صفیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں۔

جَزْرٌ - بخر کرنا، کھال نکالنا، سمندر کا گھٹ جانا، کاٹنا

جزل کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا۔

بِحَزَالَةٍ - فصاحت، سنجیدگی، متانت۔

إِنَّهُ يُضْرِبُ مَجَلًا بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهَا جَزَلَتَيْنِ۔

رجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دیگا۔

جزلہ۔ ٹکڑا۔

لَمَّا انْتَهَى إِلَى الْعُرَى لِيَقْطَعَهَا فَجَزَّ لَهَا

يَا ثَنَاتَيْنِ۔ خالد بن ولید غزی کو درجہ ایک درخت

تھا مشرک اُسکو پوجتے تھے کاٹنے کے کاٹ کر اُسکو

دو ٹکڑے کر دیئے۔

قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ جَزَلَةً۔ اُن میں ایک عورت

جو پر سے بدن کی یا زور دار بات کر نیوالی تھی کہنے

لی۔

اجتمعوا لي خطبا جزلا۔ میرے لئے سوئی ہوئی

لکھیاں اکٹھا کر دو۔

مَا تَعَطَيْنَا الْجَزْلَ۔ دعیبہ بن حصن نے حضرت

عمر رض سے کہا، تم ہم کو مال کا کچھ بھی نہیں دیتے۔

الْجَزْلُ لِقَوْمٍ۔ میں نے اُن کو بہت دیا۔

کاشنا۔ قسم کا پورا کرنا، قطعی کرنا کسی کام کا جوت

کو ساکن کرنا۔ جزم کی علامت کا تہوں میں یہ ہے

وہ صورت وال کے۔

التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلْبُ جَزْمٌ۔ اللہ اکبر کی

رسے اور رحمة اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہئے (رحمت)

یا زونوں کو غیر مد اور ش کے ادا کرنا چاہئے مختصر

طور سے جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر

میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں

اسی طرح السلام علیکم درحمة اللہ میں سلام کے

الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔

يُنَبِّئُ عَلَيْهِ وَيَأْخُذُ بِالْجَزْمِ۔ اُسپر بتا کر لے

اور جتنی نماز یقینی ہو اسی کر لے۔

جَزِينَةٌ - ایک بادشاہ کا نام تھا۔

جَزَاءٌ - بدلہ دینا، کافی ہونا۔

لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔ اب تیرے بعد کسی

کی طرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔

قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُحْضِنْنَ فَأَمْرَهُنَّ أَنْ يَجْزِينَ۔ آنحضرت ص کی

بیویوں کو بھی حصن آتا تھا کیا آپ نے اُن کو نماز کی قضا

پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

أَجْزِي أَحَدًا أَنْ صَلَّوْهُنَّ۔ کیا ہم میں سے کوئی

اپنے نماز کی قضا پڑھے۔

جَزَاءُ اللَّهِ خَيْرٌ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو نیک بدلہ

دے یا اُس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔

إِذَا أَجْرِيَتِ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ جَزَأَعْنَكَ۔

جب پیشاب پرتے پانی بہا دیا یعنی ذکر کر پانی

سے دھو ڈالیں کانی ہو گیا دہارت کا حق ادا

ہو گیا اب ذکر ملنا یا پھوڑنا یا دھیلہ سکھانے پھرنا

ضروری نہیں)

الصَّوْمُ رِيٌّ وَأَنَا أَجْزِي بِهِ۔ روزہ خاص میری

لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اُسکا بدلہ دوں گا روزہ

کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہو سکتی

ہے لیکن روزہ پورا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی

مطلع نہیں ہو سکتا۔ ابن اثیر نے کہا اس وجہ سے

کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف

و عاقربانی بدی وغیرہ مشرک اپنے معبودان باطل

کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے اُس میں

کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اُس نے غیر خدا

کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت

الہی سے نکلی ہے اسوجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے

ہوا اور خدا ہی اُس کا اجر دے گا۔

حضرت عمر سے
س اُسکو
عہ پڑھا ہے
ت دینے کے
عمر رض سے
لئے نہیں
جو سنت اور
نی نگیں کی
یہ بنا۔
روزہ کرنا
اس تنزل
بل سے پھر
یوں ہی
یہ کیک
تجھ سے
یا مد
یہ کیک
یوں ہی
لئے کچھ ہوں

میں :- کہتا ہوں ہند کے مشرکوں نے روزے کو بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ رکھنے لگے اُسکو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم فتی نے کہا ہند کے کافر اب اس کہتے ہیں جو روزہ کی طرح ہے۔

لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ - جب ذمی کافر مسلمان ہو جائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اُس سے جزیہ نہ لیا جائے گا - اُس کی زمین سے خراج لیا جائے گا۔

جِزْيَةٌ - وہ ٹکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہے کہ سال میں ہر ایک کافر اتارو پیہ بیت المال میں داخل کرے۔

رَأْسُ ثَوْبِي مِنْ ذِي هُقَيْنِ أَمْ مِمَّا عَلَى أَنْ يَكْفِيَهُ جِزْيَتُهُمَا - عبد اللہ بن مسعود نے ایک زمیندار سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اُس سال کا جزیہ جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے۔ بعضوں نے کہا اشتراکی کا معنی گرایہ پر لیا مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ بَرَّئَ مِنْهُ فِي مَتْنِهِ - جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کیا اب اُس کی حفاظت کا ذمہ اُس پر نہ رہا بلکہ مسلمانوں پر اُس کی حفاظت کا ذمہ آگیا۔

فَأَمْرُهُمْ أَنْ يَجْزِيَنَّ - آپ نے اُن کو حکم دیا وہ بدلہ کر دیں۔

مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِجِزْيَتِهَا - جب کوئی مسلمان زمین جزیہ والی خریدے (یعنی خراجی زمین تو خراج جو چڑھا ہوا ہو وہ اُس کو دینا ہوگا) اَمْ حُجْرَتِي بِصُحْفَةِ الطُّورِ - یا طور کی پہووشی، اس پہووشی کا بدلہ ہوگی (اس لئے قیامت میں نہ

یعنی حضرت موسیٰ پہووش نہ ہوں گے فتی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ زندہ ہیں گو وہ ہماری دنیا سے غائب ہیں)۔

أَبَايِعُ النَّاسَ فَأَجَازِيَهُمْ - میں لوگوں سے بیعت لوں گا اُسکا بدلہ انکو دے گا با حق پر عمل کرنے کے لئے اُن پر زور ڈالوں گا۔

يَضَعُ الْجِزْيَةَ - حضرت عیسیٰ جزیہ موقوف کر دیا ایمان لا دیا قتل ہے۔

إِنَّ دِهْقَانَ اسْلَمَ عَلَى عَمْدٍ فَتَقَالَ لَهُ إِنَّ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ مَرَّ فَعَنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَأَخَذْنَا هَاهُنَا مِنْ أَرْضِكَ وَإِنَّ تَحَوَّلَتْ عَنْهَا فَتَحْنُ أَحَقَّ بِهَا - ایک کسان زمیندار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمان ہو گیا آپ نے اُس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قائم رہے جب تو ہم تیری ذات کا ٹکس (جوئی راس) کافر پر لگایا جاتا ہے نہیں لیں گے (کیونکہ مسلمان سے ذات کا ٹکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خراج (لگان) لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دیا تب ہم اُس زمین کے زیادہ حقدار ہوں گے وہ مسلمانوں کی بلکہ سبھی جا سکی۔

إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدُورُ فِي النَّاسِ وَكَانَ لَهُ كَاتِبٌ وَتَجَارِزُ - ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا۔ اُسکا ایک منشی تھا اور ایک تقاضا کرنے والا جو لوگوں پر تقاضا کر کے قرض وصول کرتا۔

بِحَازِنَتِ دَنِيئِي عَلَيْه - میں اپنے قرضہ کا اُس پر تقاضا کیا۔

الْمَلَكَةُ أَجْزَاءُ جُزْءٍ لَهَا جَنَاحَانِ وَجُزْءٌ لَهَا ثَلَاثَةٌ وَجُزْءٌ لَهَا أَرْبَعَةٌ - فرشتے کئی قسم کے ہیں ایک قسم دو پنکھ والے ہیں اور ایک تین پنکھ

جند

جند

جند

جند

جند

جند

جند

جند

جند

جند

جند

جند

دالے ایک چار پنکھ دالے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ السِّينِ

جَسَدٌ جِسْمٌ بَدَنٌ يَادَةٌ جِسْمٌ جَوْرَنُكَ دَارُ بَزْعَفْرَانَ خَشَكٌ
فَوْنٌ كُوَسَالَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

جِسَادٌ۔ زَعْفَرَانٌ۔

إِنَّ أُمَّرَأَتَهُ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَجَاسِدِ أَسْ
كِي عَمْرُوتِ بِرِثْمَيْنِ كِطْرُدٍ كَانِشَانِ نَيْسِ هِيَ بِرِثْمِ
هِيَ مَجْسَدٌ كِي مَعْنَى دِهِ كِطْرَا جَوْرَنُ زَعْفَرَانِ يَا كِسْمِ فِي رَنْجَا كِيَا
ہو اور خوب ڈھڑ ہاتا رنگ ہو۔

جَسْرٌ۔ پُلٌ بَرٌّ الْمَبَاتِرُ تَرَا كِيَا، اَدْنُثُ بَهَادَرٌ، دَرَا زَا قَامَتُ،

أَجْسُرٌ، اَوْرَجَسُوْرٌ، جَمْعٌ هُوَ۔

جَسَارَةٌ۔ بَهَادَرِيٌّ۔

عَلَيْهِ جَسْرٌ۔ دَرَزُخٌ بِرِثْمِ كِيَا پُلٌ ہُوگا (یعنی پل صراط)

أَتَخَذَ جَسْرًا يَا أَسْحَدُ جَسْرًا۔ دَرَزُخٌ بِرِثْمِ كِيَا بِنَا كِيَا

يَا دَرَزُخُ كَا پُلٌ بِنَا يَا جَا كِيَا (لوگ اُس پر سے گزریں گے)

فَوَقَعَهُ عَوْجٌ عَلَى بَيْنَلَيْهِ مَصْرُوقٌ جَسْرٌ هُوَ سَنَةٌ۔

عَوْجٌ بَنُ عَوْجٍ مَصْرُوقٌ دَرِيَا كِيَا نِيلٌ بِرِثْمِ كِيَا كِطْرَا

لُوكٌ اُس پر سے سال بھر تک گزرتے رہے اُس کو پل

بنایا۔

أَجْسُرُ جَسْرًا۔ اِسْمٌ بَهَادَرِيٌّ بَهَادَرِيٌّ كَرِيهُ شَعْبِيٌّ

اِسْمٌ تَلَوَا سِ كِيَا تَعْنَى۔

فَوَقَعَهُ عَلَى جَسْرٍ الْكُوْفَرَةِ۔ كُوْفَرَةُ كِيَا پُلٌ بِرِثْمِ كِيَا

ہوئے۔

جَسْرٌ بَعْضُ مَعْنَى مَشٍ۔ بَعْضُونَ لِيَا كِيَا ہَا تَعْنَى سِ

بِہر نا حال دریافت کرنے کے لئے جیسے کہتے ہیں

جَسْرَةُ الطَّبِيْبِ اَوْرَجَسُ الشَّاةِ۔ یعنی حکیم ذرا اس

کو ہاتھ لگا یا حرارت اور برزوت پہچاننے کے لئے

اور بجزی کو ٹٹولا موٹی ہے یا ڈبلی۔

جَاسِسَةٌ بِمَعْنَى حَاسَّةٍ۔

جَوَاسِسٌ جَمْعٌ هِيَ بِمَعْنَى حَوَاسٍ۔

جَاسُوسٌ دُشْمَانُ كِيَا خَبْرٌ لَانِيَا۔ يَابِرِيٌّ خَبْرٌ رَخِيصٌ

جِيسَ حَاسُوسٌ اِبْرَہِيْمِيٌّ خَبْرٌ رَخِيصٌ دَالَا۔

لَا تَجَسَّسُوا وَاَوْ لَا تَخْتَسُّوْا۔ نَهْ جَاسِيسِيٌّ كَرُوْدٌ، نَهْ

حَاسِيسِيٌّ۔ بَعْضُونَ لِيَا كِيَا جَاسِيسِيٌّ دُو سَرِ كِيَا كِيَا

كُوْهٌ لِنَا اَوْر حَاسِيسِيٌّ خُوْدَ اِسْمِ لِيَا يَا جَاسِيسِيٌّ عَمْرُوتِ

كِيَا كُوْهٌ لِنَا اَوْر حَاسِيسِيٌّ بَاتِيں سَنَتَا۔ بَعْضُونَ لِيَا كِيَا

دُو نُوں كِيَا مَعْنَى اِيَكٌ هِيں۔

أَنَا الْجَسَّاسَةُ۔ فِيں جَسَّاسَةٌ هِيں اِيَكٌ جَانُوْدٌ

هِيَ جَسْكُوْتِيْمٌ دَارِيٌّ لِيَا سَمْنَدُ كِيَا كِيَا جِيْرِيہِ فِيں دِيَا تَعْنَى

يَدِ دِيَا كِيَا خَبْرِيں پِيچَا يَا كِيَا تَعْنَى اُسْ كَا جَاسِيسِيٌّ تَعْنَى۔

دَر حَقِيْقَتِ اِيَكٌ شَيْطَانٌ تَعْنَى بِصُوْرَتِ جَانُوْدِ

كِيَا۔ اَوْر دُو سَرِي رُوْدَا يَتِ فِيں هِيَ فَا ذَا يَا مَرْأَةً

مَعْنَى فِيں لِيَا اِيَكٌ عَمْرُوتِ دِيَا كِيَا شَا يَدِيہِ عَمْرُوتِ دِيَا كِيَا

كِيَا دُو سَرِي جَاسِيسِيٌّ هِيں يَابِرِيٌّ جَانُوْدِ كِيَا عَمْرُوتِ كِيَا شَكْلٌ بِنَا يَا

ہوگا۔

وَجَسَتْهَا رَجُلٌ بَيْدٌ۔ اِيَكٌ شَخْصٌ لِيَا اُسْ كُوْهًا تَعْنَى

چھوڑا۔ اِيَكٌ رُوْدَا يَتِ فِيں فِئْتِهَابٌ۔

يُصْبِي حَيْثُ شَاءَ دَلَا يَمْتَجَسِسُ۔ جِہَاں چاہے

دِہَاں نَا زِطْرُ ہُوے ٹُوٹتا نہ پھرے۔

قَبِيْلَةُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتُهُ وَجَسَتْهَا بَيْدٌ۔ مِثْلُ

الْمَلَا مَسَّةٍ۔ مَرُوْدَا اِسْمٌ عَمْرُوتِ كُوْبُوْسٌ دِيَا تَعْنَى

لِنَا نَا مَلَا مَسَّةٍ فِيں دَاخِلٌ هِيَ جَسَاذُ كَرِ قُرْآنِ فِيں ہَا

اَوْ لَا مَسْمُومَةُ النِّسَاءِ۔

تَجَسَّسِيْسٌ۔ كُحُوْجٌ كَرِنَا۔

التَّاسِ جَوَابِيْسِيْسُ الْعُيُوْبِ فَا حُدَّ مَرُوْدُهُمْ

لُوكٌ عِيُوْبُوں كِيَا كُحُوْجٌ لِنَا كِيَا ہِيں دِہرِ شَخْصِ

كَا عِيَبٌ ٹُوٹتے رہتے ہيں) اُن سے بچے رہو۔ (یہ

خطبات ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آگئی ہے کہ
 ایسی کرفدا کی پناہ جہاں کسی کا ذرا ساعیب سنایا
 دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم اور فضل اور سز
 دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں اپنے بھائی مسلمان
 کی تریف سے گونگے بھگتے ہیں خاک بڑے ایسی مسلمانی
 پر چشم بد اندیش بر کندہ باو عیب نماید ہنزش ورنظر
 صد عیب اگر داری دیک ہنزد دست نہ بیند بجز
 آن یک ہنر ایک جاسوسی دوسرے حسد تیسرے
 فضیلت کا احتفایہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات
 میں سے ہو گئی ہیں اللہ ان پر رحم کرے انکو نیک توفیق
 (۷۰)

جسٹم - بدن

جسینہ - موٹا

جسناہ - اندر جسناہ - مشا پاؤل

جسینہ - موٹا کرنا

اہ - آہ جسینہ - ایک موٹی عورت

جسینہ سنبط لمبے قد والے سیدھے بال والے
 یا مناسب الاعضایہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
 صفت ہے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الشَّيْنِ

جسناہ یا جسوہ یا جسناہ - اٹھ کھڑا ہونا، دم چڑھنا۔
 جی ستلانا۔

جسناہ علی سعدی عمرا - حضرت عمرو کے
 زمانہ میں نصاریٰ اٹھ کھڑے ہوئے لیٹنے کے لئے
 چلے۔

جسناہ علی تقسیم - اپنے اوپر تنگی کی۔

سرای ساجلاہ تجسناہ - ایک شخص کو دیکھا ڈکارنے
 رہا تھا یہ جسناہ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت

پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے۔

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُسْنَاءُ - پھر کھانا کہہ
 جائیگا جب بہشتی لوگ پانچواں پیشاب نہ کریں گے
 فرمایا ایک ڈکار سے سب مضمم ہو جائیگا (فضلہ ہوا
 میں اڑ جائیگا کیونکہ بہشت کی غذائیں لطیف اور
 نورانی ہونگی ہوا کی طرح انکا فضلہ بھی ہوا ہی ہوگا۔
 إِذَا جَسْنَأْتُمْ فَلَا تَرَوْهُوَ جُسْنَاءُ كَرَمِي السَّيِّئِ
 جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اٹھاؤ
 (بلکہ مزہ بند کر کے آہستہ سے ڈکار لو۔)

أَطْوَلُكُمْ جُسْنَاءً فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُكُمْ جُسْنَاءً
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ - تم میں جس جی ڈکار لینے والا ہے وہی
 قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے والا ہے۔
 جَسْنَبٌ - بد مزہ ہونا۔ روکھا ہونا۔ سخت اور غلیظ ہونا۔

خراب کرنا، تباہ کرنا، لیجانا۔

كَانَ يَأْكُلُ الْجَسْنَبَ مِنَ الطَّعَامِ - آنحضرت
 رد کھا یا بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے۔

كَانَ يَأْتِينَا بَطْعَامٍ جَسْنَبٍ - وہ ہمارے پاس
 بے مزہ کھانا لاتے۔

لَوْ وَجَدَ عَرَقًا سَمِيمًا أَوْ مَرْمَاتَيْنِ جَسْنَبَيْنِ
 لَأَجَابَ - اگر گشت کی ایک موٹی ہڈی اس کے
 ملنے والی ہو یا بکری کے بد مزہ دو کھرنے والے
 تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں آئے
 آتا) ایک روایت میں مَرْمَاتَيْنِ جَسْنَبَيْنِ ہے

دوسو کے کھر بکری کے - ابن اشیر نے کہا ہے
 جو پڑھا ہے اور جواہل حدیث میں متداول ہے
 معروف ہے وہ مَرْمَاتَيْنِ جَسْنَبَيْنِ ہے - یعنی
 اچھے کھر۔

میں - کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے اور
 استادوں سے بھی یہی سنا ہے۔

جشہ۔ جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا چھوڑ دینا نکلنا سیدھا یا آواز کا سخت ہو گا۔

لَا يَخْرُجُ كُجَشْرُكُمْ مِنْ صَلَواتِكُمْ۔ تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دھوکا نہ دس یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے۔

يَا مَعْشَرَ الْجَشَّارِ لَا تَخْرُؤُوا بِصَلَواتِكُمْ۔ اسے چرواہو تم نماز کے باب میں دھوکہ نہ کھانا ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو۔

وَمِمَّا مَن هُوَ جَشْرٌ۔ بعض لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرانے کے لئے گئے تھے۔

مَنْ تَرَكَ الْقَرْأَةَ أَنْ شَهَرَ يَنْ لَوْ يَقْرَأُ فَتَدْرَجُ جَشْرًا۔ جس شخص نے دو ہیے تک قرآن کو چھوڑا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا۔

إِنْتَبِذُوا إِلَى بِلَابِ بَيْتِكُمْ اللَّوْثِيَّ۔ مویوں کا تھیلہ میرے پاس بھیج دے یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا۔
پسنا، توڑنا، مارنا، جھاڑنا، صاف کرنا۔
سَبَّحَ تَكْبِيرًا رَجُلٌ أَجَشَّ الصَّوْتِ۔ ایک مرد کی تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی۔
جَشَّةٌ۔ سختی۔
أَشْدَقُ أَجَشَّ الصَّوْتِ۔ کشادہ منہ والا۔
سخت آواز والا۔

أَذْكَرَ عَلَى بَعْضِ أَسْرٍ وَاجِبٍ بِجَشِيئَتِهِ۔ آنحضرت نے اپنی ایک بی بی کا دلیر علم پر کیا۔

رحشیشہ یہ ہے کہ گھیسوں کو بیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اُسکو پکائیں اُسکو رحشیشہ بھی کہتے ہیں۔
فَعَمَدَاتُ ذِي شَعَائِرٍ فَبَجَشَّتُهُ۔ وہ جو کیطرت اٹھیں اُسکو بیس ڈالا۔ کرمانی نے کہا جششہ رحشیشہ سے نکلا ہے۔ رحشیشہ کہتے ہیں موٹا پیسڑ کو۔

میں :- کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی۔ رحشیشہ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص پائی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام الکر لغت نے اُسکی صراحت کی ہے۔
مَجَشَّشٌ اور مَجَشَّةٌ۔ یعنی جکی۔

كَانَ يَنْهَى عَنِ أَكْلِ الْجَرِيئِ وَالْجَرِيئِ وَالْجَشَاءِ۔ حضرت علیؑ نار ماہی بام جمہلی اور تلی کو کھانے سے منع کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ جشأ تلی کو کہتے ہیں۔

میں :- کہتا ہوں لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَا أَكَلَ الْجَشَاءَ مِنْ شَهْرٍ تَهَاوُلِكُنْ لِيَعْلَمَ أَهْلُ بَيْتِي أَهْكَ حَلَالٌ۔ ابن عباس نے کہا میں کچھ تلی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھانا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے۔

جَشَّعٌ۔ حرص کرنا، طمع کرنا، کسی کی جدائی پر رونا، رنج کرنا۔

أَيْتُكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَشَّعْنَا۔ آنحضرت نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کیطرت سے منہ پھیرے صحابہ کہتے ہیں یہ سنکر ہم رونے لگے۔

قَبْلِي مَعَاذَ جَشَّعًا لِيَعْرِضَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ سنکر معاذؓ رونے لگے۔

کی جدائی کا رخ کر کے آحضرت نے معاذ کو میں
کی طرف روانہ کیا اور فرمایا اب شاید تو میری سجاو
قبضے گذرے گا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات
نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرت کی جدائی
کا خیال کر کے رویے۔

أَخَافُ إِذَا أَحْضَرَ قِتَالَ جَنَيْتُ نَفْسِي فَكَيْفَ
الْمَوْتِ - میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آکر
تو میرا نفس زندگی کی حرص کر کے کہیں موت کو بڑا
تجھے۔

لَا جَنَيْتُمْ وَلَا هَلَمَّ - مسلمان در حریص ہوتا ہے
نہ تڑپنے والا رہائے داسے کہ نہ والا یا طبع کر نہ والا
لا لچی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْسَنُ أَحْسَنُ أَحْسَنُ
يَتَرَانِي خَدَّيْ فَيَذَرِي أَنْ ذَلِكَ مِنَ التَّجَشُّعِ
امام ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا میں رکھنے
کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں کیونکہ سینت
ہے پینبر صا حب کی یہاں تک کہ مجھکو ڈر ہوتا ہے کہ
میرے نوکر چاکر مجھکو ایسا کرتے دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ
یہ بڑا لچی ہے (حرصیص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا
لگا رہ گیا اُسکو بھی نہیں چھوڑتا)۔

مَجَاشِيمٌ - نام ہے۔

جَشْمٌ - تکلیف کرنا۔ محنت اٹھا کر کوئی کام کرنا۔ جَشْمٌ عَابِي
یہی معنی ہے۔

تَجَشُّعٌ - کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جس طرح
ہو سکے کرے۔

مَهْمَانُ جَشْمِي فَيَأْتِي جَاشِمٌ - جب تو مجھ کو
تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں
إِنَّ إِلَهَ بِلَدِ جَشْمٍ مَا جَشِمَتْ جَشِمَتْ
ادبٹ تو ڈپٹے کے ہونے جانور میں پیاس پر صبر

کر نواسے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھا لیتے ہیں۔
لَتَجْتَمِعَنَّ لِقَاءَهُ - میں آپ کی ملاقات کیسے تکلیف
اٹھاتا (ہجرت کر کے مدینہ چلا جاتا رہ ہر قل بادشاہ
روم نے کہا)۔

وَلَوْ بَجِئْتُمْ إِلَّا يَسْرًا - ہم کو اسی کام کی تکلیف
دی جو آسان تھا۔

جَشْمٌ - ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

بَابُ الْجِيْرِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ - چونا گج کرنا، آہ آہ کرنا۔

تَجْصِيصٌ - بچہ کا آنکھ کھولنا، بھر دینا، چونہ
لگانا۔

نَهَى أَنْ يَجْصَصَ الْمَيِّتَ - قبر کو گج کرنے سے
(بختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت
بنانے سے۔

جَصَاجِصٌ - سفید ہموار جگہ۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ - اگر کرنا ز سے چلنا، حملہ کرنا۔

تَجْصِيصٌ - دوڑنا، حملہ کرنا۔

جَصْدٌ - کوڑے مارنا۔

جِصْمٌ - جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں۔

تَجْصِيمٌ - منہ سے پھوڑنا۔

جَاصِمٌ - بڑا کھاؤ، اُس کی جمع جَصْمٌ ہے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الظَّاءِ

جَطٌّ - أَهْلُ النَّبْرِ كُلُّ جَطٍّ مُسْتَكْبِرٍ - ہر ایک جط
(سفر در گھنڈی) دوزخ میں جائے گا۔ صحابہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ جط کے کیا معنی؟ آپ نے

فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب چربی
دار پتیار بنا ہو۔
جَعْلٌ - دوڑنا، پست قدم، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ
دینا۔ جماع کرنا۔
إِحْطَاطٌ - تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْعَيْنِ

جَعْبٌ - تیردان بنانا، اُلْتَمَاحٌ کرنا، پچھاڑنا۔
تَجْعِيْبٌ - پچھاڑنا۔

إِحْتَابٌ اور تَجْعَبٌ - پچھ جانا۔

تَجْعِيٌّ - اثر دام کرنا ایک کے ادھر ایک چڑھ جانا
جَعِيٌّ - سرخ چوٹی۔

جَعْبَةٌ - تیردان یعنی ترکش۔

فَانْتَرَعَ طَلْقًا مِنْ جَعْبِيَّةٍ - ایک قسمہ اپنی تیردان
میں سے نکالا۔

وَجَعَابُهُمْ - اُن کے تیردان، یہ جبہ کی جمع ہے۔

جَعْبَاءٌ - بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ
پچھاڑنا۔

جَعْبُوٌّ - پست قدم، غلیظ۔

جَعْبِيَّةٌ - پست قدم، شکل عورت۔

جَعْبَلَةٌ - جلدی۔

جَعْبِيَّةٌ - حرص، لالچ۔

جَعْبَلٌ - اکھلکھرا سخت مزاج تند خو۔

بِسْتَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْهُمْ الْجَعْبَلُ -

جو آدمی بہشت میں نہیں جانے کے اُن میں ایک

جھٹل ہے لوگوں نے پوچھا جھٹل کیا فرمایا کہ وہ سخت

مزاج۔ بعضوں نے کہا یہ مقلوب ہے جھٹل کا یعنی

بڑے پیٹ والا۔ جو ہری نے کہا صحیح لفظ جھٹل ہے

سنی رہی یعنی بڑے پیٹ والا۔

جَعْمٌ - صلیاں (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں
تَجَعْمٌ - انقباض، ایک کو اندر ایک گھس جانا
جَعْدِيَّاتٌ - کمانیں۔

جَعْتُوْرٌ - موٹا ذکر (لوڑا)۔

جَعِيْنٌ - ایک مشہور بھاجی ہے بردزن دوسری جَعِيْنٌ

وَيَبِسُ الْيَعِيْنُ - (حدیث میں ہے) جَعِيْنٌ سوک
گئی۔

جَعَجَعَةٌ - ہلانا، بٹھانا، بیٹھنا، تنگ کرنا، روکنا، قید کرنا۔
بَجَجَاعٌ - تنگ، اور سخت جگہ، جنگ کا میدان،

زمین یا قحط زدہ زمین۔

فَاخَذْنَا عَلَيْهِمَا اَنْ يُجْعِعَا عِنْدَ الْقُرْآنِ
وَلَا يُجَاوِزَاكَ - اُن دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن
پر ٹھہرائیں اُس سے آگے نہ بڑھیں۔

بَجَجَمٌ بِحُسَيْنٍ وَ اَصْحَابِهِ - (عبید اللہ بن
زیاد ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا۔ امام ہمام

دالامقام جناب حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ

کے ساتھ دالوں کو قید کر لے اُن پر تنگی کر ان کو کہیں
جانے نہ دے۔

بَجَعْدٌ - گھونگر بال والا، سنی، تکمیل مضبوط بدن کا پست

قدم، حقیر۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدَةٌ - اگر اُس کا بچہ گھونگر بال
دالایا ہو۔

مَا فَعَلَ النَّفْرُ السُّودُ الْجَعَادُ - وہ کارو کارو
پست قدم لوگ کہہ رہے ہیں آپ نے ابوہریرہ غفاری

سے پوچھا۔

عَلَى نَاقِجٍ جَعْدَةٍ - ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن

کی اوتھنی پر۔

اَمَّا مُوسَىٰ وَجَعْدٌ - موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے

بدن کے آدمی تھے۔ یہاں جَعْدٌ سے گھونگر بال والا

مراد نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ سید عالم سے بال
 والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی صفت میں جند
 سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جند سے تھوڑے
 گھونگھریال والے مراد ہوں یعنی قَطَطُ اور سَبْطُ کے
 درمیان، قَطَطُ سخت گھونگھریال والا جیسے حبشی
 ہوتا ہے اور سَبْطُ بالکل سیدھے بال والا۔ اور
 دَجَال کی صفت میں جو جند کا لفظ آیا ہے اُس سے
 پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل۔

بَعْدُ بَيْتٌ - حُبَابٌ، بَلْبَةٌ، بَرْبُرٌ، مَكْرِيٌّ، كَاغِرٌ۔

لَقَدْ سَأَلْتُكَ بِالْجَمْرِ إِقْبَاقٍ وَإِنَّ أَمْرًا كَحَقِيقِ
 الْكَمْوَلِ أَوْ كَالْجَعْدَانِ بَيْتٌ - ایک روایت میں
 کَالْجَعْدَانِ ہے یہ عمرو بن عاص نے معادیہ سے کہا
 میں نے تم کو عراق میں دیکھا اُس وقت تمہاری
 حکومت مکہ کی طرح یا حباب نقش بر آب
 کی طرح تھی یعنی بالکل ضعیف اور کمزور۔

جَعْرٌ - بَلْبَةٌ، آواز کرنا۔

جَعَامٌ - وہ رتی جو کونے میں اترتی رہے اپنی کمری
 باندھ لیتا ہے۔

جَاعِيَةٌ - کون گانڈ، دربر کا حلقہ۔

جَاعِيَتَانِ - چوتھے کے دونوں کنارے یا گوشت
 کے دو تھڑے گدھے کے جو دم کی جڑ میں دونوں
 طرف ہوتے ہیں۔

إِنَّهُ وَسَمَ الْجَاعِيَتَيْنِ - آپ نے گدھے کے
 دونوں جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا)۔
 كَلْبِيٌّ حَمَارٌ إِنْ جَاعِيَتَيْهِ - گدھے کے دونوں
 جاعروں پر داغ دیا۔

فَاتَلَّكَ اللَّهُ أَسْوَدَ الْجَاعِيَتَيْنِ - (عبدالملک
 ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو سیاہ
 کرے گیوں دو گالے جاعر سے والا۔

كَانُوا يُعْوَلُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعْوَا الصَّوْرَةِ
 بِجَهْلِهِ وَإِنْ رَحِمِي بِجَعْرِهِ فِي رَحِيلِهِ - جاہلیت
 کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صَوْرَةُ کو اُس کی
 جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنی بستر پر
 صَوْرَةُ وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا
 مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے سرفراز
 جَعْرٌ وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں اٹک رہتا ہے یا
 کزنکلتا ہے۔

إِنِّي رَجَعْتُ إِلَى الْبَطْنِ - میں سوکھے پیٹ والا ہوں
 إِيَّاكُمْ وَتَوَمَّهَ الْغَدَاةُ فَإِنَّهَا مَجْعُوَةٌ -
 صبح کو سونے سے بچے رہو اُس سے خشکی پیدا
 ہوتی ہے۔

نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجَعْرُ وَبِهِ
 لَوْنٌ حَبِيبِي - دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے سے
 یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسرے
 لون عین، جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی چھوٹی
 بڑھبڑھ اور خراب ہوتی ہے۔

لَا تَلْهُ نَزْلَ الْجَعْرِ أَدْنَى - آپ جعرانہ میں اتریں
 (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کے
 حد سے باہر) بعضوں نے جعرانہ پر تخفیف رکھی
 کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید کہا کرتے ہیں
 اور اہل حجاز تخفیف رکھتے ہیں جمع البحرین۔

جَعَامٌ - جو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہلکا کرتا ہے
 تَيْسِيٌّ جَعَارٌ - یا عَيْثِيٌّ جَعَائِرٌ - اُس وقت کہتے
 ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہو
 ہے۔

رُوِيَ جَعَارٌ - اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی
 نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے
 لگتا ہے۔

جَعِظَ - کھانا کھانے وقت غصہ کرنے والا۔
جَعِظَ - بیٹھ موڑ کر بھاگنا، آہستہ دوڑنا۔

أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعِظٍ يَبْجُو أَوْ يَبْجُو
اکلکھرا بد مزاج یا پیڑ غلیظ بہت کھانیا والا یا پست
قد گھنڈی اکرا کر چلنے والا یا بیٹی یا سرور یا روپیہ جمع
کرنے والا جیل ہے۔

جَعْفٌ - گرانا، کاٹنا۔

إِنْجَعَفَ - اکھڑ جانا، گر جانا۔

مَثَلُ الْمَنَافِقِ مَثَلُ الْأَسْمَانَةِ الْمُجْدِبِ يَكُونُ
حَتَّى يَكُونَ إِنْجَعَفًا مَرَّةً - منافق کی مثال
صنوبر کے درخت کی سی ہے نہ اُس کے پتے جھڑکتے
ہیں نہ اسپر خزاں آتی ہے بس ایک ہی بار پڑانا ہوا
گر جاتا ہے

مَنْ يَصُغَبُ بِنِ عَمِيرَةَ هُوَ مِنْ جَعْفٍ آبِ
مصعب بن عمیر سے گندے وہ قتل ہو کر گئے پڑی
تھے۔

جَعْفِيٌّ - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہریا بڑا داس کشادہ۔ امام جعفر صادق

مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑی ثقہ
اور نقیہ اور حافظ تھے امام مالک اور امام ابوحنیفہ
کے شیخ ہیں۔ اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شیا
ہو گیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے
اور یحییٰ بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو
کہتے ہیں فی نفسی منشی و مجالد احب الی منہ حالانکہ
مجالد کہ امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی
ہی باتوں کی وجہ سے تو اہل سنت بدنام ہو رہے ہیں
کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد
نہیں ہے اللہ تعالیٰ امام بخاری پر رحم کرے۔
مردان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے

مَرْكُوهٌ الْاِخْلِيلُ وَتَرْكُوهٌ اُمٌّ جَعْرُودِيٌّ - کھجور کی رکوة
میں ام جعور در نہ بجائے گی رام جعور وہی خراب ہی
کھجور۔

جَعْرُودِيٌّ - گاند اور گالی بھی ہے۔

جَعْسٌ - بگنا۔

جَعْسُوْسٌ - بونا حقیر کم ذات اُس کی جمع جَعَائِسُ
ہے۔

سَأَلَنِي أَنْ أُخْلِئَ مَكَّةَ لِبَجَعِ اسِيْسٍ يَثْرِبَ -
صلح حدیبیہ میں جب آنحضرت م نے حضرت
عثمان کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیاء
کے پاس جا کر اترے اُس سے گفتگو کی مشرکوں
نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچا زاد بھائی
کیا پیغام لائے اُس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے
ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ
خالی کر دوں ران کو بلا مزاحمت آنے دوں
أَتَخَوُّنَا بِجَعَائِسِيْسٍ يَثْرِبَ - تم مجھ کو مدینہ کو
کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو۔

جَعِظٌ - ڈھیلنا۔

إِجْعَظٌ - بھاگنا، ڈھیلنا۔

جَعِظٌ - اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا
کچھ خود پسند ہو یا بد خلق کر دے مزاج والا۔
بد زبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے۔ اسی
طرح جنفاظ اور جنفاظ وہ شخص جو کھاتے وقت غصہ
ہوا کرے۔

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ جَعِظٍ جَعِظٌ -
کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغز
خود پسند یا بد خلق۔

جَعِظَانٌ - بونا۔

جَعِظَاظٌ - احمق کھاؤ۔

تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں۔

جَعْفَرُ بْنُ مَعِيٍّ - ہارون رشید کا خاص محبوب اور اسکا وزیر تھا۔

جَعْفَرُ طَيِّبًا - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے۔ آنحضرتؐ ان کو بہت چاہتے تھے۔

أَبُو جَعْفَرٍ - امام محمد باقر علیہ السلام۔

جَعْفَرِيَّةٌ - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

جَعْفَلَةٌ - کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے جَعْلَتُ بِذَلِكَ كَا۔

جَعَلَ - بنانا رکھنا ایک کے ادھر ایک ڈالنا کر دینا، گمان کرنا۔

جَعَلَ اور جَعِيلَةٌ اور جَعَالَةٌ - اجرت مزدوری حق السعی، رشوت۔

ذَكَرَ عِنْدَ الْجَعَالِ فَقَالَ لَا أَخْزُو عَلَى أَجْرٍ وَأَبْنِعُ أَجْرِي مِنَ الْجِهَادِ - عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کی طرف سے جہاد میں جانا انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا۔ نہ میں جہاد کے ثواب کو بچھتا ہوں۔ جَعَالٌ جَعِيلٌ کی یا جَعَالٌ کی جمع ہے۔

حَتَّى يَجْعَلَ النَّاجِعُ - جب تک ہماری کچھ اجرت نہ ٹھہرائیں۔

جَاعِلٌ - دینے والا بنانے والا۔

مُجْعَلٌ - لینے والا۔

إِنْ جَعَلَهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَغَيْرُ طَائِلٍ وَإِنْ جَعَلَهُ فِي كُرْمٍ أَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَأْسَ - اگر

اجرت میں غلام ٹھہرا یا لونڈی ٹھہرائی تب تودہ کر ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کارآمد ہے جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

جَعِيلَةٌ الْغَرِيقُ سَحَابٌ - ڈوبا ہوا مال نکالنے کی اجرت ٹھہرانا حرام ہے کیونکہ اس میں دھوکہ ہے معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت میں ناسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یاد دہانی میں تیرتے ہوئے جانور کی بیج یا زندہ گانی کا یہ (لا لفت انشورینس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے اور یا میں ڈوب جانے کا یا راستہ میں تلف ہونے کا یا یا غنیم کے قبضہ میں آجانیکا یا دشمن سے محفوظ رکھنے کا یا لاٹری وغیرہ یہ سب حرام اور رخصت میں داخل ہیں۔

كَمَا يَدُّ هُدًى الْجَعْلُ بِأَنْفِهِ - جیسے گدھے کا کپڑا اپنی ناک سے گدھے ڈھلکاتا ہے (اسکو گول کر کے لڑھکاتا ہے)۔

يَجْعَلُ اللَّهُ رَأْسَهُ مِمَّا تُسِّمُ جِمَارٌ - اللہ اسکا سر گدھے کا سر کر دے۔ (یعنی حقیقتہً اسکا سر گدھے کی صورت میں مسخ کر دے یا گدھے کی صورت میں اور ہر وقت بنا دے)۔

لَا يَجْعَلُ قَوْلًا بِالْيَمِينِ - اگر مگر کہیں میں ہونے دے (اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے کی باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہو اگر دیکھا ہو لوگوں کا)۔

وہ مجھ کو مجبور کر دیں تو کیا کروں۔

يَجْعَلُ لَكَ بَعْلًا مِثْلَ نَفْسِكَ فَتَحْتِ بِهَا

اللہ تعالیٰ ہر صورت کے بدل ایک شخص پیدا کریگا۔
جو صورت بنانے والے کو تکلیف دیکھایا ہر صورت کو
بدل ایک جان صورت بنا نیوالے میں پیدا ہوگی۔
اُس کو اللہ تعالیٰ عذاب دیگا۔

لَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ - شاید اللہ تعالیٰ
اُس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہی)
يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَّ - اُس میں چربی رکھتے
تھے۔ ایک روایت بَجْعَلُونَ ہے یعنی گلاتے تھے۔
اجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً - تم اپنی نماز
نماز اکیلے اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے
ساتھ جو نماز پڑھو اُس کو نفل کر ڈالو اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دو بار پڑھی جاوے
تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعضوں
نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہو جسکو چاہے فرض رکھے
اور جس کو چاہے نفل رکھے۔

اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بَيْتِكُمْ - اپنی کچھ نماز
گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کر
بعضوں نے کہا کبھی کسی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھا
ناکہ عزت میں پتھر مارو وغیرہ جو مسجد میں نہیں آسکتے تہا
انتہا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جا
میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم
کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو انہیں جماعت میں شریک
نہ ہونے کا گناہ نہ ہوگا۔

لَا يَجْعَلُ أَحَدٌ كُفْرَ الشَّيْطَانِ شَيْنًا مِنْ صَلَاتِهِ
يَكْفُرُ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنِ يَمِينِهِ - کوئی تم
میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر
کہ نماز سے فارغ ہو کر خواہ مخواہ دائیں جانب جانا
چاہئے (بلکہ کبھی دائیں جانب جائے کبھی بائیں
جانب اگر ہمیشہ دائیں ہی جانب مڑے تب بھی کوئی

قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضرور
نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار
کرے اور رخصت پر کبھی عمل نہ کرے تو شیطان فی
اُسکو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے
وہ کتنا بڑا گمراہ ہوگا۔ سمجھ لینا چاہئے۔

مشرک جم۔ مثلاً تہجد، ادسواں، چہلم، نیاز، فاتحہ،
مجلس میلاد، گیارہویں، بارہویں، انگلیاں اذان
میں چومنا، قیام تقیسی، مرثیہ خوانی، جھنڈے شہزی
علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کر نیوالے کو مطعون
کرے اُس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اُس
کو اور تو شیطان کا تسلط اُس پر ہے جو مستحبات اور
مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم
سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے، مثلاً رفع یدین
نہ کر نیوالے یا آئین باجہر نہ کہنے والے کو یا دسترخوان
پر نہ کھانیوالے کو یا بیعت تو بہ نہ کرنے والے کو کیونکہ
یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا
تو اُسپر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین
کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر تقلید

کو گمراہ جانے اُس پر بھی شیطان کا تسلط بحد ہے۔
میں :- کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین
جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اُسکو واجب کہو والا
سخت گمراہ ہوگا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو
اللہ اور رسول واجب کریں۔ علماء کا یہ منصب نہیں
کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے
اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کی رخصتوں پر
عمل کیا جائے۔

وَأَجْعَلُهُ الْوَارِثَ مِثْلًا - اور اُس سے فائدہ اٹھانا
ہم میں باقی اور مہوش رکھ۔

يَجْعَلُ فِيهِ كِبْشًا - اگر کوئی احرام کی حالت میں

تو کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلغَازِيَةِ وَ لِبِجَاعِيلَ أَجْرًا وَ أَجْرًا
الغازی - غازی کو اسکا ثواب ملیگا اور جس نے
غازی کو اجرت دیکر جہاد کرایا اسکو اسکا بھی ثواب
ملیگا۔ زرپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اور
غازی کا بھی ثواب ملیگا

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لِيَعَذِّبَ الْجَعْلَ فِي بَحْرٍ
اللہ تعالیٰ گوہ کے کیڑے کو اس کے سوراخ میں
عذاب کرتا ہے (جمع البحرین میں ہے کہ جعلن ایک
چھوٹا کیڑا ہے خنفسا سے بڑا کالا بہت کالا اس
کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اس کو
الوجہران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ
میں اکٹھا کرتا ہے۔)

جَعَلْتَنِي يَهُودًا حَمَادًا - یہودی لوگ مجھے کو گدھا
بنا دالتے۔

جَعَّةٌ - جو کا شراب۔

نَهَى عَنِ الْجَعَّةِ - آپ نے جو کے شراب کو
منع کیا ہمارے ملک میں اس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب
اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفَاءً - گرا دینا، پھینک دینا، ادا نہ دینا۔

جَفَاءً - پھین، کوڑا کچرا۔

خَلَقَ الْأَرْضَ مِنَ الشُّغْلَى مِنَ الرَّبْدِ الْجَفَاءِ
اللہ تعالیٰ نے نیچی دالی زمین کو اس پھین اور
کوڑے کچرے سے بنایا (جربانی پر آگیا تھا) پہلے
سب پانی ہی پانی تھا اس میں سے بخار نکلا وہ
ہوا ہو گئی پھر بخار بخار سے ٹھکرایا تو آگ پیدا ہوئی
پانی پر پھین جما اور کوڑا کچرا وہ زمین ہو گیا۔ ایک

طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے
بھی اسکی تائید ہوتی ہے وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى السَّمَاءِ لِيَكُنْ
عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات
مقدس اس سے بھی پہلے وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ
رہے گا۔

إِن طَلَّقَ جُفَاءً مِنَ النَّاسِ - کچھ جلد باز یا آگے والے
لوگ چل دیئے۔ ابن اثیر نے کہا ہم نے تو صحیحین میں
یوں پڑھا ہے إِن طَلَّقَ أَخْفَاءً مِنَ النَّاسِ یعنی کچھ
پلے پھلے لوگ چل دیئے یہ صحیح ہے خفیفت کی تفسیر
کی روایت میں سُرْعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد بازوں
مَنْ تَجَلَّى لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَتْ مَا لَمْ تَجْعَلُوا بَنِي
مرد ارہم کو کب تک حلال ہے فرمایا جب تک کہ
کوئی بھاجی نہ اکھیر سکے یعنی کوئی توکاری بھاجی نہ
پات بھی کھانے کو نہ لے۔

حَرَّمَ الْحُمْرَ الْأَهْلِيَّةَ فَجَعَلُوا الْقُدْرَةَ
آنحضرت نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں
ہانڈیاں اوندھا دیں (جن میں گدھے کا گوشت
پڑھایا تھا۔ ایک روایت میں فَأَجْفَأُوا الْقُدْرَةَ
ہے ابن اثیر نے کہا یہ سنا زلفت ہے جیسے گدھے
اور الْفَأْوَا - محیط میں ہرگز یہ لغت مجہول ہے)

جَفْرًا - بڑا ہونا۔ کھانے کے لائق ہو جانا بدن کی
نکلنا اکثر جماع سے۔

كَانَ يَشْتَبُ فِي الْيَوْمِ سَبَابَ الْقَبِيْرِ
فَبَلَغَ سِتًّا وَهُوَ جَفْرًا - آنحضرت کی آنحضرت
کہتی ہیں) آنحضرت ایک دن میں اتنا بڑھتا
دوسرا کا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے چھ مہینے
آپ غلصے زور ہوا اور کھانا کھانے کے قابل
اصل میں جَفْرًا بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب
مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے

یت سے
لہذا لیکن
(ذات
اور پیشہ
یا آئے
وہمیں
یعنی
کی
جلد باز
شعور
بکے
جہاں
القدر
یہ تو
ہے کا
تغادر
ہے
نہی
کی
تسا
ہے
نے
ہیں
جائے

کھانے لگے۔

فَخَرَجَ رَأَى ابْنَ لَهَّاءٍ جَعْفَرًا - اُسکا ایک لڑکا میری
طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔
فِي مَجْمَعِهِ يُصِيبُ الْأُمَّةَ نَبَّ جَعْفَرًا - اگر
احرام والا شخص غمگوش مار ڈالے تو ایک
بکری کا بچہ بدلے (اُسکی قربانی کرے)۔
يَكْفِيهِ ذِرَاعُ الْجَعْفَرِيَّةِ - اُس کو حلوان کا
دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے)۔ یہ اُسکی
تعریف کی۔

هُوَ مُؤَاوِدٌ فِزُّوْا الشُّعَارَ كُمْ فَإِنَّهَا جَعْفَرِيَّةٌ
روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا
ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)

الصَّوْمُ مَجْفَرَةٌ - روزہ منی کو سکھا دیتا ہے۔
رجاع کی خواہش کم کر دیتا ہے

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ مَجْفَرَةٌ - روزہ اپنی
اوپر لازم کر لے اُس سے منی کی پیدائش کم
ہو جائے گی۔ یا منی سوکھ جائے گی رجب منی کی
تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہو جائیگی
نمائی نہ جلا فی الشمس فقال قم عنہا
فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص
کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا دھوپ سے
اٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا
اُس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

إِنَّا كَرِهْنَا مَجْفَرَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا جَعْفَرِيَّةٌ وَصَحَّ
کے سونے سے پرہیز کر دو اُس سے شہوت کم ہو جائی
گی۔

إِنَّا كَرِهْنَا مَجْفَرَةَ الْغَدَاةِ - ہر ایک ایسی عورت
سے پرہیز کر جس کے جسم سے بڑی بو آتی ہو۔ یہ
اجفار سے نکلا ہے یعنی بدبودار ہونا۔ بعضوں نے

کہا جعفرہ سے موٹی عورت مراد ہے۔ کہتے ہیں
امرأة جعفرۃ الجعنین یعنی موٹے پہلوؤں والی
عورت۔

مِنْ اتَّخَذَ قَوْمًا عَرَبِيَّةً وَجَعْفَرًا هَانَفِي
اللَّهُ عَنْهُ الْفَقْرُ - جو شخص عربی کمان اور
تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالیٰ اُسکی محتاجی
دور کر دیگا۔ محیط میں ہے جعفر لکڑی کا ترکش
جس میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جس میں لکڑی
نہ ہو۔

فَوَجَدُ نَاكَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْجَفَارِ - پھر ہم
نے اُس کو ایک گڈھے میں پایا۔ جفار جعفرہ کی
جمع ہے۔ یعنی اور بوزن حفرہ۔

جَعْفَرٌ - اُس کوٹے کو کہتے ہیں جسکی بندش نہ
ہوئی ہو۔

جَعْفَرٌ - ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے
اطراف میں جس کو جعفرہ خالد بھی کہتے ہیں شہوت
ہے خالد بن عبد اللہ بن اسید کی طرف۔

أَمَّا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْجَعْفَرِ وَالْجَامِعَةِ
آنحضرت نے امیر المؤمنین علی بن ابیطالب

کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جعفر دوسری جامعہ۔
ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری
بھیر کی کھال پر۔ اور اُس میں قیامت تک جتنی

باتیں ہونے والی تھیں وہ سب جملاً لکھوا دی
تھیں۔ سید شریعت نے شرح مواقف میں نقل
کیا کہ جعفر اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علی کے

پاس اُن میں از روئے قواعد علم حردت و تفسیر
بڑے بڑے حوادث کا بیان تھا جو قیامت تک
ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام

گذرے وہ اپنی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر دیتے۔ اور اپنی کتابوں سے نقل کرتے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا میرے پاس جعفر ایضاً جو زید ابن ابی العلاء نے پوچھا اُس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد کی اور توراہ موسیٰ کی اور انجیل عیسیٰ کی اور ابراہیم کے صحیفے اور حلال و حرام اور حضرت فاطمہ کا صحیف اور وہ باتیں جن کی وجہ سے لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم اُن کے محتاج نہ ہوں اور میرے پاس جعفر احمربھی ہے اخیر تک کتاب قبول الہدیٰ میں جو امام رضا علیہ السلام نے مامون رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے کہ تو نے خلافت کے سخت کو پہچانا اور میرا پاپ دادا نے نہیں پہچانا تھا میں نے تیری طرف سے یہ التماس قبول کیا مامون نے امام رضا سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہو جائے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں۔ چونکہ خلافت آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق تھا مگر جعفر اور جامعہ دونوں کتابوں سے یہ نکلتا ہے کہ مسادات کی خلافت چلنے والی نہیں) ایک امام صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت اور نبوت دونوں ہمارے خاندان میں جمع کرنا والا نہیں۔ حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ سو خلیفہ وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری انگلیوں سے خلافت کی بوسو نگھتا ہوں انہوں نے کہا خلافت کی نہیں بلکہ نبوت کی خوشبو ہے۔

مؤلف کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی فاطمہ کے لئے آخرت کے درجے خاص فرمائے اور دنیا کی حکومت اور سلطنت اُن کی قسمت میں نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد

اب تک مسادات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں ہوئی اور ایرے غیرے بیخ کلیاں ہمیشہ خلافت اور حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں تک کہ اکثر زمانہ شہداء ہجری میں مولانا اسمعیل شہید نورانی مرقدہ نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت قائم کرنا چاہی تھی مگر منشا خداوندی نہ تھا سید صاحب مع تمام رفقا کے کفار افاغندہ اور سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محیط میں ہے کہ علم اور علم تکمیر ایک ہی ہے یعنی سائل کے سوال کے حروف میں تصرف اور تغیر اور تبدیل کر کے ان کے سوال کا جواب نکالنا۔

میں۔ کہتا ہوں یہ سب رول تین غیر صحیح ہیں نہ حضرت علی رضی کے پاس کوئی کتابیں ہو سکتی ہیں جعفر جامع نہیں اور نہ آپ کو آئندہ کوئی کتاب کا تفصیلی علم دیا گیا تھا۔ صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا مجھ کو آنحضرت سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں ہے اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام لائے ہیں اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے معاد یہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ ابن امیہ پر غالب ہوا تو انکو جھاڑ پھونچ کر دوں گا۔ اور اگر یہ علم آپ کی اولاد میں امام حسین علیہ السلام کو نہ اور کر بلائے قصد کیوں اور ابن زیاد بد نہاد اور حضرت سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیں یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں جن پر بعض علماء نے دھوکہ کھایا اور انہوں نے ان کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربی نے

ہوتا ہے انہوں نے اپنی تفسیر میں ذلک الکتاب سے کتاب الجفر والجامعہ مراد رکھی ہے سبحان اللہ یہ عجیب تفسیر ہے اور ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات سید بنوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے ہیں۔
 اتَّقَلُّقُ تَقَلُّقِ الْقَدْحِ فِي الْجَفْرِ الْقَارِعِ
 تو ایسی گڑبڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر کھڑ بڑ کرتا ہے۔
 جَفْرِ عَبْدِي - حدیث کے ایک راوی کا نام

جَفْرٌ - جمع کرنا، خشک ہونا، ایک جگہ اقامت کرنا۔
 تَجْفِيفٌ - شکھانا۔

جُعِلَ فِي جَفْتٍ طَلْعَةٌ ذَكْرٌ - وہ جادو کا سامان ایک نر کجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا۔
 (ایک روایت میں فِي جَفْتٍ طَلْعَةٌ ہے معنی وہی ہے۔)

جَفَّتِ الْأَقْلَامُ وَطُوِيَتِ الصُّحُفُ - قلم سوک گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہو خواہ سب لوہے کے ٹکڑوں میں لکھ دیا گیا۔)
 جَفَّتِ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ - قیامت تک جو لکھنے والا تھا اُس کو قلم لکھ کر سوک گیا۔
 جَفَّتِ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاتٌ - جو کچھ تجھ گزرنے والا ہے وہ لکھا جا کر قلم سوک گیا۔

الْجَفَاءُ فِي هَذَيْنِ الْجَفَيْنِ مَا يَبْعَثُ وَمُضِي سَخِي ادر بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے ریبہ اور مضر میں (دونوں مشہور قبیلے ہیں۔)
 كَيْفَ يَصْلُحُ أَمْرٌ بَلَدٌ جُلَّ أَهْلُهُ هَذَا

الْجَفَّانِ - بھلا اُس سبتی کا کام کیونکر درست ہوگا جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے ہوں گے۔

مَا كُنْتُ لِأَدْعَى الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ جَفَيْنَ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ بِرَأْسِ بَعْضٍ - میں تو مسلمانوں کو اس حال میں چھوڑنا نہیں ہوں کہ ان کے درگروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنے (لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے۔ مسلمانوں کو کئی گروہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔)

جَفَّاتٌ - دو گروہ بنی بجر اور بنی تمیم۔
 لَا تَقْلُ فِي غَنِيمَةٍ حَتَّى تَقْسَمَ جَفَّةً - لوٹ میں سے انعام نہیں لے کر جب تک سب تقسیم نہ ہو جائے (ایک روایت میں حتی تقسم علی جفۃ ہے۔ یعنی یہاں تک کہ اپنے گروہ پر یعنی شکر والوں پر تقسیم نہ ہو جائے۔)

قِيلَ لَهَا التَّبِيدُ فِي الْجَفِّ قَالَ أَخْبَثُ قِي أَخْبَثٌ - پوچھا گیا نبیز چمڑے کے ڈول میں بنانا کیسا ہے انہوں نے کہا بہت برا بہت برا۔

جَفَّتْ - چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا بعضوں نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر جو بنا لیا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کجور کی لکڑی کو کرید کر اُس کا برتن جو بناتے ہیں۔

فَجَاءَ عَلَى فَرَسٍ مِّنْ جَفَيْنَ - ایک گھوڑے پر سوار آیا جس پر تحفات پڑا تھا۔ تحفات زرتوہ کے طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ تاکہ جنگ میں اُس کو صدمہ نہ پہنچے اُس کی جمع تحائف آتی ہے۔

إِنَّهُ كَانَ عَلَى رَجَا وَيَغِيهِ الَّذِي يَبَاجُ - اُن کی

سبب نہیں خلافت اور تک اکثر نہیں سید اور ان کی خلافت مانہ تھا سید نہ اور سب سے کہ علم کے سوال کے کر کے میں غیر صحیح میں مردہ کہ توں پچھ کو آ نہیں کے کچھ نہیں کے احکا ہ کا تقصیر رہ کر رہتے کچھ پھوٹ کر ولاد میں رہا ہے اور اور سبب کی روایتیں آیا اور ابن عربی

زہروں پر دیباچ لگا تھا دریا ج ایک پوشی کپڑا

(۴)

فَاعِدًا لِلْفَقِيرِ تَجْعَلُهَا - فقیری کے لئے سامان

تیار کر۔

جَفَلٌ - پوست نکالنا، چھیلنا، الگ کرنا، ڈالنا، ملانا،

ہانکنا، دفع کرنا، گرا دینا، کھود ڈالنا، بھاگنا،

پریشان ہونا، جلدی کرنا۔

لَمَّا قَدِمَ السَّيِّئُ صَمَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْمَدِينَةَ إِذْ جَفَلَ النَّاسُ قَبْلَهُ - جب

آنحضرت مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی

سے آپ کی طرف بھاگے۔

فَنَعَسَ عَلَى نَاجِلَتِهِ حَتَّى كَادَ يَنْجِفِلُ مَعَهَا -

آنحضرت اپنی ادنیٰ پر ادنیٰ لگے قریب تھا کہ

آپ اُسے گر پڑیں۔

مَا يَلِيكَ رَجُلٌ سَيِّئًا مِّنْ أُمُورِ النَّاسِ إِلَّا

يَجِيءُ بِهِ فَيَنْجِفِلُ يَأْفِي جَفَلَ عَلَى شَيْءٍ

جَهْلًا - جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا ستوری ہو

کوئی عام خدمت اُس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو

یا کو تو ال یا قاضی (جڈج) یا تحصیلدار پھر اُس میں

خیانت کرے تو قیامت کے دن اُس کو لے کر

آئیں گے وہ دوزخ کے کنارے پر سے اُس کے

اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائیگا۔

ذَكَرَ النَّارَ فَا جَفَلَ مَغْشِيًا عَلَيْهِ - امام حسن

بصری نے دوزخ کا ذکر کیا تو بیہوش ہو کر گر پڑے

(ایسی ہیبت طاری ہوئی)۔

إِنَّ رَجُلًا هَكَذَا يَأْتِي حَتَّى إِذَا مَوَّاهُ مَسْلَمَةٌ

عَلَى جَمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ جَفَلَهَا

ثُمَّ تَجَمَّرًا لِيُنْكِرَ حَقَّهَا فَوَاتَى بِهِ عَمْرًا فَمَاتَ -

ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر

سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اُس کو

(گدھے پر سے) گرا دیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اُس

سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے

پاس لایا گیا آپ نے اُس کو قتل کر ڈالا یہ قتل

تجزیراً ہو گا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی

مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی نہ

کرے۔

أَبَى الْبَحْرُ فَأَجِدُ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا كَثِيرًا

میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر

نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں۔

إِنَّهُ جَفَلَ الشَّجَر - دجال کے جسم پر بہت

بال ہوں گے۔

رَأَيْتُ قَوْمًا جَافِلَةً جَبَاهُهُمْ يَتَنَوَّلُونَ

النَّاسَ - میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی

پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں

پر اُن کے بال تھے جیسے نصاریٰ کی دستوں

وہ لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔

وَاللَّهُ لَا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الظَّالِمِينَ إِذْ أَجَلَ

خدا کی قسم اُسکا عمل ظالم تک نہیں پہنچتا

وہ کوشش کرے۔

فَيَجْفَلُونَ النَّاسَ إِجْفَالًا غَلِيظًا

میں اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بھگت

بھاگ نکلتی ہیں۔

جَفَنٌ - ہازر کھنا، روکنا، نخر کرنا، پیالہ میں گدھے

کھلانا، آنکھ کا پوٹا اور پر کا ہویا نیچے کا، تلوار

نیام، انگور کی جڑ، یا شاخ۔

جَفَنٌ - تلوار کا نیام۔

جَفْنَةٌ - پیالہ، چھوٹا کونواں، سخی آدمی

تَجْفِينٌ اور راجفان - بہت جماع کرنا۔

أَنْتَ الْجَعْفَةُ الْغَرَّاءُ - تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے۔ سفید سے یہ مطلب ہے کہ اُس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے۔ جَعْفَةُ کی جمع جَعْفَانٌ اور جَعْفَاتٌ آتی ہے۔)

نَادِيَا جَعْفَةَ الرَّكْبِ - پکارا سواروں کی پیالہ (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)۔

إِعْتَسَلَ فِي جَعْفَةٍ - ایک بڑی پیالہ (کوئی) میں غسل کیا۔

وَهُوَ مِثْلُ شَيْءٍ جَعْفَةٍ - چاند اُس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا۔

إِنْسَكَرَ قُلُوبُهُمْ مِنْ رَأْيِ الصِّدْقَةِ فَجَعْفَتَا زَكَاةَ كَيْدِهِمْ مِنْ سِيَمَاءِ لَيْلٍ كَوْنِي (دُرِّ) لِي) آپ نے اُسکو نخر کے اُسکا گوشت پیالہ میں کھلا دیا۔

سَلُّوا سَيْوُوكُمْ مِنْ جَعْفُوكُمْ - اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یعنی جَعْفُوكُمْ کی جمع ہے، جیسے اَجْفَانٌ اور اَجْفَنٌ ہے)۔

كَسَّرَ جَعْفَنٌ سَيْفَهُ - اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا۔

يَا جَعْفُوكَ يَا جَعْفُوكَ - سخت ہونا، بے مروت ہونا، بھاری ہونا، دور ہونا، آرام نہ پانا۔

كَانَ يُجَافِي عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ لِلتَّجْوُدِ - مجلس میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں کو الٹ رکھتے۔

إِذَا سَجَدَتْ فَتَجَافَى - جب تو سجدہ کرے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں جَعْفَانِي دور ہوا۔ اور اَجْفَانِي دور

کیا ہے)

إِقْرَبُوا الْقُرْمَانَ وَلَا تَجْعَفُوا - قرآن پڑھتے رہو اُس سے دور مستم ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)۔

غَيْرُ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عِنْدَهُ - نہ تو اُس میں غلو کر نیوالا ہو نہ تقصیر کرنے والا۔ ابن اثیر نے کہا جَعْفًا کا معنی یہ بھی ہے ناظم پروری اور احسان کو ترک کرنا۔

الْبَدَاءُ مِنَ الْجَعْفَاءِ فَمَنْ كَوْنِي بَدْرَبَانِي جَعْفًا فِي دَاخِلٍ -

مَنْ بَدَأَ جَعْفًا - جو شخص جنگل میں جا کر رہا (گنوار بن گیا) اُس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے)۔

لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهَيَّبِ - آنحضرت سخت مزاج نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے (نظر حقارت سے دیکھنے والے)۔ بعضوں نے مَهَيَّبٌ بفتح ميم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں ہیں بلکہ عزت والے ہیں)۔

لَا تَزُهَدَنَّ فِي جَعْفِ الْجَعْفِ - تہمند کو موٹا چھوٹا رکھنے سے نفرت مت کر دو (آرام طلبی اور خوش پوشاکی کی عادت مت ڈالو)۔

خَوَجَ جَعْفَاءَ مِنَ التَّائِبِينَ - کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے ہوئے۔

إِذَا جَلَسَ يَتَجَافَى وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنْ الْقَعُودِ - سبوت جب بیٹھے تو زمین سے اٹھا رہے (طمینان سے نہ بیٹھے) کیونکہ اسکو کھڑی ہو کر اپنی باقی نماز (اگر ناہے)۔

أَلَيْدٌ سَبَدٌ جَعْفَاءُ بِالْيَمِينِ مِنَ الْجَعْفَاءِ -

س کو
بٹا اُس
عمیر کے
لا رہے تھے
پر کوئی
رازی
تکلیف
س
دی ہیں
م
تکلیف
اجن کی
یا پیش
کی
اذا
یہ
غلیب
میں
بالین
پ کا
سخی آدی
جامع

جق - بیٹ کرنا پرندہ کا گناہ۔
جقہ - بوڑھی ادنیٰ۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْكَافِ

جکڑ - الحاح کرنا، غصہ کرنا۔
اجکڑ - بیج میں الحاح کرنا۔
جکڑہ - حاجت، حاجت۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ اللَّامِ

جلاد - یا جلا یا جلاء - پھاڑ دینا، پھینک مارنا،
جلب - یا جلب - ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔
درآمد (اسپورٹ) ڈرانا، جمع کرنا، کمانا، ڈالنا،
جھرنکا، تصور کرنا۔

لَا جَلْبَ وَلَا جَلْبَ - جلب اور جنب درست
نہیں ہے (جنب کی تفسیر آگے آئیگی) جلب دو
امروں میں ہوتا ہے۔ ایک تو زکوٰۃ میں دوسرے
گھوڑ دوڑ کی شرط میں۔ زکوٰۃ کا جلب یہ ہے کہ
ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانور والوں
کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لیکر اس کے پاس
حاضر ہوں آپ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس
میں جانور والوں کو تکلیف ہوگی خود تحصیلدار کو
جانا چاہئے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جانور
زکوٰۃ وصول کر لینا چاہئے۔ شرط کا جلب یہ ہے
کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکے اور
کو ڈالنا اور جھرنکا رہے تاکہ وہ آگے بڑھے
وَيَقُودُ الْجَيْشَ ذَا الْجَلْبِ - اور آوازوں کی
شکر کہ اپنے پیچھے لائے رہے جسے جلبتہ کی
آواز ہے۔

سَبَّحَ جَلْبِيَّةَ الرَّجَالِ - مردوں کی آواز ہے

داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا آداب شریعت سے دور
ہونا ہے۔

تَجَاوَزْنَا عَنِ الدُّنْيَا - دنیا سے دور رہو۔
يَتَجَاوَزُ عَنِ الْعَذَابِ مَا دَامَتْ رَطْبَةُ
جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اس سے عذاب
دور رہے گا۔
جَفْوَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - میں قیامت کے دن اسکو
دور کر دوں گا۔

إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ أَهْلُ الْجَفَاءِ مِنَ التَّلَاسِ
یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا آداب
گنوار ہیں۔

يَمُوتُ الْعَالِمُ فَيَذْهَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَتَلْبِيهِمُ
الْجَفَاءُ فَيَضِلُّونَ وَيَجْهَلُونَ - عالم مرجائیکا
اور علم اپنے ساتھ لے جائیگا پھر اس کے قائم
مقام جفا دالے ہوں گے وہ گمراہ ہوں گے اور
گمراہ کرینگے۔ جمع البحرین میں ہے جفا دالوں سے
یہ مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ
دینے والے)۔

زَادَ الْمَسَافِرُ الْحِنَاءَ وَالشَّعْرُ مَا لَيْسَ فِيهِ
جَفَاءٌ - مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعریں پڑھنا
جن میں جفانہ ہو یعنی غلات شرع اور محض مضامین
نہ ہوں۔

الْإِبِلُ فِيهِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ - اونٹوں میں
مشقت اٹھانا ہے اور سختی سہنا۔

جق - گرانا۔

لَسْتُ بِالْجَائِفِ وَلَا الْمَجْبُوعِ - نہ میں ظالم ہوں
نہ مظلوم۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْقَافِ

لَا تَلْعَنُوا الْجَلْبَ - تجارقی قافلہ سے آگے جا کر
مت لو (اُس کو بستی میں آنے دو، بستی میں آ کر
وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں۔ آگے جا کر
اُن سے نرخ ٹھہرا لینا اور مال مول لے لینا یہ
درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں
کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی
کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)۔

أَرَادَ أَنْ يَخَالَطَ بِنَا أَجْلَبَ فِيهِ - آپ کا
مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اُس مقصد
میں جسکے لئے وہ جمع ہوئے تھے۔

أَجْلَبُوا عَلَيْهِ - جمع ہوئے اُس پر۔

أَجْلَبِيهِ - اُس کی مدد کی۔

أَجْلَبَ عَلَيْهِ - اُس کو آزدی، برا بیختہ کیا،
اُبھارا۔

الْكَلْبُ تَبَايَعُونَ مُحَمَّدًا عَلَى أَنْ الْعَرَبَ وَ
الْعَجَمَ مُجْلَبَةً - تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اسپر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں کو اکٹھا
لو (دراک ایک روایت میں مجلیتہ ہے یا نے تھمائی
سے)۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِيَتِي
نَحْوَ الْجَلَابِ - آپ جب جنابت کا غسل
کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے۔

دراک روایت جلاب ہے حائے حلی سے یعنی
انسا بڑا برتن پانی کا جس میں دو دوہ دہتے ہیں)۔

عَنْ مَرْعُو أَبِي بَجَلُوبَةَ فَذَلَّ عَلَى طَلْحَةَ
فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّبِعَ حَاضِرًا لِيَأْتِيَ - ایک گنوار

سرداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبید اللہ
کے پاس اُتر اُس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال

بیچ دیں۔ طلحہ نے کہا آنحضرت نے اس کو منع
کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اُسکا
ذلال بنے بلکہ خود اُس کو بیچے دے)۔

جَلُوبَةُ - وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے
فردخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوبَةُ ہے
حائے حلی سے یعنی دوہیل اونٹنی لیکر آیا)۔

لَا يَدْخُلُ مَلَايِكَةُ إِلَّا الْجَلْبَانَ السَّلَاحِجَ -
مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں
آئیں تو ہتھیار غلات میں رکھ کر لائیں۔

جَلْبَانٌ - چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت
اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین
کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں۔ بعضوں نے جَلْبَانِ
روایت کیا ہے۔

تَوَخَّذُ الزُّكُوفُ مِنَ الْجَلْبَانِ - جلیان میں
زکوٰۃ لیجائے گی۔ وہ ایک غلہ ہے ماش کی طرح
اُس کو خلتو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ أَحَبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيُعِدِّ لِلْفَقِيرِ
جَلْبَانًا - جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت سلامت
سے محبت رکھے وہ فقیر کی کالباس تیار رکھے۔

یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت
اور آپ کے اہل بیت کی محبت اُس وقت سچی
ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو مولیٰ کا
طلبگار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا۔
ہم خدا خواہی دہم دنیا کے دوں۔

اِس خِیَالِ اسْتَدْحَالِ سِتِّ وَجَنُوبِ
جَلْبَانِ - ازار اور چادر۔ بعضوں نے کہا اور
اُس کی جمع جلابیب ہے۔

لِثَلَاثَةِ مَاصِيحَةٍ مِمَّا مِنْ جَلْبَانِهَا - اگر اُس
کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آجائے تو

مارنا
بیچنا
ارٹنا

درست
جلب
دوسرے
یہ ہے کہ

رجا اور

کے پاس
ایا کیر
سیدار
وہاں

لبب
رکھے

بڑھا
آزاد
بے

کی آواز

إِنِّي لَأَكْمَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ أَرَى جَبْهَتَهُ جَائِلَةً
مِنْ أَسْ كَوْبٍ أَسْبَحْتَا هَوْنِ أَدْمَى كَلِّهِ كَمَا أَسْ
كِي بِشَانِي صَاغَتْ جَعْنِي دِيكْهُونِ رَأْسِ بِرَسْمِ
كَانَ شَانِ نَهْ يُوِيَا ذَهَابِ بِرَبَالِ نَهْ هَوْنِ -

جَلَخَ - بھر دینا، گرا دینا، جاع کرنا، کھینچنا۔

أَجْلَخَاخَ - ناتوان ہونا، بازوؤں کو سجدی میں
پسلیوں سے جدا رکھنا۔

فِي آذَانِهِمْ نُزَيِّنُ جِلْوًا خَيْنٍ - ناگاہ دوکشاہ
نہریں نظر پڑیں۔

أَلَا لَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبِينَنَ لَيْلَةَ يَا بَطِيخَ
جِلْوًا إِيحَ بِأَسْفَلِهِمْ نَحْلٍ - کاش میں جانوں کہ
میں ایک رات کشادہ میدان میں بسر کروں گا
جس کے نشیب میں کھجور کے درخت ہوں۔

جَلَاخَ - جو بہیمانہ بھروسے۔

جَلَخَ - چھری تیز کر نیکا آلہ۔

جَلَدٌ - کوڑے مارنا، کھال پر صدمے پہنچانا، زبردستی
کرنا۔ جاع کرنا، ڈسنا۔

جَلَدٌ - زور، قوت۔

لِيُرَى الْمَشْرُكُونَ جَلْدَهُمْ - تاکہ مشرک
لوگ ان کی قوت اور سختی دیکھ لیں۔

كَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ
پیٹ والے بہادر آدمی تھے۔ یا زور آور دل
والے۔

رُدُّوا الْأَيْدِيَّانِ عَلَى أَجَالِدِهِمْ - تمہیں خود
ان کی ذاتوں پر ڈالو اور غیر شخص کو قسم دینے سے
کیا نامدہ ہو، گودہ ان میں شریک ہو گیا ہو۔ اجلاد
کی جمع ہے۔

أَجْلَادٌ - آدمی کے جسم اور مجموعہ اعضا کو کہتے
ہیں۔

فَلَانَ عَظِيمُ الْأَجْلَادِ يَاعَظِيمُ الْجَائِلِينَ
عَرَبٌ لَوْ كَبْتُمْ هِيَ (یعنی وہ بڑے بڑے اور اعضا
والا ہے۔ دکن کے محاورہ میں بڑے ڈانڈا کہتے ہیں۔

كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ تُشْبِهُهُ جَائِلِدٌ كَبْتٌ
عَمْرًا - ابو مسعودؓ کے اعضا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
اعضا کے مشابہ تھے۔

قَوْمٌ مِّنْ جَلْدٍ تِنًا - کچھ لوگ ہمارے ہی ذات کے
ہونگے ہمارے ہی قوم کے۔ یعنی مسلمان۔ یا
عربی)۔

حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضٍ مِّنْ جَلْدٍ - جب ایک سخت
زمین میں پہنچے۔

وَجِلْدِي قَمْرِي وَرَأْسِي لَبِغِي جَلْدِي مِّنْ
الْأَمْوَالِ - ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کھجور
میں جھکول بجا رہا ہے۔ حالانکہ میں سخت زمین میں
تھا۔

كُنْتُ أَدْلُو بِمَهْمَةٍ أَشْتَرُ طَهًا جَلْدًا -
حضرت علیؓ نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور
ایک ڈول نکالتا۔

فَجَلِدُوا بِالرَّجُلِ نَوْمًا - ایک شخص نے آنحضرتؐ
سے یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تھی
پڑھوں گا۔ آپ نے لمبی نماز پڑھی وہ نیند کے
مارے گر گیا۔

كُنْتُ أَتَسَدُّ فَيَجْلِدُونِي فِي حِلْمِي كَمَا كَرِهْتُمْ
نیند کی وجہ سے گر جاتا۔

كَانَ جَائِلِدًا يَجْلِدُ - مجاہد پر جھوٹ کی نسبت
کی جاتی تھی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فَلَانَ جَائِلِدًا
بِحُلْمِهِ نِيْرًا فَلَانَ شَخْصٌ بِرَأْسِهِ نِيْكِي كَمَا كَرِهْتُمْ
بے۔

فَنظَرَ إِلَى مُجْتَلِدِي الْقَوْرِ فَقَالَ الْآنَ حَتَّى
الْوَيْطِيسُ - آنحضرت نے اُس جگہ پر نگاہ کی
جہاں تلوار چل رہی تھی فرمایا اب تندور گرم ہوا
جِلَاد - تلوار سے مارنا۔

جِلَاد - کوڑے مارنا، اگر دن کا ڈر والا۔

أَيْتَارُ جُلِّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَيْ
لَعْنَتُهُ أَوْ جَلْدُهُ - جس مسلمان کو میں نے گالی
دی یا اُس پر لعنت کی یا اُس کو کوڑے سے مارا۔ جَلْدُهُ
اصل میں جَلْدُهُ تھا۔ تے کو دال سے بدلا اور
دال کو دال میں ادغام دیدیا یہ بھی ایک لغت اور
مشہور روایت ہے۔

جَلْدُهُ حُسْنُ الْخُلُقِ يَذِيبُ الْخَطِيئَاتِ كَمَا
تَذِيبُ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ - خوش خلقی گناہوں
کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج جے ہوئے پانی کو
(جو سردی سے جم جاتا ہے)۔

جَلْدُهُ عُمَرُ ابْنُ الْكَرْمَاءِ الصَّحَابِيُّ - حضرت عمر
نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے
کیونکہ انہوں نے اور اُن کے تین بھائیوں نے
مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی تہمت لگائی تھی۔ تین
گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ
نے صاف زنا کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا
کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک چادر میں
تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو اُن کی سانس
پھول رہی تھی ہر چند قرآن سے صاف یقین
ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے مرتکب ہوئے مگر
چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جب تک چاروں گواہ
دخول کو اس طرح نہ دیکھیں جیسے سلاخی سرمد
دانی میں جاتی ہے اُس وقت تک زنا کی حد نہیں
لگ سکتی اور گواہی دینے والوں پر حد قذف

لازم آتی ہے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
مقدمہ پر نظر کر کے قواعد شرعیہ کے موافق حکم
دیادہ اس میں مجبور تھے۔ مغیرہ نے اس سے
بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں اور
معاویہ کی حکومت میں صد ہا آدمیوں کو ستایا
اور ایذا میں دی ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے۔
لہذا اہل سنت اُنکی صحابیت کی حرمت کر کے
اُن سے سکوت کرتے ہیں اور اُنکا امر اللہ کے
سپر د کرتے ہیں۔

لَا يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ صَرِيحُ الْعَبْدِ بَشَرًا
يُجَاوِزُهَا - اپنی عورت (بیوی) کو غلام کی
طرح کوئی نہ مارے پھر اُس سے صحبت کرے،
کیونکہ یہ نہایت بدنام ہے۔ غلام لونڈی کی طرح
بیوی کو مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اُس کو پیار کرنا
چومنا چاٹنا اُس سے صحبت کرنا۔

فَأَجْلَدَتْ هِيَ وَأَخُوتُهَا - آگے والے
مسلمان (گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے
لگے اور ان کو کافر سمجھے۔ آپس ہی تلوار چل گئی یہ
شیطان کا اغوا تھا۔

لَا يَجْلِدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةٍ - کوئی شخص (حد)
شرعی کے سوا اور کسی قصور میں، دس کوڑے سے
زیادہ نہ لگائے۔ (ایک روایت میں لَا يَجْلِدُ
أَحَدٌ بِصِيغَةِ جَمْعٍ - یعنی کسی کو دس کوڑے
سے زیادہ نہ لگائے جائیں)۔

وَلَا يَجْلِدُ مَشْتَبًا - نہ کوئی چھپی ہوئی کھال بھی
ایسی دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی
سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے، اُن کو نظر
لگائی)۔

وَيَنْزَعُ الْجُلُودَ - شہیدوں کے جسم پر سے ادنیٰ

نید
نضا
ڈکا
بجی الید
نیر کے
اتر
یا
یک سخت
میں
سے وہ کچھ
زمین پر
نڈا
دہ کچھ
میں آہ
تہ تہی
وہ نیند
یا کرتا تھا
ش کی
ب فلان
مان کی

پادریں گلیاں اٹار لیجائیں راسی طرح لوہا تھیلا
دیگرہ باقی کپڑوں میں اسی طرح خون میں لٹھڑے
دفن کر دے جائیں۔

حَتَّى تَقْتُلُوا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِاَسْيَافِكُمْ
یہا تک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں
تلواریں چلاؤ۔

نَهَى عَنْ جُلُودِ الشَّبَابِ - درندوں کی کھالیں
پینے سے منع فرمایا۔

اِذَا اَصَابَ جِلْدًا اَخَذَ هُمُ بَوْلًا قَطْمًا -
جب اُن میں سے کسی کی کھال کو (جو پینے ہوتا یا
بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اُسکو کاٹ
ڈالتا رپانی سے دھونا پاک نہ کرتا۔

جِلْدُ دِي - کھالیں نیچے والا۔ نسبت شاذ
ہے جمع کی طرف جیسے کئی کتابوں والا۔
مُجَلَّدٌ - جلد باندھنے والا۔ (صحائف)

مُجَلَّدٌ - جلد بند ہوا۔

تَجَلَّدٌ - خواہ خواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر
ظاہر کرنا۔

جِلْدٌ - اندھا چوہا۔

اِجْلُوْا اَذً - جلد بھاگنا، لمبا ہونا، دراز ہونا۔

اِجْلُوْا اَلْمَطْرَ - پانی دیر میں ختم ہوا۔

جِلْدٌ لَيْسَانًا، بِنَا، عَيْنَ لَيْسَانًا، لَمْبَا كَرْنَا، جِلْدٌ بَهَا كَرْنَا -

اِحْتَبَّ اَنْ اَتَجَمَّلَ بِجِلْدٍ سَوِيْطِيٍّ - مجھ کو پسند

ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندے کو خوبصورتی

بتلاؤں۔ خطاب نے کہا یحییٰ بن معین نے اُسکو

بجلائن روایت کیا ہے وہ غلط ہے۔

جِلْوَاؤٌ - قاضی کا امین یا کوتوال۔

جِلْوَانٌ - گولی، بہادر، موٹا آدمی۔

جِلْسٌ - اونچی زمین۔

جِلْوَسٌ - بیٹھنا۔

جَلَسَ - بیٹھا، یا اونچی زمین پر گیا جسکو نجد
کہتے ہیں۔

اِنَّهُ اَقْطَعَ بِلَالُ بْنُ الْخَارِثِ مَعَادِنَ
الْجَبَلِيَّةِ عَوْرَتَيْهَا وَجَلَسَتْهَا - آنحضرت م
بلال بن خارث کو جبلیہ کی کانیں مقطعہ کو طور

پر دیں۔ خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند زمین

میں۔ مشہور روایت معادین الثقیلیہ ہے قبلیہ

ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب بعضوں نے

کہا فرع کا پرگنہ ہے۔

بِزَوْلَتِهَا وَجَلَسَ - ایک ملکی بھلکی اور گھر میں بیٹھنا

والی عورت کے ساتھ۔ محیط میں ہے زرد کوہ

عورت جو خفیہ ظریفہ شوخ آفت کا پر کالہ ہو

اِمْرَاةٌ جَلَسَتْ - رعب لوگ کہتے ہیں گھریں

بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ بھکتی ہو)۔

وَاِنَّ مَجْلِسَ بِنِي عَوْنٍ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ -

بنی عون کے مجلس والے اُس کے سامنے نظر

رہیں عرب لوگ کہتے ہیں داری تنظرانی دار فلان

میرا گھر اُس کے گھر کے مقابل ہے۔ مطلب یہ

ہے کہ آسنے سامنے۔

فَصَلُّوا جُلُوسًا اَجْمَعُونَ - تم سب بھی بیٹھ کر

نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے۔

اَخَذَ بِيَدِيْ فَاَجْلَسَنِيْ - میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو

بٹھلایا۔

اِحْتَبَّ اِلَيَّْ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلَيَّ قَائِمًا -

ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گشت تک

جلادے تو یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اس سے

قبر پر بیٹھوں (کہانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر پر

کرغش باتیں کرے یا براغش کام کرے یا پیشاب

یا پانچا خانہ کے لئے بیٹھے۔

میں۔ کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کے قبور کی تعظیم نکلتی ہے۔ اسی طرح اُس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جو تیاں اٹاڑی کا حکم دیا جو قبروں پر جو تیاں پہن کر جا رہا تھا۔ کائی اَنْظُرَ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ۔ گویا میں لگو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے۔ یہ (جلوس سے ہے۔ یعنی بٹھلانا۔ بعضوں نے تجلوس تجلیس سے روایت کیا ہے معنی دی ہو)۔

وَجَلَسْتُ فَعَلَى عَامًا۔ میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا ایک سال گذر گیا۔ ایک روایت میں جلست بخئی قائل ہے۔ ایک سال میری کجور بیو گئی یعنی کم پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں جلست ہے۔ یعنی دیر سے پیدا ہوئی۔ ایک میں خاصہ ہے یعنی بچا گئی)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ۔ نیک ہمنشین کی مثال حتیٰ اِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ۔ جب اُسکا بیٹھنا لمبا ہو یعنی دیر تک بیٹھا۔

رَأَى أَبْنَتَهُ إِلَّا الْمَجْلِسَ۔ جب تم کسی طرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو۔

جَلَسَ عَلَيَّ فَوَاضِي كَتَجْلِسُكَ مِثِّي۔ آپ میرے پھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا۔ کیونکہ آپ اپنی نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اُسکو اپنے سامنے بلائے۔

تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جَلَسَةَ الرَّجُلِ۔ نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتیں۔

وَاجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي۔ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔

هَلَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ۔ اپنے باوا یا ماما کے گھر کیوں نہیں بیٹھا ہاں پھر دیکھتے کوئی اُسکو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُضُوءِ رُكْعَتَيْنِ جَالِسًا۔ آنحضرتؐ صلوٰۃ کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ (بعضوں نے اس دوگانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز دو ترکہ ختم کر دو۔ اور حق یہ ہے کہ آپؐ یہ دوگانہ ہمیشہ نہیں پڑھا، کبھی کبھی پڑھا بیان جو ان کے لئے)

لَا تَجْلِسُ عَلَى جَمْرَةٍ خَيْرٌ لَّهَا مِنْ أَنْ تَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ۔ اگر ایک انگارے پر بیٹھتے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔ (یعنی پانچا خانہ پیشاب کے لئے)۔

وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس بیٹھے سے اوپر جانا، اور قعود اوپر سے بیٹھے کو۔ تو سونے شخص کو اجلاس کہیں گے اور کھڑے شخص کو اقعود اور کبھی جلوس یعنی قعود بھی آتا ہے)۔

میں۔ کہتا ہوں جلوس عام ہے یا کھڑے سے بیٹھے یا لیٹے سے۔ اور قعود خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا۔

لَا تَتَّخِذُوا ظُهُومَنَا الدَّابَّاتِ حِجَابًا۔ جانور دنی بیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ کہ ہر وقت اُن پر سوار ہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)۔

عَبْد

اِدْن

نَسْتَم

ہر کھڑے

ہر بلند

ہر قبلیہ

بعضوں نے

رکھیں بیٹھتے

زور زور

کال ہو

پس (گھر میں

ہر

ن وَاللَّيْلِ

لے سامنے

لی دار فلان

مطلب

اسب بھی

ہاتھ پکڑ کر

یا قابض

ہر گشت

ہر اس سے

دیکھ کر

م کرے یا

جَلَسَ بَيْنَ شَعْبَيْهِمَا۔ جب اُسکے دونوں رازوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)۔

أَنَا جَلِيسٌ مِّنْ ذِكْمَيْ بَنِي۔ جو شخص میری یاد کرے میں اُس کا ہم نشین ہوں یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا اثر ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرے دو فرشتے گراما کا تبین و ابنو بائیں میرے ساتھ ہیں)۔

يَا رُوْحَ اللّٰهِ لِمَ نَجَّالِسُ فَقَالَ مَنْ يُّدْرِكُوْكَ اللّٰهُ مَا وَدَّعْتَهُ۔ یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے اُس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے۔ قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں اُسکے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو۔ ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بنیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کا مل کی صحبت)۔

جَلَطَاءٌ۔ سخت زمین۔

اِذَا اضْطَجَعْتُ لَا اَجْلَنْطِي۔ جب میں لیٹتا ہوں تو پت دو لوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا۔ ابن اثیر نے کہا اِجْلَنْطَاتٌ اور اِجْلَنْطِيَّتٌ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی مہموز اللام اور ناقص پائی دونوں طرح۔

جَلَمٌ۔ دونوں ہونٹ نہ ملنا، دانت کھلے رہنا، یا شہ گاہ کھلی رکھنا۔

جَلُوْعٌ۔ کھول دینا، یا محش بکنا، بے شرم ہونا۔ كَانَ اَجْلَمَ فَرِحًا۔ زبیرؓ کے ہونٹ نہیں ملنے (سامنے دانت نمایاں رہتے) بڑے شرمین (دانت) آدمی تھے۔ بعضوں نے کہا بیٹھنے میں انکی شرم گاہ کھل جاتی۔

جَلِيْعٌ عَلٰی نَوَاحِيْهَا حَصَانٌ مِّنْ غَيْرِهِ۔ اپنے فائدے سے بے شرم سارا بدن اُسکے سامنے کھول دیتی ہے تاکہ اُس کی شہوت کو ترقی ہی لیکن غیر اُس سے پاکہ اس چھپا نیوالی (یہ ایک عورت کی صفت ہے)۔

جَلَعَبٌ۔ یا جَلَعَابَةٌ یا جَلَعْبِيٌّ یا جَلَعْبَاءٌ۔ سخت شریر، لمبا، تیز نگاہ والا۔

كَانَ رَجُلًا جَلَعَابًا۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کے آدمی تھے (اصل میں جَلَعْبَةٌ لمبی ادب کی کہتے ہیں۔ ایک روایت میں جَلَعْبٌ ہے۔ وہی ہے)۔

جَلَعَدٌ۔ سخت مضبوط۔

جَلَعَادٌ۔ سخت مضبوط اونٹ۔

فَحَمَلَ الْهَمَّ كَمَا ذَا اَجْلَعَدًا۔ اُس نے اور ریح کو ٹھونس اور سخت ہو کر اٹھالیا۔

جَلْفٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، اکھاڑنا، مارنا۔

جَلْفٌ۔ جلیف یعنی سخت دل ہونا۔

اَعْدَائِيَّ جَلْفٌ۔ گنوار لٹا، بے وقوف، دل۔

فَجَاءَكَ رَجُلٌ جَلْفٌ۔ ایک احقر بیوقوف آپ کے پاس آیا (اصل میں جلف اُس کو کہتے ہیں جسکی کھال نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں، اور شہور کو بھی جلف کہتے ہیں)۔ احقر شخص کو گویا اُن کو تشبیہ دی)۔

جَلْفَاطُ يَاجَلْفَاطُ يَاجَلْفَاطُ - کشتی ساز، اُس
کی درزیں بند کرنا والا۔

جَلْفُ - موٹنا۔ بمعنی علق، دانت کھول دینا، منجھنیا
بری تربیت کرنا۔

جُوَ اِنِّیْ یَا جُوَ اِنِّیْ - لو کہہ یا تو بڑہ۔

اَنْتَ قَاتِلُ اَبِیْ یَا جُوَ اِنِّیْ قَالَ نَعُوْذُ یَا اَمِیْرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ - حضرت عمرؓ نے لیبید سے فرمایا

ارے جو اِنِّی تو ہی میرے بھائی کا زید بن خطا
کا جنگ یا میں (قاتل ہے اُس نے کہا جی ہاں

امیر المؤمنین) لیبید چھوٹا لڑکھ چونکہ اُس کا نام
لیبید تھا۔ اس نے حضرت عمرؓ سے اُس کو جو اِنِّی

کہا کیونکہ لیبید جو اِنِّی ہی کہتے ہیں۔

جَلَلٌ - بڑا کام، یا آسان سہل کام۔

جَلَلٌ اَدْرَجَلًا لَہٗ - بڑائی اور بزرگی اور
پاکیزگی۔

جَلَلٌ - جھول۔

جَلَلًا لَہٗ - وہ جانور جو لیبیدی کھائے اُسکو جَلَلٌ بھی
کہتے ہیں۔

جَلَلٌ - بڑا بزرگ۔

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ - اللہ تعالیٰ کا ایک
نام ہے۔ یعنی بڑے مرتبہ والا۔ بزرگی والا۔ فاضل

کرنے والا۔ بعضوں نے کہا جَلَالٌ صفات سلطیہ
میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا، متغیر نہ ہونا۔ اور

اِکْرَامٌ صفات دوریہ میں سے ہے جیسے علم قدرت
وغیرہ بعضوں نے کہا جَلَالٌ صفات قہر میں سے

ہے اور جَلَالٌ صفات رحم میں سے ہے۔ اسی کو
میں اسمائے جلالیہ جیسے قہار جبار وغیرہ۔ اور

اسمائے جمالیہ جیسے رحمن، رحیم، کریم، حلیم وغیرہ۔
اِنَّ الْمَلَائِکَةَ جَبَلُوْنَ بِجَلَالِیْ - وہ لوگ کہاں ہیں

اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ سِوَایْ جَلْفِ الطَّعَامِ وَطَلِّ ثَوْبٍ وَ
بَدِیْتِ بَشَرٍ فَضْلٌ - ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوئی

روٹی کے اور کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپانے
دبا رکھنے اور سردی سے بچانے (فضول جو درانداز

ہے تو ضروری ہی تین چیزیں ہیں۔ بھوک کی وقت
ایک ٹکڑا روٹی کا۔ ستر ڈھانپنے کے لئے ایک

کپڑا۔ ستر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑ۔ جب یہ
تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ دیدے تو اب زیادہ کی ہوس

کرنا، دنیا داروں کی خوشامد کرنا حاجت اور نادانی
ہے۔ ایک روایت میں جَلْفِ الطَّعَامِ ہے یہ

جمع ہے جَلْفَةٌ کی۔ یعنی روٹی کا ٹکڑا۔ بعضوں
نے کہا جَلْفِ الطَّعَامِ سے کھانیا کا برتن مراد ہے۔

رَجُلٌ اَصَابَتْ مَالَهُ جَالْفَةٌ - ایک اُس شخص
کو سوال کرنا درست ہے جس کے مال پر آفت

آئی (سارا مال تلف ہو گیا)۔
جَالْفَةٌ - قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال

تباہ ہو جائے۔
شَجَّةٌ جَالْفَةٌ - ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت

تک پہنچے مگر اندر تک نہ جائے اُس کے مقابل
جَالْفٌ ہے جو اندر تک پہنچ جائے۔

اَلْحِنْ دَرَاتُکَ وَ اَطْلُ جَلْفَةٌ قَلْبِکَ - درات
میں روشنائی ڈال دے اور قلم کا میدان لبار

تخلیفین۔ تباہ کرنا، برباد کرنا۔
جَلْفَةٌ - یا جَلْفَةٌ - کشتی کی درزیں رسی چیتھروں

یا روغن سے بند کرنا۔
لَا اَحْبِلُ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَعْوَابِ بَنُوْہَا

التَّجَارِ وَ جَلْفُہَا الْجَلْفَاطُ - میں مسلمانوں کو
اُن لڑکھوں پر سوار نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے

تراشا اور جلفا ط نے درست کیا۔

نہیں ہے
میں دانت
کی شکر

۴۔ ایسے
سائے کھول
لیکن
رت کی

سخت

۴۔ ایک
ن اور
۴۔

اُس
مالیا۔

قوت

تہا ہوتی
ت اُس

اور
بھی جلف

جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرو سے محبت رکھتے تھے یعنی محض خدا و رسول کی خود شنودی کے لئے (نہ دنیاوی غرض سے)۔

أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ - میں تیری بزرگی کا مدد تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

أَلْقُوْهُ بِنَاءِ الْجَلَالِ وَإِلَّا كُنْتُمْ إِه - یا ذا الجلال والا کرام کہنا لازم کر لو اکثر اس کلمے کا در دہو۔

میں :- کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑی سربسج تاثیر پائے ایک تو یا ذا الجلال والا کرام دوسرے

لا حول ولا قوۃ الا باللہ تیسرے یا حی یا قیوم چہ تک استغیث۔ چوتھے لا الہ الا انت سبحانک انی

کنت من الظالمین، پانچویں یا ارحم الراحمین۔ چھٹے حسبى اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت و ہورب

العرش العظیم۔ قَائِدًا ۛ۔ ہمارے خاندان میں ایک درد

چلا آتا ہے جس کی میں نے راز میں رکھا خاص خاص اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں

کے نفع کے لئے اُس کو اب فاش کئے دیتا ہوں۔ جو کوئی اُس کو رات اور دن بلا تعداد

اور بلا تعین وقت پڑھا کرے تو اسکو غنا اور بزرگی اور عزت دینیوی اور ظلم اخروی حاصل ہوگی

اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ وہ درد یہ ہے۔ اللہ اللہ ربی لا اشرک بشیئا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقَدُوْسِ، اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، یا معنی یا معنی، یا ذا الجلال والا کرام، یا حی یا قیوم برحتک استغیث

یا ارحم الراحمین، لا الہ الا انت سبحانک انی کنتم من الظالمین، حسبنا اللہ و نعم الوکیل، نعم المولی

و نعم النصیر ایہ کل پندرہ کلمے ہیں۔

أَجْلُوا اللّٰهَ یَغْفِرْ لَکُمْ۔ اللہ کی بزرگی یا کرامت

را کثرا ذا الجلال والا کرام کہا کرو وہ تم کو بخش دے گا۔

جَلِيْلٌ۔ (بھی اللہ کا نام ہے یعنی بزرگ، بڑے مرتبہ والا، بعضوں نے کہا جلیل یعنی کامل لفظ

اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِيْ كَلْمَةً دِقَّةً وَجَلَّةً۔ یا اللہ

میرا سارا گناہ بخش دے چھوٹا ہوا بڑا۔ بعضوں نے جملہ پر ضمیر جم پڑا ہے معنی رہی ہے۔

جُلٌّ۔ بڑا یا اکثر۔ جُلُّ الْكِتَابِ۔ کتاب کی جلد، یا کتاب کا تحصیل

جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ما لِدِقَّةٍ وَلَا جُلٍّ اس کا پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی۔

أَخَذْتُ جِلْمًا أَمْوَالِهِمْ۔ میں نے اُن کو بڑے یا مردانے ادبٹ لے لے۔ یا اُن کے مال

بڑا حصہ لے لیا۔ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ تَجَالَّتْ (جاہل نے کہا میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ

ہو گئی تھی۔ نِسْوَةٌ قَدْ تَجَالَّتْ۔ چند عورتیں جو بڑی عمر تک پہنچ گئی تھیں۔

فَجَاءَ ابْنُ لَيْسَ فِيْ حُمُوْرَةٍ شَيْخٌ جَلِيْلٌ ابلیس ایک بوڑھے مرد کے کی صورت میں

قَامَتْ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ۔ ایک بڑے عورت کھڑی ہوئی۔

فَتَجَلَّلَهَا فَكُنْتُ حَاجَتَهُ۔ اُس عورت کو بیٹھا اپنی خواہش پوری کی۔

نَهَى عَنِ اَخْلِ الْجَلَالِ كَيْ لَا يَكُوْنُ كَمَا۔ اللہ

را
کا
کی
سا
رو
شا
یا
کی
کی
انی

دابی بن خلف مردود حضرت م سے کہنے لگا میری پاس ایک گھوڑا ہے میں اسکو سوار رطل (آٹھ سپر) جواری روز کھلاتا ہوں اسپر سوار بہہ کر تم کو قتل کر دینگا آنحضرت نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اسی پر قتل کر دینگا پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ آپ کے سامنے آ پہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے پکارا دوسرے صحابہ نے اُس کے مقابل ہونا چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اُس کو مقابل ہوئے اور ایک برچھا اُس مردود کو مار دیا وہ اس زخم میں تڑپ تڑپ کر داخل جہنم ہوا۔

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتُ لَيْلَةً يَوْماً
وَحَوْلِي إِذْ خَرَّوْا جَلِيلٌ - حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھی (کاش میں مکہ کے وادی میں ایک رات گزاروں اور میری گردا گرد اذخر اور جلیل ہو (اذخر ایک مشہور خوشبودار گھانسی ہے، اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو تمام بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں جانا اور وہاں ایک رات گزارنا نصیب ہوگا یا نہیں۔ میں نے اس مضمون کو اردو میں لوں منظوم کیا ہے کاش میں مکہ کے وادی میں گزاروں ایک رات گرد میرے ہو جلیل اذخر نبات)۔

فَقَسَمْتُ جَلًا لَهَا - میں نے اُنکی جھولیں محتاجوں کو بانٹ دیں۔
فَتَجَلَّوْهُ بِالسُّيُوفِ - اُس کو چوڑت سے تلواریں مارنا شروع کیں۔

أَمْرٌ مُجَلَّلٌ - یہ امر عام ہے (محیط ہو گیا ہر) اَجَلَةٌ - اُس کو بہت دیا۔

إِنَّ اللَّهَ اسْتَوَى عَلَى مَادِيٍّ وَجَلَّ - اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب

پر اُس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی۔ اس سے ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ ارے یہ تو جزئیات کو کس نے بنایا اسی پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے کیا بات ہے۔ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللطيفُ الخبيرُ سُن لو اُس نے جس کو پیدا کیا ہے اُس کو جانتا ہے وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔

أَمْرٌ هُمْ يُجَلُّ عَنْهُ وَصِفَ - اُن کے کام کی توصیف نہیں ہو سکتی۔

وَرَأَى الْمُصَابِ بِكَ لَجَلِيلٌ - آپکی ذات کی مصیبت بہت بڑی ہے۔

وَقَدْ الْفَجْرُ حِينَ يَنْشَقُّ إِلَى أَنْ يَتَجَلَّلَ
السُّنْمُ - فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اُس وقت تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ کر جائے۔

أَلَا مَاءٌ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمَجَلَّلَةِ
يَتَوَدَّهَا لِلْعَالَمِ - امام سورج کی طرح ہے اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے
إِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلَّلُ فِي الْحُجُوبِ لِيَسْمَعَ
الْحَقَّ فَإِذَا أَصَابَهُ اظْمَأَنٌ - دل پہنچتا ہے اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جہاں بات کو بالیا تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس حدیث کو جَلَّجَلٌ میں کرنا تھا جَلَّجَلٌ میں اور یہ صاحب مجمع الصحیح مسامحہ ہے۔ اس حدیث میں اُس شخص کو مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو ایسے شخص کو جہاں حق بات معلوم ہو جاتی ہے اُس کو قبول کر لیتا ہے اور اپنے باطل اور

جَلَّاحِيْنٌ - عَلِيْلٌ -

جَلَّاحٌ - مَوْتٌ جَوْهِيَا -

جَلَّاهِنَةٌ - وادي کا کنارہ، یاد دہانہ۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ

أَبَا سُوَيْبَانَ فِي الْإِذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ

مَا كِدْتُ تَأْذُنُ لِي حَتَّى تَأْذُنَ لِجِبَّاءِ مَرْءٍ

الْجَلَّاهِمَتَيْنِ قَبْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الصَّيْدِ فِي مَجْزَلٍ

الْفَيْزَاءِ - ایک روز ایسا ہوا کہ ابوسفیان کو اپنے

اپنے پاس آنے کی اجازت دینے میں دیر کی

دوسرے لوگوں کو اُس سے پہلے بلایا اور

شرن باریابی، بخشا، وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو

اُس وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ

اُس وادی کے دونوں کناروں کے پتھروں کو

مجھ سے پہلے اجازت دے چکے آنحضرتؐ

نے یہ سنکر فرمایا (ابوسفیان) سب شکار گورخر

کے پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور

ہوتا ہے اُس کو شکار کیا تو گویا سارے جانور دنیا کا

شکار کیا۔ مطلب آپ کا یہ تھا کہ تم سب لوگوں

سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم ہی کو

دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلائیگی کوئی

شکایت نہ رہے گی۔

جَلَّاءٌ يَأْجُوزُ الْكَلْبَ الْكَلْبُ هُوَ مَيْتَلٌ هُوَ نَابُ الْكَلْبِ

صان بیان کرنا۔

جَلَّوْءٌ اور جَلَّوْءٌ اور جَلَّوْءٌ اور جَلَّوْءٌ - دوہن کو

دو لہا کے سامنے لانا۔

جَلَّوْءٌ - آگے کے بال کھل جانا۔ یا آدھے سر کی حالت

میں ہے جَلَّوْءٌ اُس سے کم ہے اور جَلَّوْءٌ اُس سے زیادہ

ہے، محیط میں ہے کہ جَلَّوْءٌ صِلَعٌ سے کم ہے۔

خیال سے توبہ کرتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور

نفس کا تابع ہو رہے ہو بات معلوم ہو جانے کے بعد

بھی اُس کی قبول کرتا اور خواہ مخواہ کٹ جتی کر کو

ایتے باطل خیال پر جمے رہتا ہے۔

كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْلَلَ الثَّمَرُ كَجُورٍ كَوْتَيْلٍ مِ

بند کر کے بیچنا برا سمجھتے تھے (کیونکہ اُس کی اچھائی

اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی)۔

فَعَلَّتْهُ مِنْ جَلَّالِكَ - ر - لَعْنِي مِنْ أَجْلِكَ جَلَّالٌ

شَاؤُكَ (تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان

نہیں ہو سکتی۔

بَيْنَ الْجَلَّالَتَيْنِ فِي الْأَنْعَامِ - سورة انعام

میں جہاں اللہ اللہ دو بار آیا ہے اُن کو بیچ میں

دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی رسل اللہ اللہ اعلم۔

جَلَّوْءٌ كَانُوا -

جَلَّوْءٌ نَشْرِيَا قَيْمِي كَالِإِكْبَادِ دُونَ كَيْمَتَيْنِ

کہتے ہیں۔

جَلَّامَةٌ - بھنی قلاہ - کترن -

فَأَخَذْتُ مِنْهُ بِالْجَلَّامَيْنِ - میں نے قینچی کو

دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے۔

لَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يَجِدُ الْجَلَّوْءَ - ہر ایک شخص

کو اپنی تھوڑے ملتی ہے۔ متنبی شاعر کہتا ہے

مِنْ آيَةِ الطَّرْقِ يَأْتِي نَحْوَكِ الْكُرْمِ

این الحاحم یا کافور دا محبلم

جَلَّوْءٌ - يَأْجُوزُ الْكَلْبَ - بڑا پتھر۔

قَوْمِيْنَا كَالْجَلَّامِيْنَا الْحَرَّةِ - ہم نے اُسکو

حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے ایک روایت

میں جَلَّامِيْنَا ہے ذال معجم سے۔ حرہ مدینہ کا

بزرگ پتھر بلا میدان۔

جَلَّاهِنٌ - غلہ، جو لایا۔

اس سے
عاز اللہ
ت کہیں
بنایا
جائے
یعنی
س کو جانا
کے کام
کی دکان
نہیں
ہے اُس
نا پر
الْمَجْلُودِ
طرح
پ لیا
ب لیا
ل لیا
س جہاں
جَلَّاهِنٌ
میں
شخص
شی ہوا
باتی
مل اور

فَجَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لِلنَّاسِ أَمْزَهُهُ لِيَتَأَهَّبُوا - آنحضرت نے
جنگ تبوک میں صاف صاف لوگوں سے بیان
سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے والے ہیں، اور
جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ
کہاں کا قصد رکھتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ تھا
کہ تبوک ایک دور دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح
سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا بندوبست کر لیں
درستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں ان کو فکر اور تردد
نہ ہو، ایک روایت میں نقلی ہے بہ تشدید لام
معنی وہی ہے۔

فَجَعَلَ اللَّهُ بِمَقَدِسِهِ الْمُقَدَّسِ - اللہ
تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھول دیا
میں اس کو دیکھنے لگا اور کافروں سے اُسکے پوری
حالات بیان کرنے لگا۔

حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج صاف
اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)۔
إِنَّهُ أَجَلِي الْجَبْهَةِ - امام مہدی کھلی پیشانی ہوگا
(آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے پیشانی
کشادہ معلوم ہوگی و جال کے بھی نسبت یہی لفظ
دوسری حدیث میں آیا ہے)۔

إِنَّمَا كَرِهَتْ لِلْمُجِدَّةِ أَنْ تَلْتَجِلَ بِالْجَلَاءِ -
بنی ام سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اشد
سوگے کا لگانا مکروہ رکھا ہے۔ ابن اثیر نے کہا
جَلَاءٌ عَمَّالٌ حَلِيٌّ - کہتے ہیں پتھر کو پتھر پر
سے جو سرمہ سانکلتا ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے
يُبَايِعُونَ مُحَمَّدًا أَعْلَىٰ أَنْ تُخَارِبُوا الْعَرَبَ
وَالْحَجَّةَ مُجَلِّدَةً - تم حضرت محمد سے اس امر
پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم سب ایسی لڑائی

لڑنے کے جو تم کو مال اور وطن دونوں سے بے دخل
کر دے (نہ دولت رہے نہ ملک نہ مال نہ وطن)۔
بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ اس شخص کو یہ خبر نہ تھی کہ
عرب اور عجم سب مسلمانوں کے زیر نگیں آجائیں گے
اور ان کے اقبال اور دولت کا ستارہ ساری
زمین پر چمکنے لگے گا۔

خَيْرٌ وَفَدَىٰ بِرَاخَةَ بَيْنَ الْحَوِيزِ وَالْمُخْزَبِيَّةِ
السَّلْمِ الْمُخْزَبِيَّةِ - ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے قاصدوں سے کہا یا تو ایسی لڑائی لڑو جو تم کو
تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال رہے
نہ اولاد نہ وطن یا دولت کی صلح اختیار کر دو۔

جَلَاءٌ عَنِ الْوَطَنِ - دیس کے باہر ہوا یا دیس
باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔
بِجَلَاءٍ - دیس نکالا کرنا۔

يُرَدُّ عَلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِي فَيَجْلُونَ عَنِ
الْحَوِيزِ - میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (دین
کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے (اس
امید سے کہ آپ انکو اسکا پانی پلائیں) لیکن وہ
وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو
نکال دیں گے)۔ آنحضرت فرمائیں گے ہائیں
اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں
ان لوگوں نے جو گن تمہارے بعد کیے۔ اس
حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کو اس
کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دی جاتی بلکہ
اطلاع (دی جاتی)۔

كَيْفَ أَنْ يَجْعَلَ امْرَأَةً شَيْئًا تَلَا يَفِي
انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کو
کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا
کھے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَلَاءٌ عَنِ الْوَطَنِ

وَصِيْفًا يَأْتِي الرَّجُلَ إِسْرَافًا وَوَحِيْفًا - مرد ذرا بی
 جو رو کو ایک بردہ دیا (لوئندی یا غلام)
 نَقِمْتُ حَتَّى تَجَلَّأَنِي الْغَشِيُّ - میں کھڑا ہوا ایسا
 تک کہ بیہوشی مجھ پر طاری ہو گئی۔ اصل میں تَخَلَّلْتُ
 تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَفْطِنُ کو
 تَفْطِنُ ادر تَفْطِنُ کو تَفْطِنُ کہتے ہیں بعض لوگ یہ جَلَّأَ
 سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بیہوشی نمایاں ہوئی۔
 اَنَا بَيْنُ جَلَاءٍ وَطَلَاءٍ الثَّنَائِيَا - میں مشہور معروف
 شخص رہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا بڑا
 تجربہ کار پختہ آدمی ہوں۔ ابن جلا کہتے ہیں مشہور
 سردت یا سردار کو، بعضوں نے کہا جلا ایک شخص
 کا نام تھا، ادر اصل میں ماضی کا صیغہ ہے۔
 سیویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے
 ادر معنی یہ ہے میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جس
 نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑی
 نامی گرامی کار گزار شخص کا بیٹا ہوں۔
 اَنَا أَنْظَرُ إِلَيْهَا جَلِيًّا تَارِيْحَ اللَّهِ - میں دنیا کو دیکھ
 رہا ہوں اللہ نے اُسکو مجھ پر کھول دیا۔
 فَيَتَجَلَّى لَهُمْ - پھر ہر دور گارا پیر تجلی فرمایا گیا یعنی
 ظاہر ہو گا اُنکو دکھلائی دیکھا جاتا ہنستا ہوا۔ اس
 حدیث میں رویت الہی اور ضحک صفت الہی
 دونوں کا ثبوت ہے۔ جہیہ اور سکرین صفات کی
 ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور دور از قیاس
 روایات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب
 خیال ہے رویت الہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک
 و تعجب وغیرہ دوسرے صفات کا انکار کرتے
 ہیں۔
 نَأْسُ شَارِكَةٌ فِي الْجَلَاءِ - اُن سے دس
 چھوڑ دینے کے باب میں رائے ملی۔

وَنَزَلَ مِنْ نَزْلِ عَلَى الْجَلَاءِ - کوئی اُن میں
 سے یہ شرط قبول کر کے (قلہ سے) اُتر آیا کہ وہ
 ویس کے باہر چلا جائیگا۔
 اَنْ أُجْلِيَكُمْ مِّنْ هَذِهِ الْأَرْضِ - میں تم کو
 اس سرزمین سے نکال باہر کروں۔
 أَسْلِمُوا وَسَلِمُوا مِنَ الْجَلَاءِ - مسلمان ہوا
 جلا وطن ہونے سے بچ جاؤ گے۔
 جَلَاءٌ حُضْنِي - میرا سچ دودھ کرنے والا۔
 تَحَدَّثَ ثَوَابًا أَنَّ الْحَايَا يَثُ جَلَاءٌ لِلْقُلُوبِ -
 حدیث بیان کرو، حدیث شریف سے دل کو تکی
 صیقل ہوتی ہے (غفلت کا رنگ اُن پر سے
 اُترتا ہے، سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں خدا
 کیا ہے ورنہ درج مصطفیٰ ہے)۔
 السَّرَاكُ مَجَلَاءٌ لِلْبَصِيرِ - سواک کر نیسے
 نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)
 غَيْرَ مَجْلِيْنَ عَنْ وَرْدٍ - پانی پر سے ہانکے نہ
 جائیں گے اور مشہور روایت غَيْرَ مَجْلِيْنَ
 جیسے آگے مذکور ہوئی۔

بَابُ الْجِدْرِ مَعَ السِّبِّ

جَدُّ جَمَّةٍ - ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے، چھپانا۔
 ہلاک کرنا۔
 جَدُّ جَمَّةٍ - لکڑی کا پیالہ، کھوپری۔ اُس کی جمع
 جَدَائِمُ ہے۔
 الْأَثَرُ ذُكَا هَلْهَا وَ جَدُّ جَمَّةٍ - ازاد کا قبیلہ اُسکا
 موٹھا ادر اُسکا سر ہے۔ ز اُس کی کھوپری کی
 طرح ہے۔
 اَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَدِّ جَمَّةٍ -
 آنحضرت کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا

دو دخل
 وطن
 برہنہ معنی کہ
 جائیں گے
 ساری
 خلیجیہ
 نے بزار
 راجد جو تم
 مال سے
 رو
 یا ویس
 دن عقی
 لوگ
 بگڑا
 یکن
 تے اُن
 ہائیں
 ہوم
 تے
 تے
 اتی
 لادینی
 پنی
 کے
 اوجھل

ذِي الْجَمَّاحِ - ایک مقام ہے عراق میں جہاں
ابن اشعث اور حجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں
پیالے بنتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اسلئے کہ وہاں
بہت لوگ مارے گئے تھے انکی کھوپریاں
پڑی تھیں۔

رَأَى رَجُلًا يَضْحَكُ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَأَخْرَجَ
يَشْهَدُ الْجَمَّاحِ - طلحہ نے ایک شخص کو ہنستا
دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جہاجم میں شریک نہیں
ہو اور یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سردار
اور تازی لوگ اُس میں بکثرت مارے گئے
انکو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنستا۔

جَمَّاحِ - سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔

أَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجَمَّاحِ - کھوپری کی
طرح یا بکری کے پیاز کی طرح بتلایا۔

أَنَّ آدَمَ مَنِ يَنْشَقُّ الْأَرْضَ عَن
جَمَّاحِ - میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی
کھوپری پرست زمین شش ہوگی یعنی سب سے
پہلے میں قبر سے نکلونگا۔

رَأَيْتُ الْكُوفَةَ فَإِنَّهَا جَمَّاحِ الْعَرَبِ
کو فیس جا دہاں عرب کے سردار جمع ہیں۔
يَجْعَلُونَ الْجَمَّاحِ فِي الْحَرْبِ - ہل کی
لکڑیوں سے کھینتی کرتے ہیں۔

جَمَّاحِ - یا جَمَّاحِ - تیز بھاگنا، ایک طرف
بھٹک جانا۔

فَرَسٌ جَمَّاحٌ - جو اپنے سوار کو بگٹھ لے کر
بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے۔

جَمَّاحِ السَّامَةِ أَمَّا ذُو جَمَّاحِ - عورت اپنے
خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (سیکے میں چلنی)
إِنَّهُ جَمَّاحٌ فِي أَمْرِهِ - وہ اس کے پیچھے بگٹھ

بھاگا۔

فَطَلَعَ يَجْمَعُ إِلَى الشَّاهِدِ النَّظْرَ - انہوں
نے گواہ کی طرف برابر گھورنا شروع کیا بعضوں
نے کہا نہ جَمِّيع لغت عرب میں کوئی لفظ
نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے۔ صحیح صحیح ہے
بہ تقدیم حابے حطی۔ یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو
دیکھتے رہنا۔

جَمْدٌ - یا جَمُودٌ - جم جانا، خشک ہو جانا، بخیل ہونا،
ثابت ہونا۔

جَمَّادٌ - بجان جیسے مٹی پتھر لوہا وغیرہ۔
إِذَا وَتَعَتِ الْجَوَامِدُ وَلَا شَفْعَةَ - جب
حدیں قائم ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہ رہے گا یہ صحیح
ہے جاہد کی۔

يُصَبَّى عَلَى الْجَمْدِ - جسے ہوئے پانی پر بارش
پر نماز پڑھے۔

إِنَّمَا نَجْمِدُ عِنْدَ الْحَقِّ - ہم کسی کا حق نہ
میں بخیل نہیں کرتے۔

وَقَبَلْنَا سَبْعَةَ الْجُودِيِّ وَالْجَمْدِ - ہم
پہلے جو دی پہاڑ اور جمد الشکر کی تسبیح کر چکے
جمد ایک شہر پہاڑ ہے۔ بعضوں نے جمد را
کیا ہے۔

جَمْدَانٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک
کے ذاصلہ پر۔

سَيَرُّ وَهَذَا جَمْدَانٌ سَبَقَ السُّفْرَةَ
چلو چلو یہ جمدان ہے دیکھو جن لوگوں نے
کی یاد پر اکتفا کی را سوی اللہ خیال چھوڑ دیا
وہی آگے بڑھ گئے۔

جَمَّادِي الْأُولَى اور جَمَّادِي الْآخِرَى
دو دنوں ہیبتوں کے نام ہیں۔

جَمَدَاتُ عَيْتَةٍ - اُس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا
 یعنی سخت دل ہو گیا یا بے مردت ہو گیا
 جَمْرَاتُ - انگارے - جَمْرَةُ کی جمع ہے۔
 حَمْرَاتُ - کنکری، اُس کی جمع جَمْرَاتُ اور جَمْرَاتُ
 جَمْرَاتُ - چھوٹی پھنسی، بلانے والے کو بھی کہتے
 ہیں۔

اِذَا اسْتَجَمْرَتَ فَأَرْبَبٌ - جب تو ڈھیلوں
 سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر معلوم
 ہو اگر ڈھیلوں سے پاک کرنا کچھ ضروری نہیں
 ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح حُر
 ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک
 کر کے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل در
 اعلیٰ ہے) ابن اشیر نے کہا منا میں جو تین مقام
 ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں اُنکو بھی جَمْرَاتُ
 کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے یعنی جَمْرَاتُ
 مارے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں
 اکٹھا رہتی ہیں)۔

اِنَّ اَدَمَ رَفِي يَمِينِي فَاجْمُرْ رَايِلَيْسَ بَيْنَ
 يَدَيْكَ - آدم علیہ السلام نے منا میں کنکریاں
 ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا۔
 اجمار سے ہے یعنی جلدی بھاگنے کے۔
 اِنَّ جَمْرَاتِ الْجَنَّةِ فَتَقْتُلُوهُمْ لَشَرِّكَ
 کو (بے ضرورت) مارجوں میں جمع کر دمت
 کو اُن کو بلا میں مت ڈالو کیونکہ جب دمت تک
 پہنچے مگر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کرینے
 اکل بھاگیں گے

اِنَّ كَسْرِي جَمْرَةَ بَعُوثِ فَارِسِي - کسری دشا
 ایران نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا اور
 كَخَلَّتِ السُّجُودَ وَالنَّاسِ اَجْمَرَ مَا كَانُوا

میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے۔
 اَجْمَرَ تَمَّ اُيُسَى رَا جَمْرَاتُ اشِدُّ يَدَا اَهْ رَحْمَتِ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سر کے بالوں کو
 خوب مضبوط بنا کر ارجوئی بنائی۔
 جَمْرَاتُ - ذراہ یعنی چوٹی۔

اَلْقَمْرَاتُ الْمَلِكِيَّةُ وَالْمَجْمِرَةُ عِنْدَ هَيْدِ الْحَلْقِي
 احرام والا شخص اگر چوٹی باندھے یا بالوں کو گوند
 وغیرہ سے چپکائے یا بالوں کو جوڑے اُنکا جوڑا باندھ
 لے تو اُس پر سزا لازم ہو جاتا ہے یعنی احرام
 کھولنے وقت اُس کو بال کترانا کافی نہ ہو گا۔
 لَا لِحَقِّ لِحَقِّ تَوَكُّو بِجَمْرَاتِ تَجْمُرُ - میں ہر ایک تو
 کو اُن کی جماعت میں ملا دوں گا۔

كُنَّا اَلْفَ فَا رِسِي لَا نَسْتَجْمِرُ وَلَا نَحْلُقُ اَلْفَ - ہم
 ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں
 سے جمع ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ
 ہر کو دوسرے کے مدد کی ضرورت نہ پڑتی نہ ہم کسی کو
 مخالف کرتے ہیں) یعنی دوستی اور مدد کا معاہدہ)۔

جَمْرَاتُ - ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اشیر نے
 کہا عرب میں تین جمرے ہیں عیس اور نیر اور طبارش
 ابن کعب - تاموس میں ہے عرب کے جمرات ہیں
 بنو ضمر بن ادا اور بنو الحارث بن کعب اور بنو
 ابن عامر، صحاح میں ہے جس قبیلے کے لوگ جمع
 ہو جائیں اور سب مل کر یکدل ہوں اور دوسروں
 سے دوستی نہ کریں تو اُس کو جمرہ کہیں گی محیط
 میں ہے کہ جمرہ اُس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک
 ہزار یا تین سو سوار ہوں۔

اِذَا اَجْمَرَ تَمَّ الْمَيْتِ وَجَمْرَاتُ كَانَتْ - جب
 تم میت کے کپڑوں کو دھوئی دو (خوشبو کی) تو
 تین بار دھوئی دو۔

اجتاد اور تجلیار۔ وہ ہونی دینا یعنی بخور۔
مُعْتَمِدٌ مُجْتَمِعٌ۔ ایک صحابی تھے جو آنحضرت کی مسجد
میں عود کی دہونی دیا کرتے۔

وَمَجَامِرُهُمْ إِلَّا لَوْنُهُ۔ اُن کی دھونیاں عود
کی ہوتی۔ مجامیر جمع ہے حجرہ کی بضم سیم اور مجمرہ
کی بکسرہ سیم اور مجمر بالضم وہ چیز جس کیلئے آگ
تیار کی جائے اور مجمر بالکسرہ ظرت یا جگہ جہاں
آگ رکھی جائے۔ اور حدیث میں جو مجامیر آیا ہر
وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضم
سیم اور بکسرہ سیم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی
ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دے جائے۔
یعنی عود۔ طیبی نے جو کہا کہ مجامیر جمع ہے حجرہ کی
بضم سیم ترتلت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔
فَأَنَّهَا يَكُونُ الْجَمْرُ۔ وہ شخص اپنے لڑائی نگارہ
مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں
اُس کے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اُس سے
عذاب دیا جائیگا)۔

جَمْرًا أَطْفَأَهَا اللَّهُ۔ یہ خود معاد یہ نے یاد دہندہ
کسی شخص نے معاد یہ کے سامنے جناب امام
حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی
شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا جس کو
اللہ نے بجھا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی
ذات بابرکات آب رحمت تھی جس کی وجہ سے
خود معاد یہ آتش جنگ سے بچ گئے در نہ جل کر
راکھ ہو جاتے۔

فَأَبَىٰ بِجَمَارٍ۔ آپ کے پاس کھجور کا گامبھو سفید
سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا۔ ابن اثیر
نے کہا جمار حمارہ کی جمع ہے۔ یعنی کھجور کا گامبھ۔
محیط میں ہے جمار کی جمع جمارات آتی ہے

كَانَ فِي النَّظَرِ إِلَى سَائِرِهِ فِي عَمْرٍو كَمَا تَحْتَا جَمَارًا
گویا میں آپ کی پڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں۔
کھجور کے گامبھ کی طرح سفید سفید چمکداں
جَمَارَاتُ التَّنَائِبِ سَجِّعُ كَعَمْرٍو وَهِيَ
حجرہ اولیٰ اور حجرہ وسطیٰ اور حجرہ عقبہ۔

فَقَالُوا إِنَّ تَتَّبِعُوا الْجَمَارَةَ بِسَجِّعٍ۔ جنازی کی
پچھے عود دان۔ بطن سے آپ نے منع فرمایا اور
اُس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ
رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر
پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر
پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی۔ خود میت
بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتا ہے اور
اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو ضبط ہو گیا
ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان
رکھتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے
سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ
کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدلے لعنت
اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدلے
کوستے اور برکتے ہیں۔ ایک بزرگ کی قبر پر ان
بدعتیوں نے توالوں کا راگ گرایا اور خوب
مچایا اُن بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے
کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے
یہ ہمارا مغز چاٹ گئے۔

أَوَّابُ الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ إِلَى الْبَيْتِ وَالْمَكَّةِ
وَالْحَقَائِقِ إِلَى التَّجْمِيرِ لَوْلَا عَهْدُ سَعْدِ بْنِ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدْرَكَ
الْمَخَالِغِينَ خَلِيَجَ الْمَدِينَةِ۔ قسم فانی
کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے
مزدلہ اور اُن تیز اور بلکے اونٹوں کے مالک

تھوڑے معافی بہت)۔

كَانَ يَسْتَجِيبُ الْجَوَابَ مِنَ الدُّعَاءِ أَنْفَرَتْ
جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور
دنوی مقاصد سب آجائیں الفاظ تھوڑے
ہوں معافی بہت جیسے رہنا آتنا فی الدنیا حسنة
وفی الآخرة حسنة وقتنا عذاب النار یا اللہم انی
اسالک خیر الدنیا وخیر الآخرة یا اللہم احسن ما تبتنا
فی الامور کلھا واجرنا من خزیر الدنیا و عذاب
الآخرة یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب
موجود ہوں)۔

يَعْنِي لِمَنْ لَا يَخُنُ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَخُونُ
جَوَابَ الْجَوَابِ۔ مجھ کو اُس شخص پر تعجب آتا ہے
جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرے) اور
جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو یہ عمر بن عبد العزیز
کا قول ہے) کہ مانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن
اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا
جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)۔

أَعْطَى جَوَابَ الْجَوَابِ بِخَوَاتِمِهِ۔ آنحضرت
کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عطا
فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)۔

أَقْرَبُنِي سُورَةَ جَامِعَةٍ فَأَقْرَأُهَا إِذَا
ذُرِّبَتْ۔ ایک شخص نے آنحضرت سے عرض
کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھانا
آپ نے اُس کو سورہ اذ از لزلت پڑھادی
(اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برائی
دیکھنا ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی، رقی برائی
بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں، تو آدمی کو
لازم ہے جہاں تک ہو سکے بھلائی کرے اور برائی

إِنْ لَقِيَتْهَا كَعْبَةٌ تَحِيلُ شَفْعَةَ وَزِيَانًا إِذْ
يُحْبِبُ الْجَبِينِشَ فَلَا تَهْجُمَا۔ اگر تو مسلمان بھائی
کی ایک دینی ایسی زمین میں پاؤ جہاں سبزی تک
نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری
اور آگ نکالنے کے لئے چقماق ہو جب بھی اُس
کو مت چھیڑا (کیونکہ وہ پر ایا مال ہے اور پھر مسلمان
بھائی کا مال بغیر اُس کی اجازت کے اُس پر لٹیر
کرنا درست نہیں)۔

تَجْبِيشُ۔ چھو کمری کے ساتھ چھیڑ چھاؤ کھیل
کو دغز لٹوانی۔

جمع۔ جوڑنا، ملانا، صحبت کرنا۔

جَمَاعٌ۔ صحبت کرنا اسی طرح مجامعہ ہے۔

بِاجْتِمَاعٍ اور باجتماع۔ اتفاق اللہ تعالیٰ کا ایک
نام جامع ہے یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے
لئے قیامت کے دن جمع کریگا۔ بعضوں نے کہا
جامع سے یہ مراد ہے کہ اُس نے مستفاد اور مخالف
چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر
کو جسم اور جان کو قوی جاؤہ اور دافعہ کو اجماع
اصطلاح شرع میں اُس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین
امت ایک امر پر اتفاق کر میں ایک کا بھی اختلاف
منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے
اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہو کہ اجماع
معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی
ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں۔

أَذْيَبْتُ جَوَابَ الْجَوَابِ۔ میں جامع کلمے دیالیا
(یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور
مطالب بے شمار ہیں)۔

كَانَ يَسْتَكْمِلُ الْجَوَابَ الْجَوَابِ۔ آنحضرت سے ایسے
کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ

تہ بچار ہے۔
 الْمَسَلَّةُ جَامِعَةٌ۔ نماز کے لئے آؤ جس حال
 میں کہ رد جمع کرنے والی ہے تو جامعۃ حال ہے
 الصلوة سے۔

جَدِّ ثَنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا فَقَالَ اِنَّ
 اللّٰهَ فَيَسْمَا تَعَلَّمُ۔ مجھ کو ایسی بات بتلائے جو
 بہت باتوں کو جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک
 تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہو (تقویٰ اور
 خوفِ خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا
 کا ڈر ہو اُس سے نیکیاں ہی سرزد ہونگی اگر کبھی نفس
 اور شیطان کے اغوائے کوئی برائی سرزد ہو جائے
 تو توبہ اور استغفار کرے گا وہ برائی نامہ اعمال سے
 میٹ رہ جائیگی۔)

جماعُ الفضل۔ فضیلت کا مجموعہ۔
 الخمرُ جماعُ الاثم۔ شراب گناہوں کا مجموعہ
 ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں شہ ہوا پھر
 ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)۔

ان تقولوا هذه الا هو اذ قات جماعها الصلوة
 ان خواہشوں سے بچے رہو ان کا مجموعہ گمراہی ہو
 وہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس
 گمراہی میں پڑ گیا۔ ہرچہ گوید کن خلافت آن دنی
 لوگوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان
 کیا اسی کی تائید کے جاؤ کہ معلوم ہو گیا کہ وہ خطا
 ہے کہو کہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری
 دست کم ہو جائے گی۔ کسی مولوی کو اپنے برابر
 لیا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت
 یہ کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کا
 حق ہے ابھی دس برس تک اُسکو پڑھاؤں
 صاحب اور درویش صاحب اپنی کتابیں

اور خرق عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور
 اپنے پیر کو سب پر برتوق دیتے ہیں، مریدوں
 کو اور درگزر و نشوں کو پھر سمجھتے ہیں۔ لاجول دلاقوة
 الا باللہ۔

هي الجماع و القبائل الا فخذ۔ شعوب کو
 مراد اس آیت میں وجعلناکم شعوبا و قبائل جماع
 ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا۔ اور
 قبیلوں سے انفاذ اُسکی شاخیں مراد ہیں مثلاً
 خزیرہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے۔ اور
 قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم
 ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب
 خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص۔

كان في جبل هامة جماع عصبوا الماء
 تھامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں میں کالیک گروہ تھا
 جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا۔
 كما تنبئ البهيمة ببهيمة جماع۔ جیسے
 چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ جنتی ہے۔ (کنکٹ
 یا نکٹا نہیں جنتی)۔

المرأة تسمى بجمیع۔ عورت جو بچہ پیٹ
 میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے۔
 ايما امرأة ماتت بجمیع كذا تلمت دخلت
 الجنة۔ جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اُس
 کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائیگی۔

اني منة بجمیع۔ میں اپنے خاوند عجاج سے
 ابھی تک کنواری ہوں اُس نے میری بکارت
 نہیں توڑی (غول نہیں کیا)۔

رايت حاتمة النبوة كاذبة جمیع۔ میں
 نے مہر نبوت کو (جو آنحضرتؐ کے پشت پر
 تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی، دوسری روایت میں

جَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ - عَلِيٌّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہن کی نماز جماعت سے پڑھائی
ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدہ کیا کرتے
خلعائے عباسیہ سب ان کی اولاد میں تھے جس
شب حضرت علیؑ شہید ہوئے اسی شب میں یہ
پیدا ہوئے۔

فَلَيْكِهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ -
جس کے دن اسپر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار
ہو وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اس کو جمعہ کے لئے حاضر
ہونا ضرور نہیں۔

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلْقٌ
أَدَمٌ وَأَدْخِلَ فِي الْجَنَّةِ وَأُخْرِجَ - سب دنوں
میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔

اسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن بہشت
میں داخل کئے گئے اور اسی دن قیامت آئیگی۔

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا - اچھی طرح پورے طور سے
ہستے ہوئے۔

كَانَ إِذَا مَشَى مَشَى مُجْتَمِعًا - آنحضرت ﷺ
جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا
کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاک کی ساتھ نہیہ
کرسستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے۔

إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ
يَوْمًا - تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ
اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع
رہتا ہے۔ جمع کی تفسیر عبد اللہ بن مسعود نے یہ
کی ہے کہ لطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ
اُس لطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ
اگر عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے

اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے
کا جو از نکلا۔ اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام
میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہئے۔ بشرطیکہ جماعت ہو۔
یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی
اور دوسرے فقہانے جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو
اور امام اور حاکم اسلام ہو کم سے کم چالیس مقتدی
یا تین مقتدی ہوں اُنکی دلیل قوی نہیں ہیں۔
ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اُس
دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔

كُنَّا نَجْتَمِعُ - ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔
إِنَّهُ وَجَدَ أَهْلَ مَكَّةَ يُجْتَمِعُونَ فِي الْعَجْبِ
فَنَاهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ - معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں
کو دیکھا وہ عظیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زدال سی پہلی
تو اُن کو اُس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے
کہ جمعہ کی نماز زدال آفتاب سے پیشتر پڑھ لینا
درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اُسکو
جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا
کوئی عذر ہو۔

فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا - دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا
وَكَانَ النَّسَبُ فِي قَصْبِهِ أَحْيَانًا يُجْتَمِعُ وَ أَحْيَانًا
(۱) - انس بن مالکؓ کہی اپنے مکان میں بڑو
مصرے سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی
پڑھتے ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر
میں جا کر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ انکا مکان
مصرے سے دور تھا اس لئے جمعہ اُن پر واجب تھا
نہیں :- کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے
مصرے پر مقام پر شہروں یا گاؤں ہر صبح سالم تند
نفس پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت نہ ہو اور کوئی
عذر نہ ہو (مصرے پر شہر یا گاؤں پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت نہ ہو۔)

یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر رگڑ
کے رحم میں اترتا ہے۔ بعضوں نے کہا جس سے یہ مراد
ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا ہوتا
ہے اُس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد
اعضائی پیدایش شروع ہو جاتی ہے۔

فَعَدَّ شَيْئًا بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا۔ مجھ کو ایک
جاس بات فرمادیتے۔

سَبَّحَ الْقُرْآنُ بِحَمْدِهِ الشُّومًا۔ قرآن کا
نام اسوجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا رہا
بعضوں نے ترجماناً الشُّورِ پڑھا ہے یعنی سورتوں
کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔

وَلَا جَمَاعَ لَنَا فِيهَا بَعْدُ۔ اب اُس کے بعد
ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی۔

فَجَمَعْتُ عَلَيَّ شَيْئًا۔ میں اپنے کپڑے پہنے یعنی
باہر نکلنے کے کپڑے، لوگوں سے ملاقات کرنے کے
ازار چادر عمامہ وغیرہ۔

فَصَرَبَ بَيْنِي وَمَجْتَمَعِ مَا بَيْنَ عُنُقِي وَكَيْفِي
آپ نے اپنا ہاتھ میرے اُس مقام پر مارا جہاں
گردن اور مونڈھا ملا ہے (گردن اور مونڈھے کو
جوڑ پیر)۔

مَجْتَمَعِ الْبَحْرَيْنِ۔ جہاں پر دو سمندر ملے
ہیں (فارس اور روم کے)

لَا تَجْتَمِعُ بَيْنَهُ رَسُولُ اللَّهِ وَبَيْنَهُ عَدُوُّ
اللَّهِ حَتَّى تَرَجُلَ وَرَاجِلُ۔ اللہ کے رسول کی بیٹی
اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح
میں اکٹھا نہیں ہو سکتیں رہے آنحضرت ص نے
اُس وقت فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ
طھوڑکی بیٹی کو نکاح کرنا چاہا تھا۔ آپ کا مطلب یہ
تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہو سکتی تو کہیں

حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گناہ
میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ بعضوں نے کہا یہ آپ ص نے
بطریق پیشینگاری فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو فریاد
دیدہ ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ
نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والیں نہیں اور
ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اُس وقت تک آنحضرت ص نے
علی رضی اللہ عنہ سے معاش اور بے بضاعت تھے حضرت
فاطمہ اور حسین کو بھی آرام اور راحت کے ساتھ
نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری
بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا۔

جَمَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الظُّهْرَ وَالْعَصِيرَ وَالشَّجْرَةَ وَالْجَمْعَ
عَدِيْرًا وَوَدَّ مَطْمًا۔ آنحضرت ص نے ظہر
اور مغرب عشا میں جمع کیا اور وود وود نمازوں کو ایک
میں ادا کیا جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی
دوسری روایت میں یوں ہے نہ سفر تھا نہ ایک
صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ص نے مدینہ میں
کیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف
ضرورت کے وقت دو نمازوں کو ملا کر پڑھوں
اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں کے
سے دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا جائز رکھا
لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ
کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ
وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت
جمع آپ ص نے شاذ و نادر کیا ہے، البتہ
جمع کرنا آپ ص سے بکثرت منقول ہے اور
اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور
احمدی سفر اور بارش اور بیماری میں جمع
رکھ لے، اور امام ابو حنیفہ نے بجز سفر

وہ بھی صرف دو مقاموں میں عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن) اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جس شخص کو استحاضہ یا سلسلہ البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اس کا وضو دیر تک نہ تھمتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا یا اتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز ہے اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوٰتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے۔ اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اس کے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے۔

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ۔ کافر اور اس کا قتل کرنے والا دونوں دوزخ میں اکٹھا نہیں ہو سکتے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائیگا بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جسکا بیان آگے آئیگا، اگر چند روزہ کے لئے لگتا ہوں کیونکہ اسے اسکو عذاب بھی ہو تو وہ اس طبقہ میں جہاں کافر رکھ جائیں گے نہیں رہیگا بلکہ اعزاز وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پردہ رکھا جائیگا

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَمُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ کافر اور اسکا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا اسکا خاتمہ اسلام ہے (ہر دوں دوزخ میں ایک مقام پر جمع نہیں ہو سکتے) اہل سنت روایت میں رادی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَمُؤْمِنٌ قَتَلَا كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ یعنی کافر اور وہ مومن جسکو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہو گیا دونوں

دوزخ میں جمع نہ ہوں گے بلکہ دونوں بہشت میں جائیں گے اس صورت میں یہ حدیث اس حدیث کو ہم مضمون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان دو شخصوں پر نہیں دیکھا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے۔

لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ يَجْمَعْهُمَا۔ (عبداللہ بن مسعود نے کہا) اگر ایسا ہوتا رہا ہمارے پڑوسی نے یہ بدعت کی ہوتی تو ہم اس کے ساتھ نہ رہتے بلکہ اس کو طلاق دیدیتے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دیدینا لازم ہے جیسے تارکہ الصلوٰۃ کو۔

وَرَأَى كُنْتُ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ۔ جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْكَ رِيَابَةً۔ اپنے کپڑے درست کر لے۔

فَجَبِينُهُ مَالِيهَا خَمْسُونَ أَلْفٌ ذَرِبَاتُ أَلْفٍ۔ اُن کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا۔ شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہو گئی ہوگی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہیں وہ سب ملا کر صرف ۳۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ بِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ۔ آنحضرت ص نے اپنے ماں باپ دونوں کو جمع کر دیئے (یہ سعد بن ابی وقاص نے کہا جنگ احد کے دن کافر اس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرت ص معدودے چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے سو تیر مار مار کر اُن کو ہٹا رہے تھے۔

اس وقت آنحضرت نے سعد سے فرمایا اِزِمْ يَأْسَفُذْ
فَذَاكَ ابْنِي وَارْتَمَى - سعد تیرا میرے باپ تجھ پر
صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان
نثار تھے اور انکا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا
کہ ری کی حکومت کی طبع میں امام حسین کو شہید
کرایا۔ بقول شخصے ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا۔
لَا يَجْتَمِعُ اللَّهُ عَلَيْكَ الْمُؤْمِنِينَ - اللہ آپ پر
دوسو توں کو اکٹھا نہیں کرنے کا یہ حضرت عمرؓ
کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرت پر
زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے
اُس کے بعد سب انتظام کر کے وفات پائیگی۔
كَيْفَ الْأُمْرَ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً - جب کسی
خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اس وقت کیا کرنا چاہئے
فَإِنَّ لَكُمْ تَكُنْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا - اگر لوگوں
میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو تو اس وقت اپنے
نفس کو لے اور ایک گوشہ تنہائی میں رہ کر اشکی
یاد کرتا رہ دو سردوں سے غرض مت رکھ۔

مسترحم۔ کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہے کہ مسلمانوں
کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شربے مہار
کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے۔ مولویوں
کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تفضیل
کے سوا ان کا کوئی شغل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ
مسلمانوں میں اتفاق کرائیں ان میں چھوٹ ڈالو
ہیں اُس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور
سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم
آنحضرت نے دیا ہے۔

اجْتَمِعْ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقِيفِيَانِ - خانہ کعبہ کے
پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔
لَا تَجْتَمِعْ أُمَّتِي عَلَى الصَّلَاةِ - میری ساری

امت لگ رہی ہر جمع نہ ہوگی یعنی یہ نہ ہو گا کہ امت کے
تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق ہی قائم
رہیں گے۔

اجْتَمِعْ مِنَ الْقَائِمِ - میں پرچوں پر سے اُس
جمع کرنے لگا یعنی متفرق قلعوں پر سے آنحضرت
کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طور
سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں پر
لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ
نے اپنی خلافت میں اُس کو کئی صحیفوں میں جمع کرا
پھر حضرت عثمان رضی نے اپنی خلافت میں ان
صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں جمع کرا
اور اُس کی نقلیں کرا کر ہر ایک ملک میں رد کر دی
اب یہی سورتوں کی ترتیب تو بعضی ترتیب
آنحضرت ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اور
کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی۔
نے نقلاً عن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب
آنحضرت کے زمانہ میں تھا سو اسورہ ہر ایک
کہ وہ آخر میں اتری اور آپ نے اُس کا مقام
نہیں کیا یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب
میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانکہ
روایت میں حضرت علی رضی سے منقول ہے کہ
کے مصحف میں سورتوں کی ترتیب باعتبار نزول
غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرت ہی کے
مبارک میں ہو چکی تھی اسلئے اُس کا خلافت
جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہاد
ان میں تقدیم اور تاخیر کرنے میں کوئی قباحت
نہیں۔

مَا كَانَ مَلِكِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِلَيْهَا مَسْأَلَةُ الْقَائِمِينَ
الْقُرْآنَ عَزَّ وَجَلَّ - آنحضرت کی جب

ہوئی اُس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں کے سوا کوئی نہ تھا (تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ تو سینکڑوں تھے۔ بعضوں نے کہا ساری قرآن کے حافظ پندرہ شخص تھے، منجملہ اُن کے خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی نہ تھا۔

وَلَا يُجْتَمِعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقِي وَلَا يُعْتَمَقُ بَيْنَ رُجْتَمِعٍ۔ جو مال علیحدہ علیحدہ ہو وہ خواہ مخواہ۔
 زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے، اسی طرح جو مال یک جا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ذریعہ سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے۔ مثلاً بیس بیس بکریاں دس شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اب زکوٰۃ کا تحصیلہ اُن کو یک جا کر کے چالیس بیس سے ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یا چالیس بکریاں ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کیسے بیس بیس بکریاں دس شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ آئے۔

فَصَلِّ بِهَا أَوْ صَلَّى جَمِيعًا۔ روزوں نے ملکر نماز پڑھی یا اُس نے پڑھی۔ یعنی ایک شخص نے یہ راوی کی کہہ۔

لَمْ يَجْتَمِعْ سَيِّغِيْنِ عَلٰی هَذِهِ الْأُمَّةِ۔ اللہ تعالیٰ دس تئرا میں اس امت پر اکٹھا نہیں کرے گا کہ ہر روزی دشمن بھی اُن پر آن پڑے اور آپس میں بھی اُن کے توار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی اور دوسری نہ ہوگی۔

مستزحم۔ کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق اُس وقت ہو چکی ہے جب معادیہ اہل شام کو لیکر

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کر دیا اور ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اُس کو روک دیا۔

إِنَّ الْجَنَّةَ يُجَاوِزُهَا۔ جن اُس عورت سے جماع کرتے ہیں۔

مَنْ فَادَقَ الْجَمَاعَةَ۔ جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے۔ یعنی اُس جماعت سے جو قرآن و حدیث کی پابند ہو اسی کے حق میں یہ وعید ہے۔ طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں۔

صَلَّى الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُرْدِ لِفَقْدِ جَمِيعًا۔ آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی (دو دنوں عشا کے وقت میں)۔

سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔ میدانِ حشر میں جو لوگ جمع ہیں (وہ آج جان لیں گے) کون لوگ عزت سے رہیں گے۔

أَخْرَجِي الدِّينَ إِجْتَمَعَا عَلَيْكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْكَ۔ دیندار بھائی جو محبت پر ملے جلتے رہیں اور محبت ہی پر جدا ہوں۔ (یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر دوست پیٹھ پیچھے دشمن)۔

وَدَا جِدَاةٌ فِي الْجَنَّةِ وَرَهَى الْجَمَاعَةَ۔ یہ بہتر فرتے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند روز اُن کو سزا ملے گی۔ نہ یہ کہ کافروں اور شرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک فرقہ اُن میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کافر ہے (اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع اور صحابہ اور تابعین کا ہم نوا ہے اُن کی روش پر چلنے والا ہے)۔

سَمَّيْتِ الْجُمُعَةَ جُمُعَةً لِأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ فِيهَا
 خَلْقَهُ يَوْمَ لَا يَأْتِي مَشْهُدٌ وَرُصِيَّتِهِ فِي الْبَيْتَانِ -
 جمع کا نام جمع اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس
 دن اپنے مخلوقات کو جمع کیا تاکہ ان سے حضرت محمد
 اور آپ کے وحی کی دلالت کا عہد لے لے اس
 دن کا نام جمع رکھا۔

خَبَرْتُ اللَّهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ - میں نے اللہ
 کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے۔
 وَنَهْنُ جَامِعٌ مُجْتَمِعٌ وَتَابِعٌ مُرْتَبِعٌ وَكَرْبٌ
 مُتَقَبِعٌ وَغُلٌّ قَبِيلٌ - عورتوں میں کوئی تو تمام
 خوبیوں کو جمع کر نیوالی ارزانی اور بھلائی لائوالی
 ہے کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ
 میں رکھنے والی ہے کوئی سخت بد خو خاند کو تباہ
 کر نیوالی ہے کوئی جوڑوں کا بھرا ہوا طوق ہے جس
 سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ
 رکھتے ہیں آنا ہے جیسے قیدی کے گلے
 میں ایسا طوق ہو جس میں جوئیں پڑ جائیں۔
 تو بھارہ کیا کھکتا ہے اس طوق کے گلے سے نکال بھی
 نہیں سکتا۔

خَلَّدَ جَمَاعِي كَفِّي - میرا پورا کفن لے لے۔
 وَعِنْدَكَ الْجَامِعَةُ قَبِيلٌ لَهُ وَمَا الْجَامِعَةُ
 قَالَ صَدِيقُهُ طَوْلُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا كَيْدُ رَأِي
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - امام ابو
 نے فرمایا ہمارے پاس جامع ہے لوگوں کو چھابھا
 کیا فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرت
 کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے۔ جامعہ طوق کو بھی
 کہتے ہیں۔

جَمِعٌ وَكَلَّتْ - تین سے دس تک کہتے ہیں اور
 جَمِعٌ كَثْرَتٌ - دس سے بے انتہا کہتے ہیں

أَفْعَلُ أُنْعَالٌ أَفْعَالَةٌ فَعَلَةٌ - جمع قلت کے
 اوزان میں جمع بحسبہ میں سے باقی اوزان جمع کثرت
 میں جمع سالم جمع قلت ہے۔ بعضوں نے کہا
 میں کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس سے
 زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس تک
 بھی آتا ہے اور اسکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔
 جَمِعَ النَّاسُ - لوگوں نے جمعہ اور کیا جیسے فقیر
 الناس لوگوں نے عید کی۔ نماز ادا کی۔

فَصَلُّوا قَعُودًا أَجْمَعِينَ - سب بیٹھ کر نماز پڑھو
 صحیح اجماع ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعضوں
 نے کہا اجماع بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ در
 حال ہر مصباح السیر اور مجمع البحرین میں ہے کہ
 یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نحو ہوتا ہے۔ اور
 الفاظ تاکید معرظ ہیں۔

میں کہتا ہوں کبھی حال معرظ بھی آتا ہے
 جیسے فادر دہا العراق ولم يزد بها میں ایک قول
 یہ بھی ہے کہ العراق حال ہے مگر یہ بھی ماؤل
 بکفر ہے یعنی اسلہا معرظ کہ تو صحیح یہی ہے کہ
 غلطی ہے۔

مَا أَدْعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنْتَ حَبْنَمُ
 الْقُرْآنِ أَنْ كَلَّمَ كَمَا أَنْزَلَ إِلَّا كَذَبٌ وَ
 جَمْعُهُ وَحَفِظَهُ كَمَا أَنْزَلَ إِلَّا عَلَى
 ابْنِ طَالِبٍ وَالْأَيْمَنَةُ مِنْ بَعْدِهِ - امام
 ابو جعفر محمد باقر نے فرمایا جو شخص یہ دعویٰ
 کرے کہ اس نے سارا قرآن جس طرح انزل
 (یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ
 جھوٹا ہے۔ اس طرح ہر اس کو یاد اور جمع
 علی اور آپ کے بعد اور اماموں کے سوا
 نے نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں گو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح پر
کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ اپنے اور نہ آپ کے بعد
دوسرے اماموں نے اس کی اشاعت مناسب
سبھی در نہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصے میں
ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس
ضرور متداول ہوتا اور پڑھا جاتا اور جب خود حضرت علی
نے اپنے زمانہ خلافت میں اس قرآن کو قائم رکھا
تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور
مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اس میں ہو گئی
ہو یہ اور بات ہے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا عَلِيُّ الْقُرْآنُ
خَلَّفَ فَوَاشِي فِي الْقُحُوفِ وَالْحَرِيرِ وَالْجَدِ
الْقَرِاطِيِّينَ فَحَدِّثُوا وَأَجْمَعُوا وَلَا تَفْتَحُوا
كَمَا ضَيَّعَتِ الْيَهُودُ التَّورَةَ فَإِن طَلَّقَ عَلِيُّ
وَجَمَعَهُ فِي ثَوْبٍ أَصْفَرٍ ثُمَّ خَلَّفَهُ عَلَيْكَ فِي
بَيْتِهِ وَقَالَ لَا أَمْرَ تَدْرِي حَتَّى أَجْمَعَهُ وَإِنَّمَا
كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِيهِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ بِغَيْرِ دَلِيلٍ
حَتَّى جَمَعَهُ وَأَخْرَجَهُ إِلَى النَّاسِ فَلَمَّا فُتِحَ
مِنَهُ وَكُتِبَتْ قَالَ لَهُمْ هَذَا كِتَابُ اللَّهِ كَمَا
أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحِينَ
فَقَالُوا هَذَا كِتَابُ اللَّهِ فَجَمَعْتُهُ جَامِعُ فِيهِ الْقُرْآنُ
لَا حَاجَةَ لَنَا بِهِ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَنْ تَرَوْهُ
بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّمَا كَانَ عَلِيُّ آتٍ
أَخْبِرَكُمْ كَيْفَ جَمَعْتُ الْقُرْآنَ۔

حضرت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی قرآن
پر سے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابچوں میں
ہے کچھ ریشمی کپڑوں پر کچھ مستغرق کاغذوں پر لکھا ہے
اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت
کرنے دو جیسے یہودیوں نے توراہ کو تلف کر دیا

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اور سارے اجزا قرآن کے
لے کر ایک نذر کپڑے میں بیٹھے اس پر مہر کر دیا اور فرمائی
گئے میں تو اب چادر بھی نہیں اڑھنے کا جب تک اس
کو جمع نہیں کر لوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے
ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اڑھے اس
سے ملنے کے لئے نکلے خیر آپ نے قرآن کو جمع
کر لیا اور لکھ ڈالا اور لوگوں کے پاس لیکر آئے
کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اسی
طرح ہے جس طرح اللہ نے اس کو حضرت محمد
پر اتارا میں نے اس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے
(دو درختوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو
مصحف موجود ہے اس میں سارا قرآن جمع ہے
ہم کو اس کی کوئی احتیاج نہیں یہ سن کر حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس
قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تم کو
قرآن جمع کرنے کی خبر کہوں۔

میں۔ کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے جو قرآن مرتب کیا وہ ہی قرآن تھا اس
سے زیادہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کوئی ایسا قرآن
جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں
جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں تو ضرور آپ کے خاص
خاص اصحاب اور مستفیدین ان کو یاد رکھتے۔
بلکہ ان کی صد ہا اور ہزار ہا نقلیں کر کے اپنی لوگوں
میں پھیلاتے رہتے اقل درجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں انکو
بڑھا دیتے تاکہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے
پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ
آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب
لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی کو

آپ نے اُس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور
یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کی بہت
سی شخصیات ایسے تھے جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ایک
خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذر عمارؓ اور
مقداد وغیرہم انہوں نے کیوں اس قرآن کی
نقلیں نہیں لیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن کو اُس
کی نقل عنایت فرمائی۔

إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَمَعَ الْقُرْآنَ فِي
السَّيِّدِيَّةِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُدَّةٍ قَدْ رُهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ
بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وفات کے بعد مدینہ میں سات دن میں قرآن
جمع کیا۔

خُذْ بِمَا أَجْمَعَ عَلَيْكَ أَصْحَابُكَ وَاتَّزَكِ
الشَّمَاذَ الَّذِي كُنْتَ بِشُهُورِهِمْ - وہ بات
اختیار کر چسپ تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو
اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے۔
جمع کرنا۔ گلا۔

جَمَالٌ - خوب روئی۔

جَمَلٌ - ادنٹ۔ اَجْمَالٌ اور اَجْمَلٌ، اور
جَمَالٌ اور جَمَالٌ اور جَمَالٌ اور جَمَالٌ اور
جَمَالٌ جمع ہے۔ اور جَمَلٌ کشتی کے رسی کو بھی
کہتے ہیں۔

كِتَابٌ فِيهِ اسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ
النَّارِ أُجْمِلٌ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ
وَلَا يُنْقَضُ - اس کتاب میں آہستہ اور روزِ قیامت
کے نام ہیں اور اخیر پر اُن کی میزان جوڑ دی گئی
ہے (تو اُن میں بیشی ہو سکتی ہے نہ کمی جیسے
عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَلُ الْحَسَابِ میں نے

حساب جوڑ دیا تو اجمال جمع کا عمل تو علم حساب
کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور اُن
گوں بات کہنے کو بھی۔

لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمْ الشُّعْرُ
فَجَمَلُوا هَادٍ بَاعُوَهَا وَأَكَلُوا أَشْيَاءَهُمْ
تفانے کی پھٹکار یہودیوں پر جب اُن پر چربی
ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کر چربی کو گلا یا پھر اُس
کو بیجا اور اُس کی قیمت کھائی۔

يَا تَوَنَّنَا بِالسَّعَاءِ يَجْمَلُونَ فِيهِ الْوَدَّ
ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اُس میں چربی
گلاتے ہیں۔ ایک روایت میں یَجْمَلُونَ ہے
حطی سے اکثر لوگوں نے یَجْمَلُونَ روایت کیا ہے

يَجْمَلُونَ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب
كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا قَعَدَ الْجَمَلَاءُ عَلَى الْمُنَى
يَقْضُونَ بِالْهُوَى وَيَقْتُلُونَ بِالْغَضَبِ
تہارا اُس وقت کیا حال ہو گا جب مومنے نے
لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق
دہم گے اور غصہ سے لوگوں کو قتل کریں گے

رَبِّهِمْ كَادِمِينَ پھیلانے کو اور شرک مینے کی
جَمَلَاءُ - جمیل کی جمع ہے اصل میں جمیل
ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی
ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس
خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے۔ بعضوں نے

حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ
چہرے کی خوبصورتی۔ اور جمال اعضا کا حسن
ہونا اور ملامت دونوں کو شامل ہے۔

إِنَّ جَاءَتْ يَهُودِيٌّ جَعَلَ اجْتِمَاعُهَا
اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی
گھونگھر بال والا موٹا پیدا ہو۔

ک
ا
لو
ک
را
ک
بڑ
ی
ن
س
کو
را
او
بال
لقد
جم
ال
رات
عباد
اور

هَمَّ النَّاسُ بِتَغْيِيرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ - لوگوں نے اپنے کچھ ادنٹ نخر کر ڈالنے کا قصد کیا۔
و بعضوں نے کہا جمائل جمالت کی جمع ہے۔ اور جمالت جمل کی جیسے رسائل رسالت کی۔

لِكُلِّ انْثَاءٍ فِي جَمِيدِهِمْ خَيْرٌ - ہر گروہ اپنے ادنٹ کو خوب پہچانتا ہے۔ ایک روایت میں جمیلیم بہ تصویر ہے یہ ایک مثل ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھ کر ہی کرتی ہے۔ ایک روایت میں فی الجملیم ہے۔

أَوْ خَذُ جَمِيلَةٍ - یہ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے کہا تھا کیا میں اپنے ادنٹ کو قید کر سکتی ہوں یعنی اپنے خاندان پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے۔

إِذْ فِي جَمَلِ الْبَحْرِ - آپ نے حمل البحر کھانے کی اجازت دی حمل البحر سمندر کی ایک بڑی بھلی جو ادنٹ کے مشابہ ہوتی ہے۔

تَتَّخِذُ اللَّيْلَ جَمَلًا - رات کو ادنٹ بنا لیتے تھے یعنی رات بھر جاگتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے۔ یا رات بھر چلتا ہے تو کہتے ہیں اُس نے رات کو ادنٹ بنا لیا۔ یعنی ادنٹ کی طرح اُس پر سوار ہوا لکل نہیں مویا۔

لَقَدْ أَذْهَمْتُكُمْ أَتَوْا مَا يَتَّخِذُونَ هَذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَسْرَبُونَ التَّيْدُ وَيَلْبَسُونَ التَّعْصِفَ - میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رات کو ادنٹ بنا لیتے تھے رات بھر جاگتے اور عبادت کرتے تھے وہ نیند پیتے تھے (کچھ کا شرت) اور کسم کارنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔

ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ حَسَنَاءُ جَمَلًا - پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی۔ رَمَلًا ایسا مونٹ ہے جسکا مذکر اُس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِينَتُهُ بَطْلًا تَوَابُخْمَلٌ اور اَبْطَلٌ مستعمل نہیں ہے۔

جَاءَ بِنَاتِهَا حَسَنَاءُ جَمَلًا - ایک حسین بوئے لفظ کی اونٹنی لے کر آیا۔ (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہے) لَاتُ اللَّهُ جَمِيلٌ يُشِجُّ الْجَمَالَ - اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہے۔ یعنی اوصاف کاملہ کو موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُسکی ذات مقدس میں موجود ہیں۔

قَائِدًا - جمیہ اور منکرین صفات کے اس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اُس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا اللہ کی طر جمال کی نسبت نہیں کر سکتے اسے جو قوجب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سے ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اُسکا حسن و جمال دیکھ کر سب مؤمن فریفتہ ہونگے اور اُس کے دیدار سے ایسی خوشی ہوگی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کج بخت جمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ جمال کا نام ہوگا اور تمہارا پروردگار کا نام نہیں ہے یہ بھی اشارہ ہے اُسکے جمال کی طر مؤمنین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پر نوازا چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنی تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور

رَفِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَسْتَفِرُّ جَلَدًا وَقَالَ دُونَكَهَا فَإِنَّهَا تُجْعَلُ
 الْفَوَازَ - رطلوں نے کہا، آنحضرتؐ نے ایک
 بھی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس
 سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے۔

فَإِنَّهَا تُجْعَلُ الْفَوَازَ الْبَرِيضَ - تلبینہ راز
 یا بھوسی کا ہرہرہ، بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے
 (ریخ کم کرنا ہے)۔

فَإِنَّهَا تُجْعَلُ لَهَا يَا حُجْرَةَ لَهَا - وہ اسکو
 تسلی دیکر آرام بخشیکار ریخ اور تکلیف کم کریگا
 یہ تمام سے بمعنی راحت و آرام۔

هُوَ دَاسِمُ الْمَجْعَرِ - وہ کشادہ سینہ کا آدمی
 ہے۔

فَقَدْ جَسُوا - وہ آرام پا گئے ان کا شمار بڑھ گیا۔
 فَأَتَى النَّاسَ الْمَاءَ جَائِعِينَ رِوَاءَ - لوگ
 پانی پر پیچھے آرام سے سیراب ہو کر۔

لَا مُبْحَا عَدَا جِينِ يَهْدُ خَلْمًا عَلَى الْعَرْمِ
 وِیْنَا جَمَامَةً - کل صبح کو ہم جب ان لوگوں کے
 پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر۔

بَلَّغْنَا أَنَّ الْأَحْنَفَ لَا مَهَابِي بَشِيحًا وَقَالَتْ
 لَقَدْ اسْتَفْرَمَ خَلْمًا الْأَحْنَفَ هَجَارًا وَكَأَيَّ
 آتِي كَانَ يَسْتَجْعَلُ مَثَابَةَ سَفْعِهِ - حضرت عائشہ
 کو خبر پہنچی کہ احنف نے ایک شعر میں ان پر ملامت
 کی ہے تو انہوں نے کہا احنف نے جو میری ہجو
 کی تو عقل سے غالی ہو گیا وہ کیا میرے لئے اپنی
 حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا)۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَجْعَلَ لَهُ النَّاسُ قِيَامًا
 فَلْيَتَّبِعْ أُمَّعَدًا كَمَا مِنَ النَّارِ - جو شخص اس
 بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہو کر

کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے ایک
 روایت میں - شتم ہے خانے مجھ سے۔ یعنی کم
 کھڑے ان کی بوند لجاوے (یسینہ اگر)

تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْوَسْخَى أَجْعَدُ مَا كَانَ - آنحضرتؐ کا جب انتقال
 ہوا اس وقت وہی بہت کثرت سے آرہی تھی۔

مَالُ أَبِي زَرْعٍ عَلَى الْجَمْعِ مَحْبُوسٌ الْبَرِيضُ
 کا مال دیت مانگنے والوں میں رکھا ہوا ہے یہ جمع ہوا
 جرمہ کی جتہ وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔

جُمَاتِي - بسبب بٹوں والا یا ریشائیل بڑی ڈاڑھی
 والا۔

جَمَامًا وَقُوَّةً - راحت اور طاقت۔

لَا يُجَادُ زُنَى ظَلَمَ ظَالِمًا لَوْ نَطَحَهُ مَتَابِعَتِ
 الْقَمَرِ نَاءَ إِلَى الْجَمَاءِ - کسی ظالم کا ظلم میرے
 سامنے نہیں چلیگا یہاں تک کہ سینک دار جانور کی
 ایک مار بے سینک والی کو داسکا بھی تدارک
 میں کروں گا۔

إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَا تَبْنِي جَمًّا - مسجدیں بن لگتے
 کے نہ بنائی جائیں یہ اگلی حدیث کے مخالف
 ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں بیمار مراد ہوں

لَا يَجِلُّ إِلَّا مَرْأَةٌ حَاضَتْ أَنْ تَتَّخِذَ قَبِيحًا
 وَرَأَجَةً - جو عورت حیض والی ہو جائے تو اس
 جوان ہو جائے، اس کو بری نکالنا یا پے رکھنا

درست نہیں کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے
 وَكَانَ يَنْهَى عَنْ أَوْلِيَاءِ الْجَمَّالِيْنَ
 ان بال والوں سے منع کرتے تھے (ان کو منع
 دینے سے) ایک روایت میں مجاہدین ہے۔

مَعَ الْبَحْرِيْنَ مِّنْهُ كَمَا مَرَادُ مَخْلَفِيْنَ هُ -
 لَوْ صَبَّتِ الدُّنْيَا جَمًّا تَهَا عَلَى الْمُنَابِقِ

کون
 سے
 مان
 یہ
 بننے
 میں
 راز
 سب
 کہتے
 تھے
 سے
 گور
 تھے
 اس
 طرح
 ہی
 نکال
 کر
 تھے
 مع

جہنہ ہوسا۔ اور پناہیلا۔ اکثر لوگ، بڑی جماعت، اچھی عورت۔ جننا میر جمع۔

إِنَّا لَا نَذَرُ مَرَوَانَ يَزِيحُ جَمَاهُ هَيْدَرٌ قَرِيشُ بِسَنَسَا قِصَمٍ عِمَّ مَرْدَانَ كُوْنِهِنَّ جَهْرُ نِيْرَالِي كَرْدَه قَرِيشُ كِي جَمَاعَتُوْنَ پَرَاپِنِي تِير جَلَا تَارِيهِي۔

أَهْدِي لَكَ بَخْتَجِيمَ هُوَ الْجُهْمُ هُوَ رِي۔ ابراہیم نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو حلال ہے جسکو جہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ اُس کو استعمال کرتے ہیں۔

جہنہ ہوز و اقبز کا۔ اُس کی قبر پر سیلاب صیر کر دو (گلاہ نہ کرو نہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِيْعِ مَعَ النَّوْنِ

جَنَاءُ يَأْجِنَاءُ۔ جھلکا کبڑا ہونا۔

إِنَّ يَهُودِيًّا زَانِيًّا بِأَمْرٍ أَيْ قَامُوا بِرَجْمِهَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيئُ عَلَيْهَا يَأْجِنَاءُ عَلَيْهِ بِأَمْرٍ أَيْ يَكُونُ يَهُودِيٌّ مَرُوْنِيٍّ عَوْرَتِ سِيْرَانِيٍّ كَالْحَمْرِ مَرْنِيٍّ دُوْنُوْنَ كُوْسُوْسَا رَكْنِيٍّ كَالْحَمْرِ دِيَارِ جَبِ بِتَقْرُوْنَ سِيْرَانِيٍّ تَلِيٍّ تُوْمُوْسِيٍّ عَوْرَتِ بِرَجْمِهَا شُرُوْعُ كَرْدِيَارِ اُسُ كُوْمُوْسِيٍّ كِي مَارَسِيٍّ بَجَانِيٍّ كِي لِيٍّ۔

أَبْيَضُ أَجْنَاءٌ خَفِيْفَةُ الْعَارِضِيْنَ مَرَضَاتِ اسْحَاقِ بِنَغِيْبِرِ كَالْحَلِيْبِيٍّ تَحَا سَفِيْدِ رَنْكِ كَبْرِيٍّ بَلَكِيٍّ رَخْسَارُوْنَ دَالِيٍّ۔ بعضوں نے کہا اجنأ کا معنی گردن جھکی ہوئی۔

كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَبْيَضًا خَفِيْفَةً الْعَارِضِيْنَ أَجْنَاءُ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سفید رنگ ڈبے پٹے پیکر گال دالے جھکے ہوئے آدمی تھے۔

مُجْنَأُ يَأْمُجْنَأُ۔ ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوئی

أَنْ يَجِيئِي مِمَّا أَحْبَبْتِي۔ اگر تو دنیا بھر کا مال سنان پر بہا دے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھیگا میرا مخالفت ہی رہیگا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے اسی مضمون کی دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے وہی محبت رکھیگا جو مومن ہو اور علی رضی اللہ عنہ سے بغض وہی رکھیگا جو منافق ہو۔

جَنَّةٌ۔ وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ اور اسکی جمع جنات ہے۔ محیط میں ہے کہ جنت وہ کنواں جس میں بہت پانی ہو۔

إِنْ تَغْفِرِ اللَّهُ تَغْفِرِ جَنَّمَ۔ خداوند تو جب بخشے والا ہے تو سب گناہ بخش دے گی یا بہت لوگوں کو بخش دے گی اسکا دوسرا مصرعہ یہ ہے ذَا اِيْشٍ عَيْدِيٍّ لَّا اَلْتَا اَدْرُكُوْنَ بِنْدِيٍّ اَيُّسَا بَرُوْسِيٍّ لِيٍّ كُوْنِيٍّ قَصُوْرِيٍّ كِيَا بُو۔

موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے لِيٍّ كُوْنِيٍّ مِيْنَةُ اَلْحَرَقِيٍّ مِثْلُ الْجَمَانِ۔ اُن کے سینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

اِذَا رَفَعَتْ رَاسَهُ تَحْتَهُ رَمِيْنَةُ جَمَانِ اللُّوْلُوْ سَبْرَا تَحَا تُو اُسِيٍّ مِيْنِ سِيٍّ مَوْتِيٍّ كِي دَانِيٍّ كِي لِيٍّ۔

سُحَابِيْنَ حُسْبِيْنَا جَمَانٍ۔ وہ سن کی دجہ کے برابر موتی کا دانہ ہے۔

سُحَابِيٌّ فِي وَجْهِ الظَّلَامِ مُمِيْنَةُ كَجَمَانَةٍ حِيْرِيٍّ مِثْلُ نِظَامِيٍّ۔ وہ اندھیرے میں سیر کر سکتی ہے جیسے دریائے موتی جن کی کال لی گئی ہو۔ یہ لیبید کی شاعرے ایک گاؤ (سیرت میں)۔

جمع کرنا۔

ایک
بنی کور
سکتے
نہ انتقال
الذبح
جمع ہو
ی ڈارہی
مناجین
ظلم
دار جائز
تدارک
بدین بن کک
کے مخالف
ار مراد
تتجدد
جائے
نایا ہے
شاہد
بنائین
راؤن
این
ین
علی المناجین

کے لئے ضرور چاہئیں اور تمام شریعتوں میں لگی

تاکید ہے۔
مَنْ يَجْتَنِبُ أُمَّ سَلِيمٍ - آپ ام سلیم کے کناروں پر گزرے۔

عَلَيْكُمْ بِالْجَنَّةِ فَإِنَّهَا عَفَاءٌ - عورتوں سے الگ رہنا اپنے اور پر لازم کر لور یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو اس سے آدمی پاک رہتا ہے زید کاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

رَجُلٌ ذُو جَنَّةٍ - (عرب لوگ اُس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)۔

اسْتَكْفُوا جَنَابِيكُمْ - دونوں طرف سے آپ سے۔ آپ سے مانگنے لگے (یہ تثنیہ ہے جناب کا۔ اصل میں جناب کہتے ہیں جانب اور صحن اور اخاط اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کیلئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جناب رسول کریم)

اجْتَنِبْ بِنَا الْجَنَابِ - ہمارے گرد گرد سب شکسالی ہو گئی (قحط پڑ گیا)

هَلْ جَنَابُ الْهَضْبِ - جناب الہضب کے (یہ ایک مقام کا نام ہے)

إِنَّ الْجَنِبَ شَهَادَةٌ - پسلی کی بیماری میں شہادت کا ثواب ہے (ذات الجنب ایک سخت بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک نالی ہو جاتا ہے اکثر آدمی اُس سے ہلاک ہو جاتا ہے)۔

الْجَنُوبُ شَهِيدٌ - اس کا معنی وہی ہے
شَهَادَةُ الْجَنِبِ - رقص بہت سی بیماریوں

کے لئے مفید ہے) اُن میں سے ایک ذات الجنب ہے (رقص ایک دراست)۔

قَطَعَ جَنَابًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا اُن کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتُ فِي جَنِبٍ حَاجِبِي تُوْنِي مِيرے کام کے بارے میں کیا کیا، امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - یعنی اللہ نے اُن کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا جو ہماری خیر میں اُن کو پہنچاتے تھے۔

فَإِذَا اللَّحْيَا يَطْحَنُ وَاللُّثُومُ مُمْلُوءٌ وَ جُنُوبٌ يَشْوَابُ - ایک شخص کو بھوک لگی کھانی کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا اور پردرد گار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تند در میں گوشت کے ٹکڑے پھیرے ہوئے ہیں پڑ بھن رہے ہیں۔

يَعِ الْجَنَمَ بِاللَّذَائِهِمْ ثُمَّ ابْتَعَهُ الْجَنَابِطُ - ملوان کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل پتھ ڈال پھر روپیہ دیکر جنیب کھجور خرید لے۔ جنیب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے۔

إِنَّ الْإِدْبِلَ جَنَّبَتْ قِبَلَنَا الْعَامَةَ - اس سال ہماری طرف ادنٹ بیائے نہیں (انکا دودھ ہی نہیں ہوا یا کم ہوا)

أَخْلَى مَا أَشْرَفَ مِنَ الْجَنَابِ - میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعضوں نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے ادنی اور درخت سے بنی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

الْجَانِبِ الْمُسْتَعْرِ ذِي نَابٍ مِنْ جَنْبِهِ سَارٍ
پر دیسی جو تحفہ لاکر اُس سے زیادہ کا طالب ہو
تو اُس کو بدل دینا چاہئے یعنی اس کے تحفہ کا
بدل کرنا ضرور ہے۔

عَلَى جَانِبِ الْخَيْرِ - جو مسافر کہیں سے آئے
وہ خبر بیان کرے۔

هُوَ أَجْنَابُ النَّاسِ - وہ مسافر لوگ ہیں
(یہ جنب کی جمع ہے یعنی پردیسی)

فَأَصْدَبَتْ جَنْبِيَهٗ - تو نے اُس کی پھلو کو صدمہ
پہنچایا۔ ایک روایت میں جَنْبِيَهٗ ہے یعنی دل
کے دانے کو۔

لَا يَجْعَلُ لِأَخِي يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ
عَلَيْهِ وَغَيْرِهِ - علی میرے اور تیرے سوا
کسی کو جنب رہ کر اُس مسجد سے گزرنا درست
نہیں (اُس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت اور حضرت
علی کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے
آپ سے بند کر دیئے تھے)۔

مَا أَجْنَبَ الْكُنَابِيَهٗ - جب تک کبیرہ گناہوں
سے بچا رہے۔

جَنَّبُوا مَسَاجِدَ كَوْ - اپنی مسجدوں کو بچاؤ
یا دور رکھو۔

تَوَضَّأُوا مِنْ سُوْرِ الْجَنْبِ - جنب آدمی
کے جھوٹے پانی سے وضو کر لو (کیونکہ جنب کا
جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔

أَصْحَمَ جَنْبِيَّ وَأَنَا - میں اپنی پہلو زمین پر
رکتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

يَأْسِيكَ وَضَعَتْ جَنْبِيَّ - تیرا نام لیکر میں
نے اپنی پہلو زمین پر رکھی۔

أُوذِي فِي جَنْبِيَّ - پروردگار تیری اطاعت

میں اُن کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔

أَنَا جَنْبُ اللَّهِ - یہ حضرت علی کا قول ہے میں
اللہ کا مقرب ہوں

سَخَّنَ جَنْبُ اللَّهِ - ہم اہل بیت رسالت اللہ
کے نزدیک والے ہیں۔

فِي جَنْبِ اللَّهِ - اللہ کی ذات میں یا اُس کے
کام میں۔

عَاصِفَةٌ جَنْبِيَهٗ - اُتری آندی۔

جَنْبِيَهٗ - کوئل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے
اس کی جمع جَنْبِيَهٗ ہے۔

يَقْوِدُونَ جَنْبِيَهٗ مِنْ تَوْبِهِ - لور کے کوئل
جانور کھینچ رہے ہوں گے۔

طَوْعُ الْجَنْبِ - وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل
سے کھینچتا ہو۔

الْجَارُ الْجَنْبِ - جو پڑوسی غیر بو اپنا رشتہ
نہ ہو۔

أَكَلُ مَا أَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبِيَهٗ - میں تازہ
صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں

بعضوں نے کہا جنب وہ ترکاری جو بھاجی سے
اوپنی اور درخت سے پہنچی ہو۔ بعضوں نے کہا

وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی
نہ ہو۔

الصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ - رفیق ہم پہلو۔

تَجْنِبُ - دور ہونا، دور کرنا۔
جَنْبِيَهٗ - گنبد، قبہ۔

فِيهَا جَنْبَانٌ مِنْ لَوْلُو - بہشت میں سورتی
گنبد ہوں گے۔ یہ جمع ہے جَنْبِيَهٗ یا جَنْبِيَهٗ

جَنْبِيَهٗ - یا چشم، ٹکڑا، حصہ، یا تاریکی، یا شرم کا
بازو۔

جَنُوحٌ - مائل ہونا - جھکانا۔

اجتناح - مائل ہونا، مائل کرنا۔ ایسے ہی اجتناح لازم اور مستعدی دونوں آیا ہے۔

أَمَرَ بِالتَّجَنُّحِ فِي الصَّلَاةِ - آنحضرت نے نماز میں یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے ہاتھوں کو زمین سے جدا رکھے اسی طرح پہلو سر نہ تھیلے کو زمین پر لگائے اُن پر زور دے تو دونوں بازو پر نندوں کے پنکھوں کی طرح ہو جائیں (جبہ اڑتے ہیں) یہ ماتوز ہے جناح سے جو پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں۔

إِذَا أَهَلَى جَنَحٌ - آپ جب نماز پڑھتے تو سجدہ میں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے۔

يَجْتَنِعُ فِي سَجُودِهِ - اس کے بھی وہی معنی ہیں

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَعَفَّمُ اجْنَحَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ - طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں کہ ان کو روندنا ہوا چلے، یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی تنظیم کرتے ہیں اُس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا مجلس علم میں اترتے ہیں اڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالب علم پر سایہ کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو فاضل اور درگاہ کی رضامندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور اُن کے لوازم کا لیکن منطق اور فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اسمیں داخل نہیں ہے اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ و تخریب و تخریب دوسرے عالموں سے مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے۔

تُظَلِّهُمُ الْمَلَكُوتُ بِأَجْنِحَتِهِمَا - پرندے اپنے پنکھوں سے اُن پر سایہ کریں گے۔

كَانَ وَقْتُذَ الْجَوَائِحِ - آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئیں تھیں (یعنی اکثر نول اور معزوں رہتے۔ محیط میں ہے کہ جَوَائِحِ سینہ کے ہاں کی پسلیاں ہیں و ضلوع پشت کی پسلیاں۔ یہ جمع ہے جارحہ کی۔

إِذَا اسْتَجَنَحَ اللَّيْلُ فَأَكْفَتُوا اصْبِيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا ٹھٹھا آجائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو اُن کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلے ہیں۔

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ - رات کی تاریکی شروع ہو گئی۔

إِذَا كَانَ جَنَحُ اللَّيْلِ فَكَفُّوا اصْبِيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا ٹھٹھا آجائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاكْفُوا اصْبِيَانَكُمْ ہے یعنی اُن کو ایک جگہ ٹھہرا دو

يَابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ - یہ آپ نے عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا اُن کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے آنحضرت نے خواب میں اُن کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں اُن کا لقب اُس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے۔

لَمْ يَسْتِ مَا خَلَقَ جَنَاحٌ - آنحضرت نے جبریلؑ کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا تو اُن کے چہرہ سم پنکھ تھے۔

وَهُوَ لَأَوْ اجْنَحَةٌ - اور ڈراؤنی چیزیں اور

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہیں اور کچلے جلتے ہیں۔
 جَنَاح - آنحضرت ص کے گھوڑے کا بھی نام تھا
 لَا سَبَقَ لَآلَائِي نَهْلِي أَوْ خَيْتٍ أَوْ خَافِيَةٍ -
 اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اُو جَنَاح
 اُس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط
 کسی میں نہ ہونا چاہئے مگر تیرا ادنٹ یا گھوڑے
 یا پنکھ میں اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور
 تھیں تیرا ادنٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوڑی
 شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا
 تھا۔ اس حدیث میں اُو جَنَاح کا لفظ بڑھا دیا۔
 لعنة الله عليه۔

فَيُضْفِقُ عَلَيْكَ الْقَبْرُ حَتَّى يَلْتَقِيَ جَوَائِزَهُ
 کافر کی قبر اُس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اُسکی
 پسلیاں دونوں طرف پہنچ کر مل جائیں گی۔
 جَنَاح - فوج، لشکر، گروہ، شہر۔

الْأَمْوَالُ وَالْجُنُودُ مَشْتَدَّةٌ فَمَا تَعَارَفَ
 وَمَنْهَا اِشْتَلَفَ وَمَانَتْ اَكْوَامُهَا اِخْتَلَفَ -
 رزقوں کی بھی بددائے خلقت میں جھنڈ کے
 کے جھنڈ تھے) پھر وہ میں آپس میں اُسوقت
 پہچانت رکھتی تھیں (اُن میں معرفت اور دوستی
 تھی) وہ دنیا میں بھی اگر ایک دوسرے سے مل
 گئیں (اُن میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو وہیں
 اُس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ
 تھیں (اُن میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی اگر
 الگ الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کو
 بدترین ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ
 کہ عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق بہ جسم انہیں
 پہچانت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے
 انہوں سے دوستی کرتے ہیں بُرے بُروں سے

کنڈ بجنس با، بجنس پد واز پد کبوتر با کبوتر با باز باز
 اس حدیث سے اُس مذہب کی تائید ہوتی ہے
 جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی
 گئی تھیں جہور عناد کا یہی قول ہے۔
 سَيَصِيدُ الْأَمْوَالُ الْكَافِرِينَ وَالْجَنُودُ الْمُجْتَنِدِينَ
 وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا
 جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں
 اور ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)

فَلَقِيَهُ أَمْوَالُ الْأَجْنَادِ - شہروں کے سردار
 اگر حضرت عمر سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں
 وہ پانچ تھے فلسطین اردن دمشق حمص قنسرين
 یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے
 اُن کے رئیس اور سردار حضرت عمر سے لگے تھے)
 سَيَصِيدُنَا الْبَيْتَ بِجَنَادِي أَخْضَرَ فَنَدَّ خَلَّ
 أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا رَأَاهُ خَرَجَ - ہم نے گھوڑوں کی
 سبز کپڑا منڈھا تھا (درد و دیوار پر کپڑا لگایا تھا)
 ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما نے دیکھا
 واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور
 چھت پر کپڑا منڈھنا بڑا سمجھا چونکہ حدیث میں
 اُس کی مانعت وارد ہے)

كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ اجْتِنَادَيْنِ - یہ واقعہ اجنادین
 کے دن کا ہے۔
 اجْتِنَادَيْنِ - ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں
 وہاں حضرت عمر کی خلافت میں مسلمانوں اور
 نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔
 جَنَدٌ - مین کا ایک تعلق ہے۔ بعضوں نے کہا کہ
 ایک شہر ہے ملک یمن میں۔
 جَنَدٌ بِيَا جَنَدٌ بِيَا جَنَدٌ بِيَا جَنَدٌ بِيَا جَنَدٌ
 بعضوں نے کہا جندب پیما جو رات کو سیٹی

نے دیکھا
 کی خلقت
 دیکھو تک
 پر دلالت
 ہوتی ہے
 یہ لوگ
 تہ کرتے
 مل کر لے
 اور اجسام
 یں کی کس
 ۱۱
 و سب
 جَنَاح
 امام
 فرشتے کی
 پیل ہو کر
 چھ سو
 روپے
 سو تک
 آنحضرت
 شی رکھے
 پنکھ کی
 یہ جَنَاح
 ساؤ
 ن کے
 لے ڈالے
 ن میں جہان

فرمایا ہم اس کی قضا کر لیں گے ہم نے عذاب اس
میں کوئی گناہ نہیں کیا۔

جَنَفَاءُ۔ ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا۔

مَجْنُونٌ۔ مجنوں سے پتھر مارنا، مجنوں ایک ہتھیار ہے
جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں۔

إِنَّهُ نَصَبَ عَلَى الْبَيْتِ مُنْجِنَيْنِ وَوَكَّلَ

بِهِمَا جَانَيْنِ فَقَالَ أَحَدُ الْجَانَيْنِ عِنْدَ

رُمِيهِ خَطَاؤُهُ كَأَنَّ جَمِيلَ الْفَيْنِيقِ أَعْدَدْتُهَا

لِلْمَسْجِدِ الْعَتِيقِ۔ حجاج ظالم نے بیت اللہ

پر دو مجنوں لگائیں اور ان پر دو سنگ اندازوں

کو مقرر کیا جن کو مجنوں چلانے میں مہارت تھی

ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زرد و برادر

شمال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اُسکا

ترجمہ یہ ہے "یہ مجنوں بڑے عمدہ اونٹ کی طرح

ہے میں نے اس کو پرانی مسجد رکعبہ اللہ کے

لئے تیار کیا ہے اسے ظالم تجھ پر ہزار لعنت

ترکس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے۔"

رُضْمَةٌ ابْرَاهِيمُ فِي مُنْجِنِيْقٍ۔ ابراہیم مر کو

مجنوں میں بٹھا کر آگ میں پھینک دیا شیطان

نے یہ ترکیب بتلائی تھی۔

يَا جُنُونُ يَا جُنَانُ۔ چھپانا، ڈھانپنا، تاریک ہونا،

چھپ جانا، دیوانہ ہونا، جن یا آسیب چڑھ جانا۔

جَنٌّ۔ ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اتر کر آگ

سے پیدا ہوتی ہے یہ اسم جمع ہے اُسکا واحد جَنِّي

اور جمع جَنَّةٌ ہے۔

جَبْرِيْنٌ۔ جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَبْرَجَةٌ

ہے۔

جَنَّةٌ۔ باغ، بہشت، اُس کو جنت اسے کہتے

ہیں کہ وہاں گئے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو

چھپائے ہوئے ہیں۔

جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ۔ جب رات نے اُس کو

چھپا لیا یعنی اندھیری چھا گئی۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَ تَوَابِكُهُ۔ جنات کا بیان

اور اُس کا کہ جنوں کو بھی اُن کے نیک اعمال کا

ثواب ملیگا امام ابو حنیفہ نے کہا کہ جنوں کا

ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل

حدیث اور امام مالک نے اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ

جنوں کو بھی بہشت ملیگی اور وہاں کی نعمتیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و لمن خات مقام

رہ جنات اور فرمایا و لكل درجات ما عملوا

یہ جن اور انس دونوں کو شامل ہے۔

مسترحم۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک

مگراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے

وجود کا انکار کرتا ہے یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور

شیاطین کا وجود آیات متعددہ متراوی اور

احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صد ہا ہزار

اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور اُن کے اعمال

اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں یہ امر عقلاً محال

معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں

اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود

کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول اور بلائکہ

اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بو علی

ابن سینا اٹھارہ ہجرت کہتا ہے کہ جن ایک

ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہو سکتا

ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اول

شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا

ہو کر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہو جاتا

ہے اور وہاں گئے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو

چھپانے کا کل کام حضرت علی اور حضرت عباس نے کیا غسل بھی انہوں ہی نے اور شقہ ان ذریعہ کہتے ہیں اس امر بھی غسل میں شریک تھے
 جُعِلَ لَكُمْ مِنَ الصَّغِيرِ الْجَنَانُ - آسمان سے ان کے لئے پردے مقرر کئے گئے۔

ابن جنان - جمع ہے جنن کی یعنی پردہ اور جنن تبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپا لیتی ہے۔
 نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجَنَانِ - سفید رنگ کے پتلے سانپوں کے قتل سے آپ نے منع فرمایا یا ان سانپوں کے قتل سے جو باریک پتلے گھروں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں ہیں، نہ کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ کے پتلے سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں۔ یا سمندر کے سانپ، باقی کالا ناگ یا دھاسن، یا کوڑیاں یا دامنہ والا یا دم بریدہ دو ٹپکے والا یہ سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے۔
 اِنَّ فِيهَا جِنَّانًا كَثِيْرًا - زمزم کے کنوے میں باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے ان کو قتل کا حکم یا کنوے کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ اس لئے کہ ان میں زہر ہے اور اسی لئے دوسرے سانپوں میں ان کے قتل سے منع فرمایا۔

سَنَانُ الْجِنَانِ - پہاڑوں کے جن یعنی فسادی شیطانی آدمی۔
 دُحَالٌ - سپر۔
 ظَمْرٌ فِي شَتْمِ الْمَيْحَةِ - ایک سپر کی قیمت میں پانچ درم کا ہاتھ کاٹنا اس کی قیمت پانچ درم ہے (یاریج دینار)۔

اَللّٰهُمَّ لَا يَنْبَغِيْ عَلَيْكَ ظَهْرُ الْمَيْحَةِ - نہ عباد اللہ ابن عباس نے منہ حضرت علی رضی اللہ عنہما کو کھٹا تم نے

اپنے چچا زاد بھائی کے لئے سپر اٹ دی نہ ایک مثل ہے اس مقام پر کہی جاتی ہے جب کوئی آپ کی دست کی دست چھوڑ دے اس کے ساتھ رعایت اور مردت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرتے۔
 دُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِيْطِ الْمُنْطَرِقَةِ - ان کو وہی ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تیرہ سپر (سپر پر ایک چمڑا اور چمڑاویں اس کو موٹا کرنے کے لئے تو اس کو منظر کہتے ہیں اسی طرح جوتی کو بھی جس میں دو یا تین تیلے ملا کر سے جائیں۔
 فَخَلَّ مُنْطَرِقَةً - کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ تھابڑ تھوڑ غلیظ ہوں گے۔

نَجِيْبٌ وَهَيْبَةٌ - میری جوتی میری سپر۔
 اَللّٰهُمَّ رُجْنَةٌ - روزہ سپر ہے دگنا ہوں کی، یا شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی۔
 كَانُوْا جُنَّةً يَنْبَغِيْ جُورُكُمْ دُوزَخِ كَيْسِيْنَ - اَللّٰهُمَّ جُنَّةٌ - امام سپر ہے جس کے سایہ ان میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں بعضوں نے کہا امام جس کام کا حکم ہے اور کوئی اس کو بجالائے تو بجالانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اسی کی گردن پر رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور کوئی قتل کر ڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعضوں نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت اسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق ہو اور یہی قول صحیح ہے۔

مترجم - کہتا ہے اگر امام ظلم ہے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اس کو قتل نہ کرنا چاہئے کہ خود قتل ہو جائے

فی الامم تظلم
 استعملوا
 لغفار وحت
 متعلم
 ان
 الجن الات
 یعوذون
 الالبیض
 السرم
 لب آیت
 احادیث
 کیو
 میں جن
 سیکنے
 بد اللہ
 تھے
 سے نہ
 بد و ست
 کے دن

كُنْتُمْ رُحَمَاءٌ عَلَيْهِمْ مَا جُنَّتْ أَرْبَابٌ مِنْكُمْ يَدْعُونَ
 اُن دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زرہیں پہنے
 ہوں۔ ایک روایت میں جُنَّتَانِ ہے بائے
 موحدہ سے۔ یعنی لوہے کے دوپٹے پہنے ہوں
 تُحِجُّ بَيْنَهُمَا۔ اُس کی پوریں تک چھپا لیتی ہے
 دانگلیاں لٹچپ جاتی ہیں) ایک روایت میں
 تُحِجُّ بَيْنَهُمَا ہے یہ راوی کی غلطی ہے۔
 نكهی عَن ذَبَابِ الْجَحِيَّةِ۔ جن یا آسیب کے
 لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا عرب
 کے مشرکوں کا تاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں
 کا بھی اب تک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے
 بعد یا اُسکا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا
 اُس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کا ڈھیر
 اور اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان
 یا آسیب کا نقصان نہ پہنچے گا آنحضرت م
 نے ایسے ذبحوں سے منع فرمایا۔
 ممتزجہ کہتا ہے کہ ان کھودتے وقت دکن میں
 خواجہ خضر کے نام کا بجز اذبح کرتے ہیں یہی ذبائح
 جن میں داخل اور ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام
 پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر
 خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو
 کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچالیں گے تب
 بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اُسکا
 ذبح کیا ہر جانور حرام ہوگا۔
 اَيْدِيَهُمْ اَمْ يَدِيَهُمْ جَنَّةٌ۔ کیا رما عز جس نے زنا
 کا اقرار کیا تھا) بیابا ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرت
 نے ماغز کے گھردالوں سے پوچھا۔
 لَوْ اَصَابَ ابْنُ اَدَمَ فِي كُلِّ شَيْءٍ جَنَّةٌ۔ اگر آدمی
 کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو وہ مستی اور غرور سے

دیوانہ ہو جائے (اسی طرح اگر ہر ایک دماغ کی
 قبول ہو جائے)۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُنُوْنِ الْعَمَلِ۔
 اللہ میں اُس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس
 آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر۔
 هَذَا مَصَابِيْهُ وَرَأْسُهَا الْمَجْنُوْنُ الَّذِي يَضْرِبُ
 بِمَسْئَلِكَيْهِ وَيَنْظُرُ فِي سَعْفَيْهِ وَيَتَمَسَّكُ فِي
 وَشِيَّتَيْهِ۔ یہ کم عقل ہے یا اُس کی عقل میں
 ہو گیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے نونہ سے
 ہلاتا ہے اور دونوں طرف دیکھتا ہے اور
 چلتے کرتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا ہے۔
 كَانَ يَخْرُجُ جَالٍ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ
 الْاِخْتِصَاصِ حَتَّى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ مَجْنُوْنٌ
 کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے
 گر جاتے تھے عرب لوگ اُن کو دیوانہ کہتے
 روایت میں مَجَانُوْنٌ ہے یہ روایت
 جیسے یہ قرأت وَمَا تَكُوْنُ الشَّيْطَانُ شَا
 مجانین مجنون کی جمع ہے۔
 جَنَانٌ۔ دل۔
 اَلَّذِي يَدْمَانُ فَصَلْبِيْ بِالْجَنَانِ وَاقْوَارِ
 وَعَمِيْ بِالْاَسْمَانِ۔ یہ ن تین چیزوں
 ہے دل سے یقین کرنا زبان سے اقرار
 سے فرائض کا بجالانا۔
 جَنَانٌ۔ جمع ہے جَنَنَةٌ کی یعنی بہشت
 وَنُكَيْتُهَا جَنَانٌ۔ بہشت کی باغوں کا نام
 ایک باغ توڑے ہے کہ تیرا بیٹا اور
 جلسے گا۔
 جَنَّةُ الْمُعَلَى۔ مکہ کا قبرستان۔
 جَنَّةُ الْبَقِيْعِ۔ مدینہ کا قبرستان۔

از
پھن
سے
جنا
فقار
الش
الای
بہشت
اللہ ار
نوں
سے تم
برہما
نوں
وال نہ جا
بائیں
اھنا ال
رسول

ابن جنون۔ کیا میں دیوانہ ہوں۔ یہ اس شخص نے آنحضرت سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا اور آنحضرت نے اس کو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا شاید یہ شخص بالکل جاہل لہٰذا گنوار تھا یا منافق تھا۔
 رَانَ فِي الْجَنَّةِ جَنَّاتٍ۔ بہشت میں دو باغ ہیں۔

لَمَّا أُلْقِيَ مُوسَى الْعَصَا صَارَتْ جَانَّتِي الْإِبْتِدَاءِ ثُمَّ صَارَتْ تَعْبَانًا فِي الْآيَاتِ هَا هِيَ حَضْرَتِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَالِ عَصَاؤِ الدِّيَةِ تَوْبِعِيْلَهُ وَهُوَ يَكْتُمُ لِسَانَهُ بِرُغْمِ بَهْرِ آخِرِ مِثْلِ الْإِبْرَاهِيمِ كَيْفِيَّةِ الْقُرْآنِ شَرِيفِ فِي مِثْلِ لَفْظِ آتَى فِي حَيْثُ رَجَبَانُ أَوْ تَعْبَانُ يَعْنِي دَوْرٌ فِي حَيْثُ تَحْتِ أَوْ مَسْتَهْنِئَانِ فِي جَانِّ أَوْ رُغْمِ جَانِّ فِي تَعْبَانِ سَمِعْتُ الصَّادِقَ عَنِ جَدِّهِ أَدَمَ أَمْرًا مِنْ جَنَانِ الدُّنْيَا كَانَتْ أَدَمُ مِنْ جَنَانِ الْآخِرَةِ فَقَالَ كَانَتْ مِنْ جَنَانِ الدُّنْيَا تَطْلُعُ فِيهَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ جَنَانِ الْآخِرَةِ لَعَرِيْدًا خَلْفَهَا إِبْلِيسُ وَمَا خَوَّبَ مِنْهَا أَدَمٌ أَبَدًا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھا یا آخرت کے باغوں میں سے کسی ایک باغ ہے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھا کسی سے پوچھا کہ ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ اور ان کو سورج اور چاند چمکتا تھا آخرت کا باغ ہوتی تو ایسے ان کے جاسکتا نہ آدم وہاں سے کہیں نکلتے۔

هَذَا الْيَوْمَ مَخْلُوقَاتٍ قَالَ نَعَمْ وَرَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَا

دَحَلَ الْجَنَّةَ وَرَأَى النَّارَ لَمَّا عُوِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَغَلَّتْ لَهُ إِنْ فَوْقَ مَا يُغْوِلُونَ إِنَّهَا الْيَوْمَ مَقْدَرَاتٍ غَيْرَ مَخْلُوقَاتٍ فَقَالَ مَا أَوْلَيْكَ مِتَاؤَ لَدُنْحُنْ مِنْهُمْ مَنْ أَنْتَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَقَالَ كَذَّبَ النَّبِيُّ وَكَذَّبَ بِنَاءِ لَيْسَ مِنْ وَلا يَدِينَا عَلَى شَيْءٍ قِي يُخَلِّدُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔ ابو الصلت ہر دی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا آنحضرت کے صاحبزادے مجھ کو بتلائے کیا بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں فرمایا ہاں آنحضرت مہراج میں بہشت میں تشریف لے گئے تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے کہا بعضے لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آئندہ پیدا ہوں گے اب نہیں میں فرمایا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے جس نے بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اس نے پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا۔ وہ ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے گا اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سرخ یا قوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے اندر کی اور اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اس میں سوتی اور زمرہ کئی مکان تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا اُس کا جو کوئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہو سزا سے بات کہے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو

جن
 وادعس
 العمل
 اہوں جن
 بجز
 اللہ ہی
 تمہل
 عقل
 پنے
 اجالے
 ہے۔
 ان الص
 راب
 میں
 یوان
 روایت
 اظون
 و
 ان
 سے
 ہی
 باغوں
 ہر
 ان
 تان

کھانا کھلانے اور رات کو تہجد پڑھنے جب لوگ سو رہے ہوں پس اگر حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں جہلا کسکوان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علیؑ نزدیک آجاوہ نزدیک گو آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مراد ہے، ہمیشہ روزہ رکھنے سے۔ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ نافذ نہ کرے، کھانا کھلانے سے۔ مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کر کے انہیں کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ دکھائیں سوال نہ کریں اور رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ سو رہتے ہیں۔

رَاتٍ أَمْ رَدَاخَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ عَلَى صُورِهِ
 آئِنَا اِرْهَو لَوْ مَا آيْتَهُ نَقَلْتِ فَلَا تَنَ مَوْمِنُونَ
 کی رو میں بہشت میں انہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں اُن کے جسم کی تھیں اگر تو ان میں سے کسی کو دیکھے تو کہہ یگا یہ فلاں شخص ہے (تو مومن کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہ دنیا کے جسم کے شکل پر لٹتا ہے اگر یہ نہ ہو تو اور روح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو محج البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیاوی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اسپر دلالت کرتا ہے مترجم۔ کہتا ہے ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو یاں قیامت تک ہوں گی کی رو میں رکھی جاتی ہوں۔ محج البحرین میں کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت

آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اور ہم طہرا
 زمین سے آسمان تک ہے۔
 يَا مُوسَى ابْتَخِرْ فِي جَنَّةِ الرَّسُولِ الْبَيْتِ
 جھکو سختیوں اور بلاؤں کی سپر پناہ ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگے۔

لَا يُطَوَّلُ لِقَاءُ أَحَدِكُمْ شَعْرًا يُطَيَّرُ فِي رَأْسِ
 الشَّيْطَانِ يَتَّخِذُ كَمَا يَمُوتُ اِسْتِثْنَاءً
 تم میں سے اپنے بغل کے بال لے لے کر جو شیطان ان باتوں کو اپنی ڈھال بنا لے گا اس میں چھپا رہتا ہے۔
 جَنَّا جَنِّ - سینہ کی ہڈیاں۔
 جَنِّ جَنِّ اور جَنِّ جَنِّ - یہ بھی اسی معنی میں ہے اور یہ جنا جن کا مفرد ہے۔
 مَنَّجْنُون - چرخ پانی کھینچنے کا۔

جَنَّةٌ - بَرْدٌ تَانٌ يَابِرٌ تَقَانٌ - پہلے یہ درخت پر نکال کے ملک میں ہوتا تھا اس لئے اسکا نام بر تقان رکھا گیا عام لوگ اُسکو بَرْدٌ تَانٌ کہتے ہیں اُسکا پھل کھٹہ سٹھا ہوتا ہے۔

جَنِّ جَنِّ - ایک میل ہے جس کو خیران یا اسلوب کہتے ہیں نرم خوشبودار، فرزدق شاعر امام العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فِي كَيْفَةِ جَنِّ جَنِّ وَرِيحُهُ عَنَقٌ مِّنْ كَيْفِ اَزْدٍ عَفِ فِي يَدَيْهِ شَمْسٌ - اُن کی تمثیلی میں جنہی ہے جس کی ایک خوبصورت خوش منظر کی تمثیلی سے پہل ہے جسکی ناک اور ہاتھ اٹھی ہوئی ہے اور شریف لوگوں کی نشانی ہے۔

جَنِّ - يَابِجَنِّيَّةٌ - درخت سے میوہ توڑا جَنَّا يَّةٌ - قصور کرنا، جرم کرنا۔
 لَا يَجُوعِي جَانٌ اِلَّا عَلَى نَعْسٍ - ہر ایک قصور

یا
 تا
 لا
 دا
 بی
 لا
 کہ
 روا
 کے
 پ
 ز
 کو
 ہذا
 لانی
 بھی
 اس
 لیتا
 اصل
 فری
 پھین
 اجھا
 اجھا
 کے
 کو
 سلا
 ہی
 کیا
 خنا
 رہ

مواخذہ تصور کرنے والے ہی سے ہو گا اُس باپ
پاٹنے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔
تازن عقلی کا بھی یہی منشا ہے۔

لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى ذَلِيلٍ وَلَا مَوْلَىٰ لِقَوْلِ عَتَّىٰ
والد کا۔ باپ کے تصور کا مواخذہ بیٹے سے اور
بیٹے کے تصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہو گا۔

لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي تَكْلِيهِ۔ تیرے بیٹے
کو تصور کا تجھ سے اور تیرے تصور کا تیرے بیٹے سے
مواخذہ نہ ہو گا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ

کے تصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے تصور میں باپ کو
پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے

قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ
کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا
هَذَا اجْنَائِي وَخِيَارُهُ فِيهِ اِذْ كُنَّ جَانِ يَدْنَهُ
رائی فیذہ۔ یہ سیوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ سیوہ

بھی اسی میں ہے جب دوسرے چنے والے کا ہاتھ
اُس کے منہ کی طرف جاتا تھا اردہ عمدہ عمدہ کھا

لیتا اور برائے کر آتا۔ یہ حضرت علی کا قول ہے
اصل میں یہ ایک مثل ہے اُس وقت سے نکلی جب
مذہب نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو بوڑ

ہونے کے لئے بھیجا، دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا
بھانجا اور کھا گئے برائے کر آئے اور چذبیہ

کا بھانجا عمدہ عمدہ سب اپنے ناموں کے پاس
کے کر آیا اور یہ جملہ کہنے لگا اُس وقت سے یہ مثل

نکلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے
سلسلہ نوروں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اب
اِس کی مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صر
لیا۔
چنا۔ وہ سیوہ جو چنا جائے اُس کی جمع اَجْنَانُ

ہے جیسے عصا کی انھیں آتی ہے۔
أَهْدِي لَكَ أَجْنَانًا عَجَبًا۔ آپ کو تازہ گھڑیاں
چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں، مشہور روایت اَجْر ہے

جیسے اوپر باب الجیم مع الراء میں گذر چکا۔
فَدَعَاكَ فَجَنَّا عَلَيْكَ۔ ابو بکر صدیق نے ابو ذر

غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا انکو بلایا اور اُن پر جھک گئے
رُأْن سے سرگوشی کی) یہ جتنا بخیر ہے بعضوں
نے کہا جَنَّا جَنَّا سے ابن اثیر نے کہا جَنَّا بھی ہو سکتا
ہے مائے حطی سے۔

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ۔ کاشا، پھاڑنا۔

تَجْوِيبٌ۔ جیب بنانا۔

مُجَابَدَةٌ۔ جواب دینا جیسے اِجَابَةٌ ہے، اِشْتِكَا
ایک نام مجب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے
والا دینے والا۔

مَنْ يَدْعُوَنِي فَاسْتَجِبْ لَهَا۔ کون مجھ سے دعا
کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں اُس کی حاجت
پوری کروں۔

اِجَابَةُ الدَّاعِي۔ دعوت قبول کرنا۔ کرانی فی
نے کہا دلیر کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ
کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلافت شرع باتیں اور

ریشمی فرسش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ
وغیرہ نہ ہوں، دوسری دعوتیں قبول کرنا جہور
علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

أَجِبْ مَا تَكُ۔ اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر۔
مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے
کو آیا ہوں۔

أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔ امیر المؤمنین نے

انہی طعنا
اسے
بلا اور
آج
یہ
کے
ہے
زبان کی
میں
رنگال
تقان
یہ
یا اس
ناعرا
کچھ
عزیز
س کی
ہے
ہے
میرہ
ہر ایک

تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو۔

فَعُوذُوا مِنِّي يَوْمَ يَكْفُرُ اللَّهُ - آمین کہو اللہ تعالیٰ
تہااری دعا قبول کرے گا۔

فِي حَيْثُ مَلَكَ - مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا
ایک روایت میں فِي حَيْثُ مَلَكَ ہے یعنی ایک
فرشتہ میرے پاس آئے گا۔

حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبِ بِأَحْتَى
مَا آتَتْ الْمَدِينَةَ مِثْلَ الْجَوْبِ - مدینہ ایک
گول گڑھے کے مانند ہو گیا اگر گردا گردا برنج میں
کھلا ہو۔

فَانْحَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَا قَبْلَكَ
عَنِ الْمَدِينَةِ حَتَّى صَارَتْ كَالِ كَلْبٍ مَدِينَةٍ
سے ابرہٹ گیا اور تاج کی طرح ہو گیا اگر گول گڑھے
برنج میں خالی۔

أَخَاهُ قَوْمٌ مُّجْتَابِي الْيَتَامَى - آپ کے پاس
کچھ لوگ آئے جو یتیموں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے
أَخَذْتُ إِهَابًا مَّخْطُومًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهُ
وَأَدْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي - میں نے ایک بھٹی پرانی
بدبودار کھال لی اس کو بچ میں سر چیرا پہنے گلے میں
ڈال لیا یہ حضرت علی کا قول ہے۔

وَأَمَّا هَذِهِ الْحَيُّ مِنْ أَسْمَاءِ فَجَوَّبْتُ أُمَّ وَأُ
أَوْلَادِي عَلَيْهِ - انما میں سر قبیلہ کے لوگ ایک
باپ سے تڑپ گئے ہیں ایک باپ کی اولاد
میں) مائیں الگ الگ ہیں۔

إِنَّمَا حَبِيبَتِي الْعَرَبُ عَنَّا كَمَا حَبِيبَتِي الرَّحَاءُ
عَنْ قُطَيْبِهَا سَلَا بَعْرُ صَدِيقِ رَضِيَ سَقِيفَ كَيْ
دُنْ كَمَا) ہم لوگوں سے تو عرب اس طرح پھاڑو
گئے ہیں جیسے چکی کا پاٹ کھونٹے سے۔ مطلب
یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور

بیچا بیچ ہیں اور سارے عرب ان کے حوالی ہوا
گردد اگر وہ ہیں۔۔۔

جَوَابُ اللَّيْلِ سَمُومًا - بڑی لمبی رات کا کائنات
والا راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر۔

أَيُّ اللَّيْلِ أَجْوَبُ دَعْوَةً قَالَ جَوْنُ اللَّيْلِ
الْعَاطِرِ أَجْوَبُ - آنحضرت سے پوچھا گیا رات

کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے
آپ نے فرمایا آدمی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی

رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔
فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا ابْطَأَ

أَعْظَمُ مِنَ الشَّيْءِ - ہم نے آسمان سے اترنے
کی پھر پھر اٹھ سنی کیا دیکھتے ہیں گدے بھی

ایک ہندہ ہے۔
جَوَابُ - پرندے کے گرنے کی آواز

وَأَبُو طَلْحَةَ مَعْجُوبٌ عَلَيْكَ بِجُحْفَةٍ - (بزرگ
احد میں) ابو طلحہ انصاری آنحضرت پر ایک پیر کی

اڑی کے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپ کو درکاروں کا
کوئی تیر لگ جائے۔

فَلَكَبْرُ حَتَّى جَاءَ بِهِ الْجِبَالُ - تکمیر اس
کہن کہ پہاڑوں نے جواب دیا یعنی گویا اُسے

أَسَاءَ سَمْعًا فَاسَاءَ إِجَابَةً - اُس کا
برا ہے جواب دینا بھی بُرا۔

أَنْتَكَ النَّاسِ أَنْصَحُهُمْ حَبِيبًا -
میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانت دار ہو جس کا

لے اُس کو برابر اور کہ وعدہ غلامی اور بے ایمانی
نہ کرے۔

رَجُلٌ نَاصِحٌ الْجَبِيبِ - امانت دار ایمان
مرد۔

فَأَجَابَهُ مَنْ كَانَ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ
پہلے آ۔

أَمْ حَآمِرِ الْبَنَاتِ لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ - جتنے لوگ اپنے پاؤں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں تھے یعنی قیامت تک پیدا ہو نیوالے تھے اور ان کی قسمت میں حج تھا انہوں نے جواب دیا لیبیک کہہ کر۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَذَكَّرُ إِذْ أَلِفَ نَسْوَةَ إِلَّا اسْتَجَبَتْ لَهُ فَمَا شَاءَ أَنْ يُعْجَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَوْ يَدْفَعَهُ لَهَا فِي الْآخِرَةِ وَإِنَّمَا أَنْ يُكْفَرَ لَهُ مِنْ دُنْيَاهُ - جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی اسکا مطلب پورا ہوتا ہے یا آخرت کے لئے اٹھاتا رکھی جاتی ہے وہاں مطلب پورا ہو گا یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (بہر حال مومن کی دعا اللہ تعالیٰ منع نہیں ہوسکتی)۔

إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ - جب اُس نام کو لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔

لَا تَجِبُ الدَّاعِيَ - میں بلا نے والے کے ساتھ ہولیتا حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ ہو سکتا۔

يُجِيبُ الدَّاعِيَ وَهُوَ صَائِمٌ - آپ روزے کی حالت میں بھی دعوت قبول کر لیتے (وہاں تشریف لے جاتے پھر باروزہ کھول ڈالتے) بقول شخصے کفارہ بین سہل و آزر دن دل درستان چہل یاد دعوت کرنے والے کو دعوت دیکر چلے آتے۔ ہمارے زمانہ میں بعض جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں احسن حدیث میں بڑا مستحق اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں۔ ذری ذری سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت میں نہیں جاسکتے یا بن کھلے وہاں اٹھ کر خفا ہو کر پلے آتے ہیں بھائی مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں

ارے بھائیو ذری اور ملائت اور محبت سے صحبت کر دو دل دکھانا اچھا نہیں تم اہل حدیث اس وقت ہونگے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں بھی آنحضرتؐ کی پیروی کر دے مرنے آئین با کچھ اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہو سکتے۔ کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو تو واضح اور انکسار اختیار کرو۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ - جب تم میں سے کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دیک جائے تو قبول کرے (اُس حدیث سے بعضوں نے دعوت کا قبول کرنا واجب کہا ہے کیونکہ امرِ واجب کیلئے ہوتا ہے جب تک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو بہر حال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں)۔

لَا تَوَافِقُوا سَاعَةَ تَسْأَلُ فِيهَا تَأْخِي سَجِيْبٌ - اپنے تئیں گوسانہ کرنی ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا ہو جس میں کوئی دعا کیے تو اسکی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

جَوْش - قبر، بکری کا ڈھیر۔

جَوْشَةٌ - ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا۔

جَوَانِي - ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد نبویؐ کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا۔

أَصَابَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْشَةٌ - آنحضرتؐ کو احتیاج ہوئی۔ ایک روایت میں اسی طرح ہی مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح نحو یہ ہے۔

جَوْشِجْ - ہلاک کرنا، جڑ سے اکھیر ڈالنا، خرابی۔

إِحْتِيَانٌ - ہلاک کرنا۔

إِنَّ أَيْ يُرِيدُ أَنْ يَجْتَا مَالِي - میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال تلف کر ڈالے (یعنی بیجا مرنے کا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال دو روزوں تیرے باپ کے ہیں۔ یعنی مال کی کما حققت ہو

عمرانی

کا کائنات

را۔

عَلَى النَّبِيِّ

مآلیارات

دقی ہے

صمد باقی

تی ہے۔

بطائیر

سے اترے

سے بھی

مغایہ۔

پر ایک

رکازوں

میرا

کوچ

اُسکا

بیابان

ہو جس کا

نادر ہے

نت دار

پاؤں

تیری ذات بھی اسی کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باپ کی ہر حال میں خبر گیری اور اس کو جان و نفع دینا ضرور ہے۔

أَعَادَ كَرَّمَ اللَّهُ مِنْ جَوَاحِرِ الدَّهْرِ - اللہ تعالیٰ تکویرانہ کی آنتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے) مَنَعْنِي عَنْ بَيْتِ السَّبِينِ وَوَحْتَمَ الْجَوَارِحَ - ایک روایت میں ہے۔ وَأَمْرٌ يَوْضَعُ الْجَوَارِحَ كُنْ سَالٍ كَيْ يُوَدَّكَ كَيْ يَخْفَى مِنْ فَرِيَا زَيْدٍ كَمَا سَمِعْتُمْ دَهْرًا كَمَا مَعْلُومٌ نَحْنُ نَانِ كَلِمَاتٍ مِيوَهْ بِيَدِهَا مَوَاطِنُ دَرَكْتُمْ بِهَا مَوَاطِنُ اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات میوہ خریدنے والوں کو یوں انگوٹھ اور یا یا مجرا دینے کا حکم یا امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ امر واجب کے لئے ہے۔

وَشَفَا جَا حَ صَدْرِي - میرے سینہ کی غلش کو اچھا کر دیا۔

فِي نَهْ مِيوَهْ جَا حَ حَ - فتنہ تباہ کرنے والا برباد کرنے والا۔

جِي حَوْنٌ وَ سَبِيحُونَ وَ المَيْلُ وَ القَرَاتِ مِنْ أَهْكَارِ الجَنَّةِ - جیون اور سجون اور نیل اور نرات بہشت کی نہیں ہیں (جیون ایک دریا ہے جو خراسان کے ملکوں پر گزر کر خوارزم میں آتا ہے وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے)۔

جِي حَانُ أَحَدُ الْأَنْهَارِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي خَرَجَتْهَا جَبْرِيْلُ يَا أَهْلَكُمْ - جیحان ان آٹھ ندیوں میں سے ہے جن کو حضرت جبریل نے اپنے انگوٹھ سے پھاڑ ڈالا۔

جِي حَانُ هُوَ هُنَّ بِيْنَجْ - جیون بلخ میں ایک نہر (جو ایران اور توران کی حد ہے)۔

جَوْدَةَ يَا جَوْدَةَ - عمدہ ہونا بہتر ہونا۔

جَوْدَةُ - سخاوت کرنا۔ جَوَادٌ - سخی تیز رو گھوڑا۔ جَوَادِيٌّ - پیاس۔

جَوْدٌ - زور کا ہند۔ إِجَادَةٌ - عمدہ خبر لانا، عمدہ بات کہنا۔ تَجْوِيْدٌ - اچھا کرنا، عمدہ کرنا۔ مُجَادَةٌ - سخاوت میں فخر کرنا۔

بَاعَدَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيْفًا لِلْمُضَيِّبِ الْمُجِيْدِ - اللہ تعالیٰ دوزخ سے اُس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہو تیز رو گھوڑے والا ستر برس میں جائے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَمَنَّاهُ كَأَجْوَادِ النَّخِيلِ - بعض لوگوں نے پلصراط پر سے عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح گزر جائیں گے۔ اَجْوَادٌ - اچھا اور اچھی طرح ہے اَجْوَادٌ - ہے جو اچھی۔

التَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الْحَمْدِ عَلَى عَشْرِينَ جَوَادًا - سبحان اللہ کہنا میں عمدہ گھوڑی لوگوں کو

بشہ سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے۔ فَيَسْرُدُ إِلَيْهِ جَوَادًا - میں تیز رو گھوڑے کی

طرح اُس کی طرح چلا۔ بعضوں نے کہا مراد سیرا جو اڑا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں

عَقْبَةُ جَوَادًا، ہم دور کی گھائی ٹمک گئے۔ وَ كَرِيْمَاتٍ أَحَدًا مِنْ فَاجِيَةِ الْأَسَدَاتِ بِالنَّجْوَى - جو کوئی کسی طرف سے آیا اُس نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی۔

تَوَكَّلْتُ أَهْلَ مَكَّةَ وَقَدْ جِيْدُوا - میں نے مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑا کہ اُن پر خوب بارش ہو چکی تھی۔

فَإِذَا ابْتَدَأَ ابْتِزَاهِيْعُهُ جَوْدًا يَنْفَسِيْعُهُ -

ا
ن
ک
پ
ا
ک
یا
آ
ن
م
ہ
س
ج
م
م
س
م
س

دیکھا تو آپ کے صاحبزادے ابراہیم دم چھوڑ رہے
 ہیں (مرنے کے قریب ہے)
 وَتَبَوَّذُهَا الْكَافِرُ - میں نے اُس میں سے عمدہ
 پنکر تمہارے لئے رکھی۔

وَإِذَا آتَا بِجُودٍ - یکایک میں بڑے بیستوں
 میں تھا۔ یہ حدیث بحث جود میں مذکور ہو چکی ہے
 اور وہی اُس کا مقام تھا مگر صاحب نہا یہ نے
 ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے۔
 وَكَانَ أَجُودًا مَّا يَكُونُ فِي مَآ مَضَانَ - آنحضرت
 ص کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان میں ہوا
 تو اجود مایکون کان کا اسم ہے اور نبی رمضان
 خیر ہے اور ما مصدر یہ ہے یعنی کان کو نہ اجود
 کائناتی رمضان - بعضوں نے اجود کو مستصیب
 پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خیر ہوگی
 اور اسم کان کا ایک ضمیر ستر ہوگی جو آنحضرت
 کی طرف پھرتی ہے۔ بعضوں نے ما کو موصولہ
 یا موصولہ بھی کہا ہے۔

أَجُودٌ وَأَجْدُّ حَتَّى انْتَهَى - سب سے زیادہ
 سخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرنے
 دم تک۔

بِسَبْرٍ وَأَلِيبٍ الْجُودِ - اُس سوار کی چال
 سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مفعول
 ہے راکب کا۔

جُودِي - ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات
 میں رہیں حضرت نوح کی کشتی ٹھہری تھی۔

وَكَانَتْ تِلْكَ أَجُودًا وَأَجُودًا - یہ گھلے لگانا
 سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا۔

بِسَبْرٍ وَأَلِيبٍ الْجُودِ - اچھے شہسوار
 کی مسافت۔

جُدُّ تَسْلَمٌ - زرم مگھوڑنے میں محنت کر تو
 سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچے گا۔
 جِدُّ - اصل میں جِوِدٌ تھا یعنی عمدہ، اُسکی
 جمع جِوَادٌ ہے۔

إِنَّ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمُخْلُوقِ فَإِنَّ
 الْجُودَ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أَفْتَرْتُمْ عَلَيْهِ
 وَالْبَخِيلُ الَّذِي يَبْخُلُ بِمَا أَفْتَرْتُمْ
 عَلَيْهِ وَإِنَّ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْخَالِقِ
 فَهُوَ الْجُودُ إِنْ أَعْطَى وَهُوَ الْجُودُ
 إِنْ مَنَعَ - امام حسن علیہ السلام طوائف کو پوچھ
 تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جو ادکس کو
 کہتے ہیں فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جو وہ
 کون ہے تو جو اد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کری
 (مثلاً زکوٰۃ، نفقہ اہل و عیال و اقارب وغیرہ)
 اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور
 اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں
 عود ہے دے یا نہ دے (کیونکہ اگر اُس نے
 دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی
 حق اُس کے ذمہ پر نہ تھا یعنی بندے کا کوئی
 قرض اُس پر نہیں آتا تھا)۔

مَا مَرَّ جُودًا - محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہ
 السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے
 ہیں، مشائخہ میں پیدا ہوئے اور مشائخہ
 میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کن چھیس برس
 دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جدا مجد
 امام موسیٰ کاظم کے پاس دفن ہوئے کہتے
 ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اُس وقت
 تیس ہزار سیکلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سبکا
 ہمارے جواب دیا۔

یعنی
 رخ سے
 لیا ہوا تیز
 یعنی
 طرح گزرتا
 اچھا
 فی عشرین
 ہر روز
 ہونے کی
 کہا مراد
 ہے میں
 گئے
 بتدق
 آیا
 -
 ۱- میں
 ان پر
 بنفسہ

وَ اَخْلَقْنَا مَخَابِلَ الْجُودِ - اور تو نے ایک ک
تیجھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے۔

مَا اَجُودَ هَذَا - یہ کیا عمدہ ہر دجسکا ثواب اتنا
بڑا ہے۔

وَالَّذِي قَبْلَهَا اَجُودٌ - اس سے پہلے جو ہر وہ
اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی دعوہ کے بعد شہد
ان لا اله الا الله وحده لم يكنه)

كَيْفَ لِلْاٰخِيَاءِ قَالَ اَجُودٌ وَاَجُودٌ - یہ دعا
زندوں کے لئے کیسی ہے انہوں نے کہا عمدہ
اور نہایت عمدہ۔

مَنْ اَجُودٌ جُودًا اَقَالَ لَوْلَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَخْلَعُوْهُ
قَالَ اللهُ اَجُودٌ جُودًا اَثَرًا اَنَا اَجُودٌ بَيْنِي
اَدَاةٌ وَاَجُودٌ كَبَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عَلِمًا
فَنَشَرَهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَاَوْخَدًا
آنحضرت م نے صحابہ رنہ سے پوچھا سب سے بڑھ
کر سخی کون ہے انہوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا
رسول خوب جانتا ہے فرمایا سب بڑھ کر سخی پروردگار
ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ سخی میں ہوں۔

اور میرے بعد زیادہ سخی وہ ہے جس نے (دن کا)
ایک علم حاصل کیا پھر اس کو لوگوں میں پھیلا دیا
(تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور
ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا
شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئیگا یعنی ایک عبادت
کو لئے ہوئے جسکا وہ امیر ہوگا۔ دوسری روایت
میں یوں ہے یُعْتَبُ اُمَّةٌ وَهِيَ اِيكٌ اَمْتٌ بَنُ كُر
اٹھیک اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ
ایک کے ہزاروں کر دے ہزاروں کو ایک
کر دے۔

جُوْرٌ جَعَكَ جَانًا، عِلْمٌ كَرْتَا۔

جُوْرٌ - پناہ چاہنا، ہمسایہ بننا جیسے جُوْرٌ
ہمسایہ بننا، اعتکاف کرنا۔

مَجَاوِرَةٌ - کہیں پڑا رہنا مثلاً گعبہ کے پاس یا
قبر کے پاس۔

عَيْطٌ جَاوِرَةٌ - سوکن کو غصہ دلا نیرالی (یعنی
حسن و جمال کی وجہ سے سوکن اُس سے جلتی ہی
كُنْتُ بَيْنَ جَاوِرَتَيْنِ بِي - میں دو سوکن عورتوں
کا شوہر تھا۔

لَا يَغْتَرِكُ اَنْ كَانَتْ جَاوِرَتِكَ هِيَ اَوْ سَوْدٌ
اَحَبُّ اِلَى مَا سُوْلِ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ مِنْكَ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی
ام المؤمنین حفصہ سے کہا تو کہیں دہو کا نہ کھا
اس بھرتے میں نہ آئی تیری سوکن یعنی حضرت عائشہ
آنحضرت کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ
کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو اُن کی رجبہ نہ
کہ جس طرح وہ آنحضرت سے پیش آتی ہیں اُس
طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور اُن کی بات
اور)۔

كُنْتُ لِي جَاوِرَاتٍ مِنْ شَيْءٍ خَلِقَ اَجْمَعِينَ -
مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچانے کے
عَدُوٌّ جَاوِرٌ - جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا
ہو اور اسکو کئی ذل نہیں کر سکتا۔

وَذَكَرْنَا مِنْ جَاوِرَاتٍ - اور اپنے پڑوسیوں کی
محتاجی کا حال بیان کیا۔

اِنِّي جَاوِرٌ لَكُمْ - میں تمہارا پچالے والا ہوں۔
جَاوِرٌ - ایک شہر کا بھی نام ہے سندس کے
کنارے۔

وَمَنْ يُوْرُ عَلَيْكُمْ اَدْنَا هُمْ - مسلمانوں میں ایک
ادنی شخص میں (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت)

کسی کا زکوٰۃ پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے
اُس کو پناہ ملے گی دکوئی اُس کو مار دے سکیگا۔ یہ
اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے۔

كَمَا تُجِزُّ بَيْنَ الْبُحُورِ۔ جیسے تو ایک دریا
کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے
نہیں دیتا)۔

أُحِبُّ أَنْ تُجِزَّ ابْنَتِي بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَنَسِيِّينَ
میں یہ چاہتا ہوں کہ بچاس آدمیوں میں جن سے
تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو
اُس کو قسم سے معاف کر دو ایک روایت میں
بُحَيْرِ بَرْزَلِ مَعْمَرِ سے۔ یعنی اُس کو قسم نہ کھانے
کی اجازت دو۔

وَذَكَرَ جَوَارَةَ۔ اور اُس کی ہمسایگی کا ذکر
کیا۔ فتنی نے کہا جَوَارَةَ بَكْرَةَ جِيمَ زِيَادَةَ
فَصَحَّحَ۔

وَيَسْتَجِيزُ وَنَكَحَ۔ وہ تیری پناہ چاہتے
ہیں۔

اجازت۔ اجرت یا کرایہ پر دینا۔

رَأْسُ بَيْتِ جَارٍ۔ اجرت یا کرایہ پر لینا۔

جَوَارَةُ ابْنِ بَكْرِ۔ ابو بکر صدیق کی پناہ۔

وَكُنَّ اٰمَانَ النِّسَاءِ وَجَوَارَاهُنَّ۔ عورتوں کا
اس دین اور پناہ دینا ایسا ہی ہے۔

قَاتِلُ مَا جَلَّ قَدْ اجْرُوتُ۔ (ام ہانی نے منے

آنحضرت سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل

کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے اور آنحضرت

نے فرمایا قَدْ اجْرُوتَا مَنْ اجْرُوتَ يَا امَّ هَانِئِ

ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہے میں نے بھی اُس کو

پناہ دی دکوئی اُس کو مار نہیں سکتا بے فکر رہی

لَا تُشْهِدُنِي عَلٰى جَوْحِي۔ مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا۔

امام احمد از اہل حدیث کے نزدیک ایک اولاد
کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رومی
حرام ہے۔ اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا
ہے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عاصم کو دوسری اولاد
سے زیادہ دیا تھا۔ اور اسی لئے ایک روایت
میں یوں ہے اَشْهَدُ عَلَيَّ غَيْرِيْ مِثْرِيْ سِوَا اَدْرَسِيْ
کو اُس پر گواہ کر لے۔

وَهُوَ يَجُوزُ عَنْ طَرِيقِنَا۔ یہ تو ہمارے رستے ہی
مرا کر دوسری طرف جاتا ہے۔

حَتَّى يَسِيرَ التَّرَاكِبُ بَيْنَ النُّطْقَتَيْنِ لَا
يَخْشَى اِلَّا جَوَارًا۔ آدمی دریا سے مشرق اور

مغرب کے بیچ میں سوار رہ کر پھرے گا اُس کو کوئی

ڈر اُس کے سوانہ ہوگا۔ کہیں رستہ بھول نہ جائے

(باقی لوٹ پوٹیا کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ ایک

روایت میں لَاحِشِيْ جَوْرًا ہے۔ یعنی اُس کو کسی ظالم

کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)۔

كَانَ يُجَادِي مَا يَجْرَاءُ۔ آنحضرت منہوت سے

پہلے جہا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے

تنہائی میں بسر کرتے)۔

كَانَ يُجَادِي فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ آنحضرت

رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف

کیا کرتے۔

يَا بَنِي جَادَةَ فَقُلْ عَلٰى جُنَاحِ اَنْ اَتَّشَّبِعَ۔

میرے ایک سوکن ہے اگر میں اُس کو جلانے کے

لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاندان نے

مجھ کو یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا

مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔

وَلَا تُخْفَرُنَّ جَادَةَ لِجَارَتِهَا۔ ایک پڑوس

سایا
یعنی
فی ہر
دورتوں
مخو
یہ
اجزائی
انکھائی
رست
سور
ارکبہ
یوں
کی بات
یعنی
اے
رات
سیوں
لاہوں
در
میں
یا عورت

دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اُس کے دل کو رنج ہو گا دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر غریب اپنی حیثیت کو موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اُس کو قبول کرنا چاہو اُس کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ مباشر درپے آزار و ہرجہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست۔

جَارٌ جَانٌّ۔ گرم انگار ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اُس کا مقام نہ تھا جَارٌ صرف غار کا نام ہے جیسے کہتے ہیں سامان و اماں روٹی و روٹی۔

جَوَانِبٌ۔ پائتا بہ چھڑے کا ہوا کپڑے کا۔ جَارٌ۔ ہمسایہ۔ چیزان جمع ہے۔

كُلُّ اُمَّةٍ لَهَا جَارٌ مِمَّنْ بَيْنَ الْيَدَيْنِ وَ الْخَلْفِ وَ الْيَمِينِ وَ الْقِسْمَالِ۔ چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْجَوَارِ۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھ لو یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اُسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے حُسْنُ الْجَوَارِ يَخْتُمُ الدَّائِمَةَ۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے رادرنہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہو جاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ اُن کو تکلیف نہ دے بلکہ اُن کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدل اُن پر احسان کرے ابتدا بالسلام کہے پکار ہوں تو اُن کے پوچھنے کو جَارٌ

مرا سم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو اُن کے پر دے درٹانے میں) نہ جملے کے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں سیرنی رکھو۔ پرنالہ یا مہری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے۔

أَحْسِنُوا جَوَارَ النَّجْوَى۔ نعمتوں کی ہمسائیگی کا شکر ادا کرو۔ مَا ذَا اَلْجَارِ بِنِيْلٍ يُوْجِدُ بَيْنِيْ وَ اَلْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ اَنْتَ سَيِّئًا تَا شَاءُ۔ ہمیشہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھے سلوک کرنا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں گمان کیا وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلاؤں گے۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَفِيْهِ يَا سَفِيْهِ۔ ہمسایوں کو نزدیک کے مکان کا زیادہ حق دار ہے (اُس کو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہ لے سکیگا۔

لَا تُجَارُ مَحْرَمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا۔ کسی محرم کو اپنے گھر میں پناہ دینا کہ لینا بغیر اُن لوگوں کی اجازت کے درست نہیں۔

فَقُوْ جَارٌ حَتَّى يَسْتَمَّ كَلَامَ اللّٰهِ۔ وہ اللہ کا نام سنے اُس کو امن ہے (کوئی اُس کو نہ مارے جَارٌ فِيْ حُكْمِهِ۔ فیصلہ کرنے میں اُس کے حق کی یاد ایک فریق کی بیجا رعایت کی دوسرے پر مستعمل کیا۔

جَارَةُ عَيْنِ الطَّرِيقِ۔ ٹھیک رستہ سے سرک گیا۔ اَلْحَاكِمُ الْجَارِيُّ۔ ظالم حاکم۔ اَمِيْنَةُ الْجَوَارِ۔ ظالم بادشاہ۔

کا
آ
ا
یا
ر
ب
س
سقا
س
جو
میں
اور
نہا
میں
شریک
والا

وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هَذِهِ الْأَرْبَعِينَ جِهَادًا إِلَّا
 الْجِهَادَ وَالْعَهْدَ وَالْجَوَادُ... میں نہیں جانتا کہ اس
 زمانے میں کہیں جہاد ہو سکتا ہے اور عمرہ اور اعتکاف
 (انہی میں جہاد کا ثواب ہے)

فَلَمَّا قَضَيْتُ جَوَادِي... جب میں اپنا اعتکاف
 پورا کر چکا۔

إِيَّاكَ أَعْنِي وَأَسْمِعِي يَا جَارَهُ... یہ ایک مثل
 ہے عربی زبان کی اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی
 شخص کو سنانے کیلئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اسکا
 مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یا مخاطب ایک شخص ہوتا
 ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں
 نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكَ أَعْنِي وَأَسْمِعِي يَا جَارَهُ
 کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی
 آیتیں ہیں جن میں خطاب غیر صاحب کو ہے
 اور مقصود امت کے لوگ ہیں۔

يَا مَنْ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ... اسے وہ جو پناہ
 دیتا ہے اور اس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔
 أَبْجَارَةَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ... اللہ اس کو عذاب
 سے بچائے رکھے۔

مُسْتَجَارٍ... کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ چاہے کعبہ کے
 مقابل ہے اسکو مستجار اسلئے کہتے ہیں کہ لوگ اس
 سے پست کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

جُوَيْرِيَّةٌ... جار یہ کی تفسیر ہے اور امہات المؤمنین
 میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت
 اور طبع تھیں۔

نَهْرُ جُوَيْرِيَّةٍ... ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلق
 جس سے مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ اور
 شریک اور خیر اور پناہ دینے والا اور پناہ مانگنے
 والا اور حلیف اور ناصر اور خاندان اور بیوی سب

کو کہتے ہیں۔ جازہ اور جار یہ بیوی کو بھی کہتے ہیں
 اور جازہ سوگن کو بھی۔

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَنَمَّ بَيْنَ جَارِيَتَيْهِ... ابن
 عباس رضی اللہ عنہما اپنی دونوں بیویوں کے بیچ میں سوتے
 ایک کو اسطرت لٹاتے اور دوسری کو اسطرت۔
 جَوْرِيَّةٌ يَا جَوَارِيَا جَارَهُ... بڑھ جانا ملے کرنا، جار
 ہونا، نافذ ہونا، ممکن ہونا۔

تَجَوَّرِيَّةٌ... نافذ کرنا، قرار دینا، راجح کرنا۔
 مَجْتَبِيَّةٌ... اور جَوَارِيَّةٌ... آگے بڑھ جانا، مواخذہ نہ
 کرنا، جائز رکھنا۔

رَأَتْ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ... فَقَالَتْ إِنِّي رَأَيْتُ
 فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جَارِيَتِي بَيْنِي... قَالَ لَسَوْتُ قَالَ بَرَدٌ
 اللَّهُ تَعَالَى بِكَ فَوَجَّحَ رُؤُوسَهُمْ لَهَا فَأَبَتْ فَوَاتَتْ
 وَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمْ تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ أَبَا بَكْرٍ وَخَبَرَتْهُ فَقَالَ
 يَمُوتُ رُؤُوسُكَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ
 قَصَصْتَهُمَا عَلَيَّ أَحَدٌ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا
 قَالَ لَكَ... ایک عورت آنحضرت م کے پاس آئی

کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی ٹٹ کر
 پر اڑی لڑکیاں رہتی ہیں، ٹٹ لگی۔ آپ نے فرمایا
 جو شخص تیرا غائب ہے اس کو اللہ حاضر کر دے گا
 (وہ ٹٹ کر آئیگا) ایسا ہی ہوا اسکا خاندان ٹٹ کر آیا
 پھر وہ کہیں چل دیا اور عورت نے دیکھا ہی خواب
 دوبارہ دیکھا پھر آنحضرت م کے پاس آئی لیکن
 آپ نہیں ملے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس نے یہ خواب اُن سے
 بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاندان مر جائیگا پھر اُس
 عورت نے یہی خواب آنحضرت م کے پاس جا کر
 بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور کو

ان کے
 بزرگوار
 ناچا ہیں
 بی رخصت
 (۱۰)
 ساری کی کا
 ارجحی
 حضرت
 کا تو
 کہ میں
 میں کے
 ہمسایہ
 ہے (اسکے
 شخص سے
 تھا کسی کو
 ن لوگوں
 وہ اللہ
 کو نہ
 اُس نے
 دوسرا
 تہ سے

بیان کیا تھا اس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تمہیں ہے جو اس نے وہی (یعنی تیرا) داد مر جائیگا۔

إِذَا هُمْ بِبَحْرَيْنِ مِثْلَ قِطْعَةِ الْمَخَارِجِ - یکایک انہوں نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا۔ (راتنا سوٹا)۔

وَجَائِزُهُ يَوْمَ ذَلِكَ لَيْلَةٌ وَمَا تَرَا إِذْ فَصَدَّقَهُ - مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے (جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہی) اس سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اس کو اتنا خرچ دینا چاہئے کہ ایک منزل تک کافی ہو جائے اس کو جیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)۔

أَجِيزُ وَالْوَفْدُ بِسَخْوٍ مَا كُنْتَ أَجِيزُهُمْ - جو لوگ دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کی طرح) پیغام لاتے ہیں انکو اسی طرح خرچہ دیا کرنا جیسا میں دستار ہادان کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافی خَلِيْفَتُهُمْ ضَيْفَةٌ جَائِزَةٌ - اپنے مہمان کو دستور کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطر داری کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلا دوسرے تیسرے دن ماحضر سامنے رکھے تکلف کی حاجت نہیں)

أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أَجِيزُكَ - عباس چچا کیا بس تم کو عنایت نہ کروں تمکو عطیہ نہ دوں۔

بِحَاوِزِ مَنَاقِبِي مَا كُنْتُ بِهٖ أَنْفَسُهُنَا - اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو وہ خیال سمات کر دیا ہے جس جو دل میں آئیں زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں سے اُن پر عمل کریں یعنی دوسو سوں پر مواخذہ نہ ہوگا۔

كُنْتُ أَبِائِهِمُ النَّاسِ وَكَانَ مِنْ خَلْقِي الْجَوَّارُ - میں دنیا میں لوگوں سے سچ کھوج کیا کرتا تھا خرید

فروخت معاملہ میری عادت چشم پوشی اور درگزر کی تھی رہنے رو رہیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے تقاضا نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا۔

أَسْمَعُ بِكِبَاءِ الْعَبِيِّ فَأَتِجُوْنَا فِي صَلَاتِنَا - میں نماز میں بچہ کار و ناستنا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا (دھوٹی سورت پڑھ کر شتم کر دیتا ہوں اس خیال پر کہ اُس کی ماں کو جو جماعت میں شریک ہے پریشانی نہ ہو۔ یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ آپ کی ذات مبارک رحمۃ للعالمین تھی ایک ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے اچھا نہیں بولتا اور عادی کی پیروی نہ کیجائے آدمی کبھی اچھا نہیں ہو سکتا۔

تَجَوْنَا فِي الصَّلَاةِ - نماز ملی اور مختصر کر دیتی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرأت کر دتا کہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو اکیلے اگر نماز پڑھنا ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے ہمارے ساتھ الاسلام ابن تیمیہ رح نہایت مختصر نماز پڑھا کرتے تھے کہ لوگوں کو اُن پر تعجب ہوتا، بعضے بیوقوفوں کی ہر بات ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف کر دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلد نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیر وادب کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد ہے کہ رکوع اور سجدہ اور قوسہ اور قعدہ وغیرہ پڑھنا نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کی فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا اُن کے برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرت کے ہر نماز میں ماثور ہیں اُس پر بھی اگر نماز میں کوئی پیش آجائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

وہاں سے آتا ہے کہ یہ ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف کر دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلد نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیر وادب کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد ہے کہ رکوع اور سجدہ اور قوسہ اور قعدہ وغیرہ پڑھنا نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کی فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا اُن کے برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرت کے ہر نماز میں ماثور ہیں اُس پر بھی اگر نماز میں کوئی پیش آجائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

يَتَجَوَّزُونَ مِنَ اللَّيَالِي - پڑے ہلکے راتے۔
 فَاتَّوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا إِنَّ لِي فِيهِ لَمَتَابِعٌ
 پہلے میں اور میری امت کے لوگ پلصراط پر گنہگار
 لَا تُجَايِزُوا الْبُطْحَاءَ إِلَّا شِدَّةً - لکھریلا میدان (صفا
 مردہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کر دو اب وہاں دو سبزیل
 نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں۔
 لَا أُجَايِزُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي شَاهِدًا إِلَّا لِمِيتِي - میں
 آج کے دن اپنے اور پر کوئی گواہ منظور نہیں کرنے کا
 مگر خود اپنے میں سے۔
 قَبْلَ أَنْ تُجَايِزُوا عَلَيَّ - اس کو پہلے کہ تم مجھ کو قتل کر دو۔
 وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْنَا - کنواری لڑکی کا ذن یہی
 ہے کہ فاطمہؑ رہ جائے جب اُس سے نکاح کی اجازت
 چاہیں اگر زبان سے انکار کرے کہ مجھ کو یہ نکاح
 منظور نہیں ہے تب اُس پر جبر نہیں ہو سکتا کسی
 ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ
 یا زاد ابا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ
 نے ایک کنواری چھو کر ہی کا نکاح فسخ کر دیا جس کے
 باپ نے اُس کے غلات مرضی اُسکا نکاح کر دیا
 تھا یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا
 نکاح جبراً کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغ ہو
 تو اُسکا باپ اُسکا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد
 اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے۔
 إِذَا بَاعَ الْمُجْرِمُ نَفْسَهُ لِقَوْلٍ ذَا دَانِكُمْ
 الْمُجْرِمُ نَفْسَهُ لِقَوْلٍ ذَا دَانِكُمْ - اگر اجازت یافتہ
 دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ
 دوسرا دوسرے کے ہاتھ تو جس نے پہلے بیع کی ہے
 اُس کی بیع نافذ ہوگی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی
 ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو تو
 دونوں اُس عورت کا نکاح پڑھا دیں ایک ایک سے دوسرے

دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھایا اسی کا
 نکاح نافذ ہوگا۔ اگر دونوں نے ایک ساتھ ایک ہی وقت
 میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جس کے نام قرعہ
 نکلیگا اُس سے بیع یا نکاح نافذ کر دینگے بعضوں نے کہا
 بیع میں تو وہ شئی آدمی آدمہ ہر خریدار کو ملے گی لیکن نکاح
 میں دونوں کا عقد باطل ہوگا۔
 إِنْ كَانَ مُجْرِمًا وَكَفَلَ لَكَ غُورًا - اگر وہ غلام مازن
 تھا اور اُس کے مالک نے اُسکو تجارت کا ذن دیا تھا اور
 وہ قیمت کا ضامن ہوا تو ہمیشہ اُسکو تارا دینا ہوگا
 وَإِنَّ قَاهِرًا مِنْ جَوْرِ اللَّيْلِ يُصْبِحُ - آدمی رات پر کھڑی
 ہوئے نماز پڑھنے لگے۔ (جوز کے معنی بچاؤ ہے)۔
 وَبِطَّحُونَكَ إِلَى سَمَاوَاتِ السَّمَاوَاتِ أَوْ جَابِئِ الْبَيْتِ - اپنی
 کمر ٹھکے چھت یا ماٹ سے باندھ دی۔
 فِيهَا لَحِيانٌ أَمْثَالُ أَجْوَادِ الْإِبِلِ - دوزخ کے نالوں
 میں میدانوں میں اتنا اتنا بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط
 کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑی ہیں یعنی بڑے
 بڑے اونٹوں کے برابر)۔
 ذُو الدِّجَارِ عِرْفَاتُ كَيْسِ بْنِ مَرْيَمَ - دوزخ کے نالوں
 وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑی بڑی بازار لگا کرتے۔
 حَسْبُكَ زُهَّاءُ جَبَّارٌ سَائِرُهُمْ - تم کا وہی حکم ہے جو دوسری
 صورتوں کا ہے یعنی اُسکے معنی بھی اسی طرح پوشیدہ ہیں
 جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے یعنی اسرار اللہ ہیں
 ثُمَّ اجازاً - پھر دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت
 میں ثُمَّ اجازاً ہے۔
 مَا كَادَتْ الصَّلَاةُ تَجُوزُهُمْ هَذَا - نماز اس کو تجاوز نہیں
 کرتی تھی (یعنی اُس مسافت کو جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ
 میں رہتی)۔
 عَوَضِيٌّ فَلَمْ يَجُزْهُنَّ - میرے والد نے مجھ کو آنحضرتؐ
 کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کہیں

رد گرد
 سے تقاضا
 -
 منلوئی
 نصر کرنا
 خیال کر
 پریشانی
 داکہ در سلم
 تھی ایک
 سے ہلکتی
 اخلاق
 ی الجہاد
 سے بڑھ کر
 رات
 سے نماز پڑھ
 سے
 راز
 کی
 ملاقات
 تو جلد
 یاد دہانی
 راز
 غیر
 دیت
 یا ان
 حضرت
 میں کوئی
 سے نماز

لیکن آپے منظور نہیں کیا میری کم سنی کی وجہ سے
 وَخَوَّضْتَنِي وَأَنَا مِنْ خَمْسَةِ عَشْرَةَ أَلْفًا زَيْنًا۔ پھر میری
 والد نے دوبارہ مجھ کو آنحضرت کے سامنے پیش کیا وہاں
 میں شریک کرنے کیلئے اس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو
 آپے منظور کر لیا مجھ سے بیعت لے لی یا مجاہدین کیسے
 میرا بھی حصہ شریک کر دیا۔

جائزہ۔ معمول تنخواہ، انعام عطیہ پیش کش سب کہتے ہیں
 لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ۔ قرآن ان کی ہنسی کے نیچے نہیں
 اترے گا بس حلق ہی میں رہ جائیگا دل پر کچھ اثر نہیں کریگا
 لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا ذَلِجٌ۔ ان کلموں سے یعنی کسی
 علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بدبا اثر نہیں ہو سکتا وہ سب
 پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اسکے کلموں سے یعنی جو سننے
 وعدے اور وعید کے ہیں کوئی نفع نہیں سکتا ہر ایک
 پر پورے ہوں گے۔

إِذَا جَاوَزَ الْجَنَانَ الْجَنَانَ۔ جب غنہ غنہ سو جائے
 (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)۔
 مَا كَادَتِ الشَّاهِدَةُ تَجُوزُهُ هَا۔ منبر اور مسجد کی دیوار میں
 (اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اس میں سے مشکل سے جا سکتی
 بلکہ نہ جا سکتی)۔

أَلَمْ أَكُ لَا تَكَلِّفُ مَا جَادَرَ نَفْسَهَا۔ عورت اپنی نفس
 سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَا تَكَلِّفُ
 مَجَاوِزَ إِلَى حَاجَتِهِ۔ اپنے مطلب نکلنے کا راستہ۔
 أَلَمْ تَأْمُرِ النَّجْمَ الْعَادِي فِي غِيَابِهَا الدُّبِّيَّ وَأَجْوَادِ
 الْبُلْدَانِ الْبِقَارِ۔ امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں
 میں اور غالی بستیوں کے بیچانچ مقاموں میں ایک راہ
 دکھائی ہو الا ستارہ ہے۔

وَجَاوَزَ ذَلِكَ لَجَاوِزَ رَسُولِ اللَّهِ۔ اگر یہ اُسکی
 درست ہوتا تو خدا کے رسول کیلئے زبطین اولیٰ درست ہوتا
 لَا أُجِبُ فِي الطَّلَاقِ إِلَّا رَجُلَيْنِ۔ میں طلاق (کے وقت)

کیسے) دو مردوں کی شہادت ضرور چاہتا ہوں۔
 اللَّهُمَّ تَجَوَّزْنَا عَنِّي يَا تَجَاوَزْ عَنِّي۔ یا اللہ میری گناہوں
 سے درگزر کر۔
 جَوَّزْنَا خَرْدَثًا۔
 جَوَّزْنَا مَائِلًا۔ دستورہ۔

جَوَّزْنَا أَوْ۔ ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا
 تَبَايُنٌ مَبْرَأٌ مِنَ الذُّكُورِ وَالنَّبَاتِ وَذُرٌّ عَنَّا وَغُلٌّ
 عبد اللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت
 اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں
 نے کہا وہ جو رزاق کے سہے پر جو تین تارے ہیں ان سے
 بائن ہو جائیگی اور باقی طلاق مرد پر بوجہ اور عذاب
 کے دن ہونگے (قیامت کے دن اس سے مراد
 ہو گا کہ تو نے غلات شروع اتنے طلاق کیوں دے
 کے نزدیک جب کوئی ایک بارگی تین طلاق یا ہزار طلاق
 دیتے ایک ہی طلاق رحمی پڑیگی۔ بعضیوں کے نزدیک
 کچھ نہ پڑیگی۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسکی
 کیا ہے کہ ایک طلاق رحمی پڑیگی اور اگر بعد کے نزدیک
 تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی اب وہ عورت بغیر عدالت
 خاندان کے لئے درست نہیں ہو سکتی)۔

إِذَا طَلَّقَ هَذَا شَيْئًا أَلِ نُوْدِي الْمَوْجِبُونَ
 اَعْتَدُوا إِلَى جَوَّازِيكَ فَيُؤَيِّدُ الْجَائِزَةَ
 شوال کا چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان
 کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمان
 وہ بجاتی ہے (یعنی آسمان پر پروردگار کی طرف سے
 اپنے اپنے انعام کو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن
 روزہ داروں کو پروردگار کی طرف سے عیدی ملتی ہے
 دوزخ سے خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)
 الْحَيُّ الْيَقِينُ وَالْجَنُّبُ لَا يَكُونُ خَلَانَ السُّنْبُلِ
 جنت ازین۔ حاضراور حنی مسجد میں نہ آئیں

جاسکتے ہیں (اگر دوسرے طرف سے رستہ نہ ہو)۔
 جو ش - کسی بات کی ٹوہ لگانا، گھس جانا، گھورنا۔
 جو سناۃ الناظر - برابر پے در پے دیکھنا، ایک رات
 میں جتنے الناظر ہے۔
 جاسوا - گھس آئے۔
 جو ش - ساری رات چلنا۔ رجوش یا جوش آدمی کو
 سینہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے جاش ہو یعنی سینہ
 فی ناست - بلند ہوئی، پھیل گئی۔
 جو شن - یعنی سینہ، اسی سے جو غاڑا جو شن ایک ہے
 جو ش - اگر کر چلنا بے صبری کرنا۔
 اهل النار كل جعظري جو اظ - ایک کہاؤ سوا
 مغرور روزنی ہے، بعضوں نے کہا جو اظ وہ جوڑ
 جوڑ کسی کو نہ دی، بعضوں نے کہا پشت قدر بڑی پیت
 جو ش - یا چغاعہ بھوک لگنا۔ رجوع بضم جیم یعنی بھوک بڑا
 انما الرضاۃ من المجاعة - شیر خوارگی کا وہی
 زمانہ جو جب دو دھ کی بھوک ہو (یعنی صفر سن میں
 کیونکہ بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھا کر نہیں جاتی
 اور وہ بھوک کی حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے
 نہ صرف دو دھ کی)
 وانا سیریم الامتہ جاعۃ - مجھ کو روز کی بھوک جلد
 لگتی تھی۔
 فاذا الرجوع - دونوں نے عرض کیا بھوک بھوک نے
 گھر سے نکالا (یعنی کھانکی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں)
 اذا كان بالهداية جو جو تقوہ معنی فی ایشاک
 فلا تبلم السجدا - جب مدینہ منورہ میں تھا پھیلے
 بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سو اٹھکر سجد تک نہ
 ماسکے گا۔
 اعوذ بك من الرجوع فانه ينس الضحیح -
 بھوک سے تیری پناہ وہ بڑی بھوا ہے۔

بیت لا تنم فیہ حیاء اظلمہ - جس گھر میں کجور نہیں
 وہ گھر والے بھوکے میں رجوع جاع کی طرح ہوتی بھوکا
 جو ش - بچ میں سے خالی ہونا، کھوکھل ہونا، پیٹ اندر باہر
 دل، شرسگاہ، نرم ہزار زمین۔
 اذوا حہم فی الجوان طیر خضو - شہیدوں کی رو میں
 سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کو غالب میں)
 اقرب ما يكون الثوب من العبا فی جوت اللیل
 الاخیر - سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے
 مالک سے رات کے عہد کے اخیر پچانچ میں ہوتا ہے
 درات کے دو حصے اسکا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح
 تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات
 تک تو پہلا پچانچ و بجے شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی
 آخری پچانچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوت کی صفت
 ہے، مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا وقت بہت
 مقبولیت کا وقت ہے اسوقت بندے کو عبادت میں
 اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے
 ای الذی عاء ائمتہم قال جوت اللیل الاخیر یا
 جوت اللیل الاخیر - کس وقت دعا کی شغولی راہبان
 زیادہ ہوتی ہے فرمایا رات کے اخیر پچانچ میں (راہبان
 نے کہا یعنی اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں سہ
 پانچواں حصہ ہے یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)
 فلما رآہ اجوت عرف انہ خلق لایتمہ اللہ -
 جب شیطان نے آدم کا پتلہ اندر سے خالی کھوکھل پایا۔
 تو سمجھ گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو ضبط نہیں کر سکیگی (کھانے
 پینے اور سہ خواہشوں پر اس کو صبر نہ ہو سکیگا)۔
 کان عمرا اجوت جلیذا - حضرت عمرؓ بڑے پیٹ
 والے سخت آدمی تھے۔
 لا تنسوا الجوت وما د علی - پیٹ کا اور جوت پیٹ میں
 جاؤ رکھنا پینا وغیرہ اسکا خیال رکھو (مطلب یہ ہے کہ حلال

جو
 بڑوں -
 سیر و گناہوں
 برون کا
 لیکر و غفر
 اپنی غرت
 ما میں انہوں
 یں ان
 در عذاب
 سے
 یں دیکھ
 یا ہزاروں
 یوں کے
 نے اسکا
 بیہ کے
 بغیر
 جو
 بچاؤ
 رمضان
 تو مسلمان
 رت
 تمام کاروں
 عبدی
 تیں
 التبت
 سہ آمین

حرام کا خیال رکھو بعضوں نے کہا جو ت سے قلب اور
 جہ اُس میں جائے اُس سے معرفت الہی مراد ہے بعضوں نے
 کہا جو ت سے پیٹ اور شرمگاہ مراد ہیں۔ سارے گناہوں کا
 سرچشمے یہ تین مقام ہیں، پیٹ اور شرمگاہ اور زبان
 ان تینوں کا جو کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار ہوگا نہ
 بس وہ کامل ہو گیا۔

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَاتُ عَلَيْكُمْ الْجَوْفَانِ - سب
 سے زیادہ گھم کو تم پر دو چیزوں کا ڈر ہے جو دونوں کو کل
 (بھول) ہیں پیٹ اور شرمگاہ کا۔

وَجَافَتْنِي - وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی۔
 جَوْفُونِي - ایک اونٹ گنوں میں گر گیا تھا تو سردق نے

کہا اُسکے پیٹ پر مار دو (بہ چھے یا تیرے سے یہی اُسکی ذکوہی
 فِي الْجَائِفَةِ ثَلَاثُ الدِّيَةِ - جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً
 پیٹ یا دماغ کے اندر تک اُس میں تہائی دیت دینا پڑی

مَا مِمَّا أَحَدٌ لَوْ فَتَشَّ إِلَّا فُتِشَ عَنْ جَائِفَةٍ أَوْ
 مُنْقَلَبَةٍ - ہندینے کہا ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے
 کہ اگر اُسکا کھوج کیا جائے اور اُسکا عیب ڈھونڈھا جائے تو اس

ایسا زخم (عیب) نظر آئے گا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا پھر
 کو سر کا دینے (یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلیگا)۔
 إِنَّ فِي خَلِّ النَّبِيِّ وَأَجَانِ الْمَنَابِ - آنحضرت خانہ

کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بھیڑ لیا۔
 أَجِيْفَةُ الْجَوَابِكِ - اپنے دروازے بھیڑے رکھو۔
 أَكَلْتُ رَجِيْفًا وَرَأْسُ جَوَافٍ - قَتَلِي الدُّنْيَا الْعَقَاوِ
 میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کبوت

فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم)
 جَوَافِدٌ - ایک قسم کی خراب مچھلی۔
 فَتَوَقَّعْتُ بِنَا الْعِقْلَانِ مِنَ أَعَالِي الْجَوْفِ - جو ت
 کی بلندی کی طرف سے جو ان اونٹنیاں ہو کر لیکر چڑھ کر
 یہاں جو ت ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعضوں نے کہا

جو ت سے دادی کا شیشی حصہ مراد ہے۔
 لَيْتَنِي غَطِيْفٌ بِالْجَوْتِ - بنی غطیف کا جو ت میں
 جو ت کو مراد نرم، سہوار زمین یا ایک دادی کا نام ہے
 - سن میں، ایک روایت میں بالبحر جو ت ہے۔
 يَعْنِي جَوْفَانِ عِنْفِي عَقْلٍ - خالی جو ت اور تینوں
 مِنْ دَرَّةٍ جَوْفَانِيَّةٍ - خولہ دار موتی کا۔

لَيْسَ عَلَيْكَ مَضْمُونَةٌ وَلَا اسْتِثْنَاءٌ لِأَنَّ
 مِنَ الْجَوْتِ - تجھ پر کسی گناہ میں پانی ڈالنا اور
 کیونکہ نہ انڈر لانا گناہ کے اندر دونوں جو ت میں داخل ہے

یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہو گا امامیہ اور حنفیہ کے
 نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے
 ہو لیکن الحدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری

حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے
 مَنْ أَجَانَ مِنَ الْجَوَالِ عَلَى أَهْلِيهَا بَابُ الْكَوْنِ
 بِسْتَرٍ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَاتُ - جو مراد ہے

کو لے کر دروازہ بند کر لے یا پردہ لٹکالے (یعنی غلط
 ہو جائے) تو اُس پر پورا مہر واجب ہو گیا صحبت کے
 یا نہ کرے یہ حنفیہ کو نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک

دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہو گا۔
 جَوَالِيٌّ - یہ صاحب مجمع البحار کا سامعہ پر اسکو باب
 اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اس باب میں اس کا ذکر

ہیں یہاں پھر دوبارہ بتا بہت صاحب مجمع
 لکھ دیا گیا۔ لہذا اس کی جمع جَوَالِيٌّ بفتح جیم۔
 جَوْلٌ - گھومنا، پسند کرنا، ہٹ جلنے کے بعد پھر حل کرنا

طرح جَوْلٌ اور جَوْلٌ اور جَوْلَانٌ اور جَوْلَانٌ
 یہ سب مصدر ہیں۔
 كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ - مسلمانوں کو کچھ
 سی ہوئی زمان میں سے ہونے لوگ بھاگ بھاگ کر
 حضرت عباس کے آواز دینے پر لوٹ آئے اور

بہت سی باتیں لکھی ہیں
 اور ہر جگہ
 پر جاتے ہیں
 پلٹے دا
 یہی حا

پر حملہ کیا ان کو شکست دی۔

فَاتِحَاتُ الشَّيْطَانِ طِينٌ - شیطانوں نے ان کو نچایا۔
یعنی گمراہ کیا، ایک روایت میں فَاتِحَاتُ لَتَمَّ بِهٖ حَاوِ حَلِي
سے اسکا ذکر آئے آئیگا۔

لِلْبَاطِلِ جَوْلَةٌ نُورٌ يَضْمَعُ جِلًّا - جھوٹ شروع شروع
میں خوب پھیل جاتا ہر ہانڈی کے جوش کی طرح پھرت
جاتا ہے یعنی جھوٹے دین کو ادراک میں خوب فروغ ہوتا
ہر اخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہر اور سچا دین آہستہ آہستہ
بڑھتا ہے لیکن روز بروز اسکو قوت ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ
دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرت کی وفات تک ۲۲ سا
میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول
کیا تھا اور حضرت عیسیٰ کے حواری آپ کے آسمان پر
اٹھائے جانے تک صرف محدود سے چند تھے بڑھتے
بڑھتے اُنکے اتباع کر ڈھروں تک پہنچ گئے۔ سیدہ کذا
کے پیر و تمھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئے
تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اسکا دین چونکہ باطل تھا ایسا
سٹ گیا کہ ابھی پیر بھی اسکا نظر نہیں آتا، یہود اور
نصاریے اور ہندو اور پارسی اور بدھ ان کو مذہب
اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے
اب تک باقی ہیں۔

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَةً وَاِيَّاهِ الْهٰلِي الْحَقِّ جَوْلَةٌ جِرْث
بات جلدی کو دہڑتی ہے (لوگ اس طرف جلد مائل
ہو جاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے۔
بعضوں نے کہا یہاں بھی جَوْلَةٌ کے وہی معنی ہیں شکست
اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانوں کو گوں کو مغلوب
ہو جاتے ہیں، اُسکی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار سٹ جاؤ
پلستیں مرجاتی ہیں بدعتیں پھیل جاتی ہیں سنت پر
چلنے والوں کی تعداد قلیل رہ جاتی ہے، سب دینوں کا
یہی حال ہوا ہندوؤں اور مجوسیوں اور بودھ کا اصل

کاجوتوں
ی کا نام ہے
تکین
شاق
ہذا
میں
یہ اور
ران
بیل
یہ
بنا
جو
یہ
یا
بے
اس
میں
حب
فتح
بعد
ری
ب
جھاگ
یٹ

دین میں خالص توحید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار
ہیں الا اشارہ اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہ حال
ہو گیا ہے اللہ رحم کرے
اِذْ جَالَتْ الْقَرْيَةُ - یکایک گھوڑا بھر گئے لگا۔
كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكِنَانُ لَيْسَ بِجَوْلَةٍ - آنحضرت جب
ہمارے پاس آتے تو صدر یہ ہیں لیتے بعضوں نے کہا
جَوْلٌ سے چھوٹی زرہ مراد ہے۔
وَفَسَّخْتِجِلَّ الْجَهَنَّمَ - ہم خالی بادلوں کو (جھکا پانی پر
چکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا اُنکو ادھر ادھر لجاتی)
ایک روایت میں لکھا ہے خاؤ سجھو اسکا ذکر آئے آئیگا
لَيْسَ لَكَ جَوْلٌ - تجھ میں عقل نہیں ہے، اصل میں جَوْل
کنوے کی بینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنیسے
رد کرتی ہے عقل کو بھی جوں کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی
اور ہلاکت سے رد کرتی ہے۔
جَوْلُ الْقَيْدِ - گاؤں کے نجاست خور جانور۔
(اسکا ذکر جمل میں ہو چکا ہے)۔
جَاكُوتٌ - ایک ظالم بادشاہ تھا جسکو حضرت داؤد نے مارا۔
جَوَائِلُ الْاَذْوَاهِمِ - جو دم دل میں پھرتے رہتے ہیں۔
مِنَ الْجَوْلِ وَالْجَالِ - نہ اُس میں عقل ہے نہ ہمت۔
جَوْلٌ - کالا ہونا۔ سفید ہونا، دن۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ
بُرْدَةٌ جَوْلِيَّةٌ - میں آنحضرت کے پاس آیا آپ ایک
سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعضوں نے کہا یہ نیت
ہو، بنی جون کی طرح جو از قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔
عَلَيْكَ جِلْدٌ كَبِيشٌ جَوْلِيٌّ - ایک کالے بینڈھے کی
کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمر کا ذکر ہے جب آپ شاہ
کے ملک میں گئے تھے)۔
اِنَّ السَّمْسَ جَوْلَةٌ - آفتاب سفید ہی یا سرخ۔
جَوْلَةُ الْعَطَاوِ - عطر زرش کا ڈبہ۔

إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُّجَاهِدٌ. عامر تو اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والا ہے غازی ہے، بعضوں نے کہا مجاہد مجاہد کی رائے ہے دونوں کے ایک معنی ہیں، ایک روایت میں إِنْجَاهٌ لِّجَاهِدَةٍ مُّجَاهِدَةٍ یعنی عامر نے تو بڑے مشکل کاموں کو اپنی کوشش سے پورا کیا۔

وَتَتَوَكَّلُ الْجِهَادُ - تم جہاد نہیں کرتے یعنی باغیوں سے مقابلہ وہ بھی جہاد ہے۔

أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ - سب لوگوں میں کون افضل ہے فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔

لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - اسکو کوئی چیز اسکے گھر سے نہ نکالے سوائے میری راہ میں جہاد کرنے کے۔ یعنی فالس نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کیلئے گھر سے نکلا ہو نہ مال کی طرح نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔

فَأَصَابَهُمْ فِي حَرْبٍ وَجَهْدٍ - ان کو قحط آگیا اور سخت تکلیف پڑی، ایک روایت میں جُهْدٌ بضم جیم ہے۔

عَلَى لَا وَرَائِهَا وَجُهْدٌ هَذَا يُجَاهِدُ هَذَا - وہاں کی بلا اور مصیبت پر۔

فَأَصَابَتْهَا جَهْدٌ - ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی۔

إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ - جب زور کی قسم کھاتے آتے لَنْ جَهْدُ أَنْفُسِنَا وَإِنَّهُ لَعَزِيمٌ مُّكْتَرَبٌ - ہم تو اپنے اور پر مشقت ڈال کر تیز چلتے تھے اور ایک کچھ پر وہاں پہنچنے

الَّذِي جَاهِدُ مِنْ جَاهِدِ نَفْسَهُ - بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ إِلَى الصَّغِيرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ - ہم چھوٹے جہاد یعنی کافروں کے ساتھ لڑنے سے واپس کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اپنے نفس سے جہاد)

یہ حدیث تصوفی کتابوں میں مذکور ہے سزا اس کی صحیح سند مجھ کو نہیں ملی۔

جَاهِدُوا وَالْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَ

أَلْسِنَتِكُمْ - کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان سے اور زبان سے (زبان سے جہاد ہے کہ اسلام پر جوڑہ عیب لگائیں انکا جواب دو شرک اور کفر کی مذمت اور بھوکو مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں انکا رد کرو پادریوں کی طرح ہر ایک شرک اور مجمع میں اسلام کی مدعا کرتے رہو اسلام کی حقیقت اور خوبی بیان کرتے رہو تاکہ سننے والے اسلام کی طرف مائل ہوں انہیں ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام سوا کھل چشم پوشی کر لی ہے۔)

فَقِيْرٌ مِّمَّا فُجَاهِدُ - جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کرو (یعنی انہی کی خدمتگداری میں مصروف رہو)

جَهْدُ الْبَلَاءِ أَنْ يُقَدَّمَ الرَّجُلُ فَيُضْرَبُ عُنُقَهُ صَبْرًا وَالْأَيْسَرُ مَا دَامَ فِي ذَوَاتِ الْعُدُوِّ وَالرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى بَطْنِ أُمَّتِهِ رَجُلًا أَخْفَرًا

نے جہد البلاء کی (جس سے اپنے پناہ مانگی) یہ تفسیر کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا ہو اسکی گردن ماری جائے (کو لڈ بلڈ) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا تیدی جو دشمن کی ہاتھ میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جوڑو کے پیٹ پر غیر مردی کو پائے۔

وَبَلَاءِ الْجَاهِدِ الْبَلَاءِ - مالک میری بلا سخت نہ کر۔

أَنْتَوَيْتُمْ بِرَبِّكُمْ جَهْدٌ - جو تمہاری مال کی وصیت انتہا ہے (باقی دارتوں کیلئے چھوڑ دینا چاہئے)

وَأَجْهَدُ أَنْ تَبُولَ - زور سے پیشاب کر۔

مِنْ غَيْرِ أَنْ تُجْهَدَ نَفْسَكَ - اپنا وہ تکلیف اٹھاؤ بغیر

أَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ - افضل جہاد نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔

إِجْتِهَادٌ شَرْعِيٌّ - کسی مسئلہ میں حکم شرعی بغلیظ حاصل کرنے کیلئے کوشش و مجتہد۔ جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اسکے تمام دلائل سمیت جانا ہو

الْأَكْبَرُ الْحَاكِمُ فِي دَلَالِ كَوْنِهِ تَوَدُّهُ بِمَعْنَى مَطْلَبِ بَرْدٍ فِي مَسْئَلَةٍ

وہ جہاد
نہا
پھر
واجب
یہ مذہب
ہر اور ان
تو
کوئی
روایت
شہ
یہ
سؤال
ج
رت
وآسا
بیر
در
جہ
انتہا
و میر

سے علقہ ہو گیا تو فرما لو کہ انا چھوڑ دیا سب کے سب ہوا کے آشنا تھے اور بعد محبت کا دعویٰ کرتے تھے یہ سارا دعویٰ جھوٹ اور ابلہ نبوی نکلا۔

لَوْ قَاتَلَ الْجَوْهَرُ الَّذِي خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُ آدَمَ بِالنَّارِ كَانَ ذَلِكَ آيَةً مُؤْمِنًا۔ اگر ابلیس اُس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نور الہی کو جو ان میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اُس کو روشن پاتا۔ مگر اُس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اُس کا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جو دیکھی۔ مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے۔ اُس کا نام اسمعیل بن حماد تھا، صاحب قاموس نے جنکا نام محمد بن یعقوب فیروز آبادی ہر اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے: یضاد نے تفسیر کثافت سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فقر جتایا ہے اور اُسکی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدلت نے بھی غلطیاں کیں ہیں۔

سے معصوم بحر خداوند جل جلالہ و علا کے کوئی نہیں ہے حافظ عبدالنقی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے "من قال: بطلت صحاح الجوهري لما اتى القاموس فهو المغزي قلت اسم القاموس دهب البحران لغز عظم غره باجوهر۔"

كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَالصُّبْحِ فِي الظُّهُورِ۔ آنحضرت ۴ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

پھٹھری۔ وہ نماز جس میں پکار کر قرأت کی جاتی ہے۔ زخمی کا کام تمام کر دینا اُس کو مار ڈالنا۔ تہجد۔ طیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان

ہو یا دو لہن کا یا میت کا۔

جہانز۔ سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دو لہن کا۔

مَنْ لَمْ يَجْهَرْ لَمْ يَجْهَرْ عَائِنًا يَتَا۔ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان طیار کر دیا۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْتَمِعًا۔ کیا اُس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اُس موت کے منتظر ہیں جو جلدی ہو کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَزَ عَلَيَّ الْعَجْرِيحُ۔ یعنی زخمی کو مار ڈالا اُس کا کام تمام کر دیا۔

لَا يُجْهَرُ عَلَيَّ جَرِيحًا۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں اُن کو قتل نہ کیا جائے۔ اَللّٰهُ عَلَيَّ اَبِي جَهْلٍ وَهُوَ صَدِيقٌ فَاجْهَزْ عَلَيْهِ۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اُس کا کام تمام کر دیا اگر دن ہی کاٹ لی۔

ذَامَرٌ بِجَهَانِيَا فَخَوَّقَ۔ انھوں نے حکم دیا چھوڑو سارا چھتہ ملا دیا گیا شاید اُنکی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا۔

وَلَمَّا قَضَىٰ مِنْ جَهَاذِي شَيْئًا۔ میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان لیا نہیں کیا۔

فَجَهَزْتُ اِلَى الشَّامِ۔ میں نے اپنے گماشتوں کو سامان وغیرہ دیکر شام کو روانہ کرنا چاہا۔

مَنْ جَهَزَ عَائِنًا يَتَا۔ جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا (تھیار، راہ خرچ، سواری وغیرہ)۔

اِذَا اخَذَ الْحَاجُّ بِجَهَاذِهِ۔ جب حاجی اپنا سامان کرے۔

اِذَا مَاكَ الْمَتُّ فَخَذِي جَهَاذِي وَحِجْلِي۔ جب کوئی مر جائے تو اُسکے کفن و دفن کا سامان کر اور جلدی کر فَاعِدُّ وَالْجَهَانَ بَعْدَ الْمَجَاذِ۔ سفر در درماز کیلئے

علائقہ گناہ
س کی
ہ کے کام
اُس کے
کار کرات
نہا بصر
علی جو بلند
مراد ہے
باس
قادیان
فیرات
نہ
رہیں
القادیان
نی
ست
ہیں
سامان
راہ ہما
تھا تو
بن تنگ
اور اُس

فصل کسی کا کام
 بالی بنادیا
 ہر ایک کو
 م یا علم منظر
 یں لے گیا
 یں دغلی
 سے تو ایسا
 بر ہو گیا
 آدمی ہے
 باہلیت کا
 گد پربت
 سو واقف
 واقف شہر
 میدان میں
 کا کوئی نشان
 نہایت اقل
 ان فقال
 لے کو کہا
 اسے پیر
 یا تو غور
 دو دو
 لہجہ
 سے یا
 ہلیت کی
 ل والی

فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ - یہ تاکیدیہ جاہلیت کی
 جیسے لَيْلَةُ كَيْلَانٍ اور يَوْمَ آيَاتِنَا۔

جہنم - منہ ہنستا کر سامنے آنا ترش روئی۔

وَفَسْتَجِيلُ الْجَهْلَاءِ - ہم درہی ابرو دیکھتے جو پانی سے
 خالی ہو چکا ہوتا، ایک روایت میں فستجیل ہے جس سے
 یعنی خالی ابروؤں کو ادر ہر ادر ہر گھومتا دیکھے، ایک
 روایت میں فستجیل سے خائے جگر سے یعنی ہم خالی ابرو
 میں بھی پانی کا ٹان کر لے کر پانی کو ٹی احتیاج تھی جیسو
 مثل ہے تی کے خواب میں چھپرے ہی نظر آتے ہیں

بجہا ہم - تو میرے پاس خالی ابرو لایا یعنی ایسا دین
 لے کر آیا جس میں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابرو کو فائدہ نہیں
 الی عدد ویتجھتی - کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے
 کرنا ہے جو ترش روئی سے مجھ سے پیش آئے

فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ - لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا۔
 عَظُمُوا أَصْحَابَكُمْ وَلَا يَتَجَهَّمُونَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔
 اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترش روئی نہ کرو
 بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو

وَالْجَهْلَاءُ عَادِيَةٌ هِيَ - یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابرو پانی
 سے خالی مت کر۔

جَعْلُونُ بَنُ صَعْوَانَ - ایک گمراہ شخص تھا جو صفات
 اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان
 نہیں اور عرش کی اسکی ذات سو وہی نسبت ہو جو عرش کی
 زود اور ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں۔

غرض اللہ کی تنزیہ میں اُسکو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ
 اللہ کو اُس نے محدود اور لاشی بنا دیا تھا اچھڑت اُسکو
 ہر ادر اُس کے بڑے مخالف ہوئے اور اُس کے بعد بھی ہر
 زمانہ میں اُس کے پیروؤں کا رد کرتے چلے آ رہے ہیں ہمارے
 زمانہ میں بھی اُن جہمیہ کا زور دیا گیا مگر عالمائے اہلحدیث نے
 متعدد در سالے اور کتابیں لکھ کر اُنکا خوب رد کیا اور برقی

جائے کتاب اُسے رد میں کتاب الانتہار فی الاستواء ہے
 جس میں کتاب وسنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور
 ائمہ مجتہدین اور صوفیاء کرام سب اللہ کا استوا برتر
 مجید ثابت کیا ہے ایک مدعا سی مولوی نے اس کتاب پر
 کچھ اعتراضات کئے تھے اُسکا جواب مفصل مولانا شاہ احمد
 ابن عیسیٰ بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا
 ہے اُس میں مدعا سی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے۔

جہنم - عجمی لفظ ہے اُسکا معنی آخرت کی آگ، بعضوں نے
 کہا عربی لفظ ہے اُسکا معنی گہرا لکھا چونکہ دوزخ بھی بہت
 گہری ہے اسلئے اُسکو جہنم کہا، بعضوں نے کہا یہ عربی
 لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں پندرہ
 چھٹا اُمّ زکیتہ ہے جہنم کہہ کر کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ عربی لفظ ہے انہیہ میں ہر کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے۔
 فَيَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ - اُنکو جہنمی کہنے لگے نہ تحقیق کی
 راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یا ددلانے کیلئے تاکہ اور
 زیادہ خوش ہوں۔

يُسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيُّونَ - اُن کا نام جہنمی رکھا جائے گا
 چاہے تمہارا جہنمی کہنا کیونکہ وہ مغولی تھانی ہے یُسْمَوْنَ کا
 مگر روایت یوں ہے اَنْ يَسْمَوْنَ واد سے۔

بَابُ الْجِيُوعِ مَعَ الْيَاءِ

جَيْبِي يَا جَيْبِي - انا، جانا۔

جَاءَ يَهَا - اُس کو جابھیسے آجاء ہا ہے

جَاءَ بِي فَيَجُوعُ - وہ میرے پاس آجا جانا ہا لیکن میں
 آئے جانتے میں اُس پر غالب ہوا۔

مَا جَاءَتْ حَاجَتِي - تیری حاجت کو موانع نہیں ہر
 چھٹا شمیٹا۔ میرے ایک کام کیا۔

تَجِبِي - سیتا

جَاءَ - بہت آنا۔

جَنَیْفَةٌ - پیپ اور خون اور ایک بار آنا۔
 جَنَیْبَةٌ - وہ مقام جہاں پانی جمع ہو اور آنا۔
 تَجَنُّبُ الْأَعْمَالِ بِیَوْمِ الْعِیْنَةِ - نیک اعمال قیامت کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الہی محسوس ہو کر جیسے دوری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوبردگی میں نظر آئیں گے)۔
 إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ - جب تم میں سے کسی پر جمعہ کا دن آجائے۔
 لَا يَخْشَى بَشِيْعًا تَكْوَهُنَّ - ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔
 مَا جَاءَ اللَّهُ تَجَلُّبًا بِمَقَرَّةٍ لَهَا نَوَائِمٌ - ایک مرد کا اللہ کے پاس گائے لیکر آنا جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔
 جَعْنَى مَا جَاءَ بِكَ - کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی ہے یعنی کسی اہم مطلب آئے ہو۔ بعضوں نے جَعْنَى نا پڑھا ہے بغیر تہوین کے۔
 إِذَا اتَّقَا فِي بَيْتِ جَنَّةٍ أَسْرَعُ - جب بندہ ایک بام میری طرف آئے تو میں اور جلد اسکی طرف آتا ہوں اَجَاءَتْكَ الْمُضَائِقُ الرَّجْوَةُ - ہم کو سخت تکلیفیں لیکر آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہموں کو لا چکا کر دیا ہے۔
 كَيْفَ يَجَاءُهَا - آنحضرت نے حضرت جبریل سے پوچھا جہنم کو کیوں لے آئیں گے (انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچتے ہوئے لائیں گے ستر ہزار بائیں تھلے ہوئے ایک بار اُسے ہاتھ پر تھکایا گیا لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سبکو جلا کر خاک کر ڈالا سعادۃ جَنَیْبٌ - گریبان لگانا عام لوگ جیب اسکو کہتے ہیں جو کپڑے کے ایک طرف اندر سے ہی جاتی ہے اسکا منہ باہر رہتا ہے۔
 جَابَ الْبِلَادَ - شہروں کو طے کیا۔
 جَنِبٌ - دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں۔
 حَادَاثَةُ الْبِقَاقِطِ الْمَجْتَبِ - اُسکے دونوں کنارے خولدار بقاوت کے ہوئے بخاری کی ایک روایت میں اَللَّوْ

الْبِقَاقِطِ یعنی خولدار سوتلی ہے ایک روایت میں اَللَّوْ
 یعنی تراشا ہوا۔
 اَسْتَسْتُ النَّاسِ اَنْصَحَهُمْ جَنَابًا - سب بڑھ کر
 وہ ہر جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَسْتَسْتُ
 نَاصِحُ الْجَنَابِ - یعنی امین ہے۔
 شَقُّ الْجَبُوبِ - گریبان پھاڑنا یا کھولنا۔
 اِجْتِنَابٌ - پہننا۔
 جَعْنَانٌ - یا جَعْنُونٌ ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر گذرا۔
 جَعْنِيْرٌ - پست قدم۔ بونا آدمی۔
 جَعْنِيْطٌ - ایک گالی ہے یعنی جھوٹی بگنے والی۔
 جَعْنِيْدٌ - گردن لمبی یا خوبصورت، باریک ہونا۔
 جَعْنِيْدٌ - گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہاتھ سے
 كَانَ عُنُقُهُ جَعْنِيْدٌ مُبِيْدَةٌ - آنحضرت کی گردن
 ایک پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی)۔
 جَعْنَادٌ - ایک مقام کا نام ہے کہ میں بعضوں نے اسکا
 نام اجیاد رکھا ہے۔
 جَعْنِيْدٌ - ایک بھاجی ہے۔
 جَعْنِيْوٌ - چونا گ۔
 مَرَّ بِصَاحِبِ جَعْنِيْوٍ قَدْ سَقَطَ فَاَحَاثًا
 والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اس کی مدد کی
 جَعْنِيَادٌ - بھیج اور چونا کو کہتے ہیں۔
 جَعْنِيْوٌ - بحسبہ راکھہ ایجاب ہو جیسے قنم ہاں
 جَعْنِيْوَةٌ - جار کی جمع ہے یعنی ہسار ہے۔
 جَعْنِيْوٌ - قطر۔
 جَعْنِيْوَةٌ - ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل پر
 جَعْنِيْشٌ یا جَعْنِيْشٌ یا جَعْنِيْشَانٌ پیتھری اضطراب
 تَأْزِيلٌ جَعْنِيْشٌ اَلْهَمُّ بِالرَّوْمِ - پھر وہ بارہ چتر ہزار ہا
 وَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجْعَلَ كُلَّ مِيْذَابٍ - اور ہر شہر کو
 تو یہاں تک کہ ہر ہر نالہ جوش مار کر پھینکا یعنی شہر

تائیں اور جو کچھ
 سے بڑھ کر جاننا
 ہے میں نہیں
 دانا
 اور پر گزرا
 رالی
 ہونا
 جہاں ہاں پہنچے
 رست کی گزریں
 پستی ہوئی
 بعضوں کو
 اُقاخانہ
 مدد کی
 با
 ترم ہاں
 مایہ
 پائے نیل
 ری اضطراب
 برابر جوش برآورد
 آپ اور منہ
 یہ نکلتا رہی

ہونے لگی۔
 جیش۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سو کم چار سو یا چار
 ہزار آدمی ہوں۔
 جیش۔ ایک بسی گھانس ہے۔
 جیش۔ لشکر جمع کرنا۔
 اَلْجَاشُ مِمَّنْهَا جَانِبٌ۔ ایک نساو ایسا انبوا لہو کہ اس
 کا ایک کٹھن کا تو دور سر انکارہ جوش مارنے لگیگا کیطرت
 دھیما ہو گا تو دور سری طرت تیز ہو جائے گا۔
 ذَا مِخْ جِيشَاتِ الْاَبَالِطِیْلِ۔ باطلوں کے جو شو شو
 یا باطلوں کی فوجوں کو دبا دینو الے دفع کر نیوالے تو لڑنا
 رہ حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی
 فَجِيشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِہِ مِنْہُ۔ اُس گشت سے
 آپ کے اصحاب کو متلی ہوئی (اٹھ اٹھ کر صل تک آئیگی)
 کَانَ نَفْسِیْ جَاشَتْ۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔
 فَاسْتَجِیْشَ عَلَیْہِمْ عَامِرٌ۔ عامر نے ان پر فوجی مدد چاہی
 یَا عَلِیُّ لَا تُصَلِّ بِیْ ذَاتِ الْجِیْشِ۔ علی ذات الجیش
 میں نماز مست پڑھ رہا ایک دازی ہو کہ اور مدینہ کے بیچ
 میں حضرت عائشہ رضہ کا ہارو میں گر پڑا تھا کہتے ہیں
 قیامت اقرب سفیانی اپنا لشکر وہاں لیکر آئیگا اٹھ اٹھ اٹھ
 اِنَّا لَآ اَنْ تَقْدِیْ بِمَا جَاشَ فِیْ صَدْرِکَ۔ جو بات
 تیرے سینہ میں جوش مارے اُسکو باہر مت نکال دے۔
 (بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)۔
 عَصُوْا الْاَبْصَارَ قَاتِہٖ اَزْ بَطْنِ الْجَاشِ۔ آنکھیں نیچی رکھو
 اُس سے دل مضبوط رہتا ہو (یعنی لڑائی میں)
 جِیْشٌ۔ یا جیش۔ مائل ہونا، سخت ہونا، مڑ جانا۔
 جَاحِضٌ النَّاسُ جِیْشَہٗ یَا جَاحِضُ الْمُسْلِمُوْنَ جِیْشَہٗ
 لوگ یا مسلمان ایک بار کی مڑ گئے (بھاگ نکلے) ایک رات
 میں فخاص الناس جیشہ ہو جاو علی اور صادم ہلہ سے۔
 اَمَرْتَدَّ النَّاسُ الْاَلْفِیْئۃَ سَلَمَانَ وَ اَمَرُوْا ذُو الْاَعْقَادِ

قُلْتُ فَجَاشَ قَالَ کَانَ جَاحِضٌ جِیْشَہٗ۔ حضرت علیؑ
 کیطرت سو لوگ بھر گئے مگر تین شخص سلمان فارسی اور
 ابوذر غفاری اور سعد بن اسود میں کہا اور عمار بن یاسر
 انہوں ذر یعنی امام ابو جعفر نے کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے
 (پھر راہ راست پر آگئے)۔
 جِیْشٌ۔ بد بوردار ہونا، مڑ جانا۔
 اَمَرْتَدَّ النَّاسُ اَقْدًا جِیْشَہٗ۔ کیا آپ ایسے لوگوں سے بات
 کرتے ہیں جو مڑ کر بد بوردار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں جانت
 المیتۃ اور جیشۃ اور اجتافۃ یعنی مردہ بد بوردار ہو گیا)
 جِیْشَہٗ۔ وہ مردار جس میں بد بوردار ہو گئی ہو۔
 فَادْتَفَعَتْ بِہِمْ جِیْشَہٗ۔ ایک مردار کی بد بورداری۔
 لَا اَعْرِفُ اَحَدًا کُوْ جِیْشَہٗ لَیْلٍ ظَلَمْتُ تَحَاہُہٗ۔ میں
 تم سے کسی کو ایسا نہ جانتوں کہ رات کا مردار اور دن کا نظر
 رہے، قطرب ایک کڑی ہو جو دن بھر گھومتا رہتا ہو (مطلب
 یہ ہو کہ دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں مصروف رہو اور
 رات بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہو)۔
 لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جِیْشَانٌ۔ کفن چور بہشت میں نہیں
 جائیگا (اُسکو جنتیات اسلئے کہا کہ وہ مرداروں کے کپڑے
 چراتا ہو اُسکو نباش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کو دتسہ
 کفن نکالنے کیلئے)۔
 اَلَا تَقْرَؤُنَّ عَنِ جِیْشَہٗ جِہَاہٗ جِسْمِیْ مِیْلِ الشَّہِیْ
 یاد نہ ہو (غویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ
 اٹھیں گے تو انکی مثال یہ ہے جیسے کہ بڑے مردار پر سو اٹھو
 الْجِیْفُ کُلُّہَا سَمَوَاءٌ اَلْجِیْفَہٗ قَدْ جِیْفَتْ۔ سب
 مردار برابر ہیں (اُن سے پانی بخش نہیں ہوتا مگر جو مردار
 پانی کو بد بوردار کرے)
 جِیْطَانٌ۔ اگر کہ چلنا۔ اسی کو جیٹا ظاہر اگر کہ چلنے والا۔
 جِیْعَمٌ۔ بھوکا۔
 جِیْلٌ۔ آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور عرب ایک

جیل ہے ہند ایک جیل ہے جس ایک جیل ہے۔
فرنگ ایک جیل ہے اور معاصر اور انسان کی عمر اور
سورس۔

جیل۔ سخت دل، نافرمان۔

سَأْتَلِكُمْ مِنْ جَيْلٍ كَانَ أَحْبَبَ مِنْكُمْ - میں اذیوں
کی کوئی قسم تم سے براہ کرم نہیں پاتا۔ بعضوں نے
کہا ہر قوم جس کی زبان جدا ہو اس کو جیل کہیں گے۔
مثلاً ہندوستان میں تلنگے ایک جیل میں مر رہا دوسری
جیل میں بنگالی تیسرے جیل میں کنڑے چوتھے جیل
ہیں و علیٰ ہذا القیاس۔ شیخ عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ
ہیں اور ہمارے مذہب یعنی منابہ کے پیشوا اور امام ہیں
مترجم۔ کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا
اور یہ عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں انکا حال
آپ کو معلوم ہو گا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت
بلا واسطہ قبول فرمائیے یہ سنکر آپ مجھ کو ایک ڈیرے
میں لے گئے اُس میں کئی کتابیں رکھی تھیں آپ نے
ایک کتاب اُن میں سے اٹھا کر مجھ کو عنایت فرمائی
میں نے خواب تھا میں اُس کو کھول کر دیکھا تو وہ صحیح بخاری

تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی۔
اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام
کرایا اور اُسکو مقبول فرمایا یا اللہ حضرت پیر و مرشد شیخ
عبدالقادر جیلانی کو طفیل کے اس کتاب کو بھی مقبول فرمائے
جیل اھنک۔ سیاہ ترید کے بیج اور اُس کے چھلکے یعنی زرد
ترید جو ہندی ہوتا ہے۔

جیل۔ جیم لکھنا جیسے تجنیم ہے جیم دیکھا
بھی کہتے ہیں۔

جیلو جیلو۔ علم طبقات الارض (جیولوجی) یہ لفظ لاطینی
ہے، جی کہتے ہیں زمین کو اور لو غوس کلام کو۔

جیلو۔ ہانڈی کا سرپوش۔

جیلو۔ وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے۔

مَرَّ بِنَهْرٍ جَارٍ جَارٍ جَارٍ مَا كُنْتُ نَكْتُهٗ - ایک ندر پار
سے گزرے جس کے قریب ایک بدبودار پانی کا
گڑ ہاتھا۔

وَتَرَكُوهُ بَيْنَ قَوْمٍ عَدُوِّهِمْ - تجھ کو اس
کنارے اور پانی کے جھاڑ کے بیچ میں چھوڑ دیا
جی۔ ایک دادی کا نام ہے مگر اور مدینہ کے درمیان

طالب دعاء
سید نذر عباسی
سید احمد علی
21.2.2011

